(مثنوی عالم خیال کی چوتھی تصویر)

سیلاب تبسم

فہرست مضامین

قوم کی حالت

(حضرت جوش ملیح آبادی)

مادّی عہد میں یہ ناداری!! / کون اپنی کرے گا غمخواری!!

کس طرف جائیں کس سے بات کریں! / ہر طرف اک جمود ہے طاری!

اہلِ افلاس غرق بغض و حسد! / اہلِ دولت رہینِ غداری!

اُٹھ گیا ہائے دوستی کا چلن! / مٹ گئی وائے رسمِ غمخواری!!

جسکے چہرہ پہ فکر کے آثار!! / اسکی صورت سے سب کو بیزاری!

مطمئن ہستیوں کا دنیا میں! / مشغلہ ہے غریب آزاری!

قدرداں کون ہے زمانہ میں! / علم و فن کی ہے سرد بازاری!

بیخبر سو رہی ہے اک دنیا / منفعل ہے ہماری بیداری

مدتوں سے ادب کی دنیا پر! / چھا رہا ہے مذاق بازاری

یوں گذرتے ہیں اپنے دن جیسے / رات بیمار غم پہ ہو بھاری

افترا ہے وسیلۂ توقیر! / راستی وجہ ذلت و خواری!!

جب یہ اخلاق ہیں زمانے کے / ہو چکی اہل دل کی غمخواری!!

ہم سے بندوں کی اس زمانہ میں / کیا ضرورت تھی ایزدِ باری!!
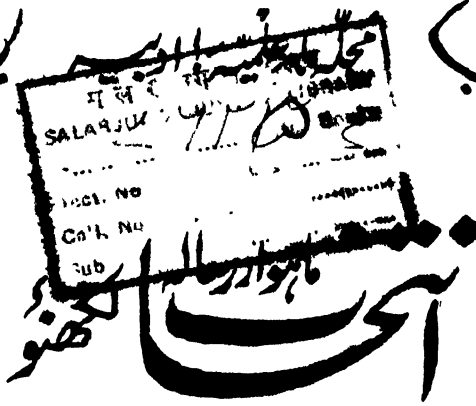
غازی مصطفےٰ کمال اور رضا شاہ پہلوی نے دورانِ ملاقات میں بمقام انگورہ جن زرّیں خیالات کا اظہار کیا ہے وہ صرف ٹرکی اور ایران ہی کو لیے اُمید افزا نہیں ہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کی توجہ کے مستحق ہیں اگر یہ اتحاد برقرار رہا تو ان دونوں ملکوں پر خصوصاً اور عالم اسلامی ممالک پر جو برکتیں نازل ہوں گی وہ خیال میں بھی نہیں آسکتیں اگر ان دونوں حضرات نے حقیقی معنی میں ٹرکی اور ایران کے لوگوں کے دلوں میں اتحاد کی اسپرٹ پیدا کر دی تو ممکن ہے کہ وہ عہدِ زریں جس کے خواب مسلمان دیکھتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے پھر لوٹ آئے لیکن ہم کو اپنی جگہ پر یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ شیعہ و سنی عقائد ان کے اتحاد کے رستہ میں حائج نہیں لیکن ہم بدقسمت ہندوستانی انہی فروعی اختلافات کی بنا پر اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور اغیار کی نظر میں مسلمانوں کو من حیث القوم سبک بنا رہے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ اس مبارک خبر آنے کے بعد ہندوستان کے شیعہ و سنی اتحادِ اسلام کے جلسے کرتے اور ان جلسوں میں ان اختلافات سے باز آنے کے عہد کرتے اور دنیا کو دکھا دیتے کہ گو ہم سو گئے تھے لیکن اپنے بھائیوں کے جگانے پر جاگ پڑے کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ ان زعماء اسلام کی یہ تقریریں بے معنی اور وقتی ہیں اور صرف ایک دوسرے کے خوش کرنے کے لیے تھیں۔ ایسا نہیں ہے بلکہ حقیقتاً دنیا کے مختلف فرقِ اسلامیہ کیلئے ایک دعوتِ اتحاد و عمل ہے اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم لوگ اس

حقیقت سے باخبر ہوں۔ عبرت پکڑیں اور آیندہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً۔ کے حکم کی تعمیل کریں

غازی مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ "میرے معزز بھائی اور محترم دوست! میری تمام قوم اس شاندار موقع کو صدیوں تک یاد رکھیگی۔ ہم ایک عرصہ تک ایک دوسرے سے علیحدہ رہ چکے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ اختلافات دونوں سلطنتوں کے لئے حد درجہ نقصان دہ ثابت ہو چکے ہیں لیکن جس وقت سے ہم نے دیرینہ عداوت کو ترک کیا ہے دونوں ممالک شاہ راہ ترقی پر گامزن نظر آتے ہیں۔ ترکوں نے سیاسی نقطۂ نظر سے ایران کے اتحاد کو نہایت ضروری تسلیم کیا ہے چونکہ آپ کے پیش نظر بھی یہی مقصد تھا۔ اس لئے یہ اتحاد کسی کد و کاوش کے بغیر معرض وجود میں آگیا ہے۔

میرے پیارے بھائی۔ آپ کی نگرانی میں آپ کے ملک نے جس قدر ترقی کی ہے۔ میں اسے بنظر تعمق دیکھ رہا ہوں۔ ترکی بھی شاہ راہ ترقی پر گامزن ہے۔ ہم دونوں کا مقصد یہی ہے کہ ہر ممکن ذریعہ سے بنی نوع انسان کی خدمت کی جائے، یہی وجہ ہے کہ ہمارا خالق اکبر ہماری جد وجہد کو بار آور کر رہا ہے۔

صفحات تاریخ میں اس واقعہ کو سنہری حرفوں میں لکھا جائیگا۔ یہ محض دو حکومتوں کا اتحاد نہیں بلکہ ایک دنیا کا اتحاد ہے میں اپنے بھائی کی ترقی اور خوشحالی کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اور ان کا جام صحت تجویز کرتا ہوں"

اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی کی جوابی تقریر

"میرے عزیز ترین دوست! آپ کے ملفوظات گرامی اور آپ کی رعایا کے ہمدردانہ جذبات نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے۔ آپ کے زیر صدارت ترکی نے جو ترقی کی ہے اور جو اصلاحات معرض وجود میں آئی ہیں۔ میں نے ان کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے۔ جس دن سے میں تخت شاہی پر متمکن ہوا تھا میری یہ آرزو تھی کہ میں اپنے بھائی اور دوست سے نیاز حاصل کروں۔ خدائے قدوس کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہمارے درمیان جو رشتۂ اخوت و مودت استوار ہوا ہے وہ کبھی زائل نہیں ہوگا۔ ہم ان فرائض کی بجا آوری کے لیے جو اللہ پاک نے ہم پر عائد کئے ہیں ایک دوسرے کی امداد و اعانت پر کامل اعتماد کریں گے۔ میں اور میری رعایا کی یہ دلی آرزو ہے کہ آپ سرزمین ایران کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمائیں گے اور میں توقع کرتا ہوں کہ مستقبل قریب میں ہماری یہ آرزو ضرور پایۂ تکمیل کو پہونچ جائے گی میں اپنے عزیز بھائی کی ترقی و بہبودی کے لئے درگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں"

حال ہی میں بمبئی میں اہل ہنود کی ایک جماعت نے ایک جلسہ کرکے اس بات کے متعلق تجاویز منظور کی ہیں کہ دیگر حصص ہند میں عموماً اور صوبہ مدراس میں خصوصاً جو مظالم چوپایوں پر دیوی دیوتاؤں کے نام پر بلیدان کے نام سے روا رکھے جاتے ہیں۔ انھیں قانونی حیثیت سے روک دیا جائے۔ مذہب ہنود میں تو ایسی قربانیوں کا پتہ زمانہ قدیم مہابھارت سے چلتا ہے جیسا کہ دیوتا سروپ شری پدپشتر جی مہاملج نے ایک مرتبہ اشومیدھ یگیہ کے موقع پر گھوڑے کی قربانی کی تھی۔

قربانی یا بلیدان کی رسم کا وجود جملہ مذاہب قدیمہ میں کسی نہ کسی صورت میں ضرور پایا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں یہ بلیدان ایسے ایسے انوکھے طریقوں سے کیا جاتا ہے کہ جس سے بڑھکر ظالمانہ طریق ہو ہی نہیں سکتا۔ جانوروں کو گنٹوں چھید چھید کر کیلیں بھونک بھونک کر اور دوسرے بڑے جانوروں سے ان پر حملہ کرا کے ان کو بیدردی کے ساتھ مارا جاتا ہے اور اس پر طرہ یہ کہ دیوتاؤں کے نام پر اس خون کو تبرکاً چاٹ لیا جاتا ہے اہل ہنود کی تہذیب پر یہ ایک بدنما داغ ہے۔ افسوس ہے کہ انھوں نے اِن مظالم کے روکنے کے لئے ابتک قدم نہیں اُٹھایا۔

گو عہد جاہلیت کی یہ یادگار تمام ممالک میں ابتک پائی جاتی ہے لیکن جوں جوں تہذیب ترقی کرتی جاتی ہے خود بخود اس میں کمی ہوتی جارہی ہے۔ لیکن ہندوستان اپنے انھیں قدیم نقوش پر آنکھیں بند کئے اب تک چلا جارہا ہے۔ قربانی مسلمان بھی کرتے ہیں لیکن اس طور پر نہیں کہ خواہ مخواہ جانور کی ایذا رسانی کو تماشہ بنایا جائے۔ اور قرآن کریم نے تو اس مسئلہ قربانی پر بھی جس خیال کا اظہار کیا ہے وہ بہت ہی معنی خیز ہے اور جو اشارات اس سے پائے جاتے ہیں وہ حقیقی قربانی کی طرف انسان کو متوجہ کرنے والے ہیں مستقبل میں انشاء اللہ تعالیٰ ان حکیمانہ الفاظ کی حکیمانہ تفسیریں ہوں گی۔ اور لوگ اس کی حقیقی برکتوں سے متمتع ہوسکیں گے۔ قرآن کے وہ الفاظ یہ ہیں:۔

"لاینال اللّٰہ لحومہا ولادماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم" اللہ کو نہ تو اُن کا یعنی قربانیوں کا گوشت پہونچتا ہے اور نہ خون۔ بلکہ اس کو تو صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

معاصر رشی بجنور ہمارے یہاں تبادلہ میں آتا ہے۔ اور اکثر اس کی خبروں کے پڑھنے کا ہمیں شرف حاصل ہوتا رہتا ہے اُس کی ۹ رجولائی کی اشاعت میں متعدد سرخیوں کے تحت کہیں ہندو اور کہیں سکھ لڑکیوں کے اغوا کی خبر نہایت مہتم بالشان طور پر درج کی گئی ہے۔

ایسی خبروں کی اشاعت اور اس اہتمام سے کسی طرح مناسب نہیں کہی جاسکتی۔ اس کا ہر پہلو اپنے اندر بہت سی برائیاں رکھتا ہے۔ اولاً خود ہندو قوم پر ایک حملہ ہے دوسرے اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے والا۔ تیسرے ان بدچلن اور آوارہ لوگوں کے لئے جن سے ایسی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں باعث تحریک۔ ایسی فحش اور شرمناک خبروں کی اشاعت سے جس قدر اصلاح کی امید ہے اس سے زیادہ نقصانات ہیں اگر اغوا کی حقیقی روک تھام کرنا ہے تو بال بواہ (کمسنی کی شادی)

قطعی طور پر بند کرانی چاہئے اور سوشل طور پر جو بیوائیں شادی کے قابل ہیں اُن کی شادی کرنا فرض قرار دیا جائے اور کسی طرح سے اس کو بری نظر سے نہ دیکھا جائے۔ قرآن پاک نے انھیں مصالح کی بنا پر نظر رکھ کر
"وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین" الخ فرمایا ہے
عقد ثانی کا عام حالات میں نہ پایا جانا ہی ہندو سوسائٹی میں ایک لعنت ہے جو ایسے بیشتر واقعات افوا کا موجب ہے جب تک قانونی طور پر اس کی اصلاح نہ ہو جائے اس قسم کے واقعات کے انسداد کی امید رکھنا موہوم ہے ہماری رائے تو یہ ہے کہ جس طور پر کمسنی کی شادیاں سارداایکٹ کی رو سے مستوجب تعزیر قرار پائی ہیں اسی طور پر ایک ایسے ہی دوسرے قانون کی اشد ضرورت ہے جس کی رو سے عام حالات میں باستثنار چند مثلاً بیماری و کمزوری وغیرہ ایک مناسب عمر کے بعد شادی نہ کرنا بھی مستوجب تعزیر قرار دیا جائے جس سے بھارت ورش کی اخلاقی حالت بہت کچھ سدھر جانے کی امید ہے اور پھر اغیار کو مدر انڈیا جیسی کتب لکھنے کی جرات نہ ہو گی۔

آیندہ اسمبلی کے انتخاب کے لیے حلقہ قسمت کمایوں سے سر محمد یعقوب اور مولانا شوکت علی صاحب امیدوار کھڑے ہوئے ہیں اور بعض ستم ظریف حضرات نے ایک مسلم خاکروب کو بھی اسی حلقہ سے امیدوار کھڑا کر دیا ہے۔ مسلمانوں میں کوئی اچھوت فرقہ تو ہے نہیں۔ جن کو ابھارنے کے لیے ایک مسلم خاکروب کو نمایندہ بنا کر اسمبلی میں بھیجا جائے۔ یہ بھی نہیں کہ امیدوار غیر معمولی دل و دماغ کا مالک ہے بلکہ اپنے ساتھی امیدواروں سے ان معاملات میں کوسوں دور ہے۔ ایک تو و یسے ہی اسمبلی میں مسلم نمایندگیاں معدودے چند ہیں اور اگر ان میں سے ایک نشست بھی ان ستم ظریفیوں کی نذر ہو گئی۔ تو یہ مسلم قوم کی انتہائی بدقسمتی ہو گی کہ ہر طور پر بہتر اور مستحق اشخاص کی موجودگی میں ناقابل اور غیر مستحق اشخاص مسلم قوم کے نمایندے ہو جائیں۔ اس کے اثرات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتے کہ ہم ایک نشست ضایع کر دیں گے بلکہ اپنے اس تمسخر آمیز رویہ سے سرکار اور اہل وطن کی نظروں میں سبک ہو جائیں گے کہ اسمبلی میں جہاں قوانین بنائے جاتے ہیں اور ہماری آیندہ اور موجودہ نسلوں کے قیام و بقا، فلاح و بہبود پر مہر توثیق ثبت ہوتی ہے۔ اس کی انتخاب ممبری کے وقت ٹھٹھول سے کام لیکر قوت عمل اور وقت کو یوں ضایع کرتے ہیں۔ سر یعقوب اور مولانا شوکت صاحب ہر طور پر کیا بلحاظ علم و فضل و معلومات مسائل حاضرہ و تجربہ و سیاست دانی و برٹش پالیسی خاکروب صاحب کے مقابلے میں قابل ترجیح ہیں۔

ملک ہند کا کسان طبقہ بجا طور پر اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی کہے جانے کا مستحق ہے اور اسی کی ترقی پر ملک کی رفاہ و بہبود کا دارومدار ہے گورنمنٹ نے ابتک جتنی آسانیاں کسانوں کی مشکلات کو رفع کرنے کے لیے مہیا فرمائی ہیں وہ اس وقت تک نامکمل رہینگی جب تک کہ کسان کے سب سے بڑے سہارے (یعنی بیل) کی پرورش و پرداخت کے لیے آسانیاں گورنمنٹ کی جانب سے بہم نہ پہونچائی جائیں۔ اس کے لیے سب سے پہلے جس چیز کی ضرورت ہے وہ چراگاہ ہیں۔ زمانہ قدیم کی طرح ہر موضع کے رقبہ کا ۱/۴ حصہ چراگاہوں کے لیے مخصوص ہونا چاہیئے۔ یہ صرف زمینداروں کی مرضی پر منحصر نہ ہو بلکہ سرکاری قانون کی صورت میں ان کا چراگاہ چھوڑنا لازم قرار دیا جائے۔ بہت سے مواضعات میں تو ایک چپہ زمین بھی چوپایوں کے چرنے کے لیے نہیں چھوڑی گئی اور کل اراضی مزروعہ ہے ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ پالو جانوروں کو چراگاہ کا عمدہ اور تازہ چارہ نہ ملنے سے انکی تندرستی پر کیسا اثر پڑتا ہوگا۔ اور وہ کہاں تک کھیتی باڑی کے کام کے لائق ہوں گے۔ ناکافی چارہ کمی قوت کا باعث ہوگا اور قوت کی کمی کی وجہ سے وہ جدید آلات کشاورزی کے استعمال کے ناقابل ہوں گے۔ اور جب تک موجودہ زمانہ میں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام سرانجام نہ پائے متمدن دنیا کے دوسرے ممالک سے ترقی کی دوڑ میں مقابلہ ناممکن ہے۔

اس لئے آیندہ اجلاس کونسل میں کسانوں اور زمینداروں کے نمایندوں کی جانب سے اس تجویز کو پیش کر کے پاس کرایا جائے کہ ہر موضع کا ایک مخصوص رقبہ چراگاہوں کے نام سے چھوڑ دیا جائے۔

گئو رکھشا کے نام سے بہت سے ادارے ملک بھر میں کھلے ہوئے ہیں اور وہ کہاں تک اپنے نام کے مفہوم انجام دے رہے ہیں اصحاب باخبر سے پوشیدہ نہیں۔ ایسے ادارے چاہے کتنے ہی اور کیوں نہ قائم کروئے جائیں مگر سب ناکامیاب ہوں گے جب تک ان کے چرانے کے لیے کافی چراگاہ نہ ہو۔ صرف چراگاہوں کی عدم موجودگی ہی سے اکثر غریب کسان اپنے سرمایۂ حیات یعنی چوپایوں کو جدا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کسان خود اور اپنے بال بچوں کو بھوکا رکھ سکتا ہے مگر اپنے چوپایوں کا بھوکا رہنا اس سے نہیں دیکھا جاتا۔ وہ یا تو انکو سوسائٹی کے خوف سے کسی دوسری جگہ جا کر کسی چمڑ سے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے کیونکہ ایسے ضعیف اور کمزور چوپایوں کا انکے سوا اور کون گاہک ہو سکتا ہے اور یا دیوی دیوتاؤں کے نام کا بہانہ کر کے انہیں آزاد کر دیتا ہے اور جس کسی کے کھیت میں چاہتے ہیں گھس پڑتے ہیں اور شکم پوری کرنے کی پاداش میں کانجی ہاؤس جا کر نیلام ہو کر بھی اپنے اسی پہلے گاہک کے ہتھے چڑھتے ہیں

یہ صرف خالی الفاظ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے جسکی تصدیق اصحاب غور و فکر خود کر سکتے ہیں۔ ہندو زمینداروں کو خاص طور پر یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف یہی گئو ہتیا نہیں ہے کہ ارادۃً کسی ایک گائے کو ہلاک کر دیا جائے جس گناہ سے پاکی حاصل کرنے کے لئے نہ جانے کتنے تیرتھوں کا اشنان اور پن کرنا لازم آتا ہے بلکہ ان کروڑہا اور سنکھیا ہتیاؤں کے مقابلہ میں جو کہ غیر معلوم طور پر ایک ایک چپہ زمین کاشت کر لینے اور چوپایوں کے لئے صاف ہوا میں کھڑے ہونے اور سانس لینے تک کو بھی زمین نہ چھوڑ کر ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ ہزار اور ایک کی بھی نسبت نہیں رکھتی۔

گئو کشی کو اہل ہنود بے انتہا نفرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن خود انھوں نے بھی اپنے اپنے مقبوضوں پر جانوروں کی

زندگی تنگ کر رکھی ہے۔ غریب کسان اپنے جانوروں کو زمینداروں کے رحم و کرم پر چراتے ہیں۔ کوئی اپنے باغ میں جانوروں کو آنے سے منع کرتا ہے کوئی پٹواری سے نہیں گزرنے دیتا۔ چرانے والے صبح سے شام تک نہ معلوم کتنی ترکیبوں سے کام لیتے ہیں۔ مالکانِ زمین کی نظر بچا کر کسی نہ کسی طرح اپنے جانوروں کا پیٹ بھرتے ہیں کہیں کہیں تو جانوروں پر چرائی کا خاصہ ٹیکس لگایا جاتا ہے اور بعض جگہ ان مجبوریوں کے باعث جانوروں کے مالکان اُن بے زبانوں کو گھر پر باندھ کر چارہ کھلاتے ہیں۔ اور اس غیر فطری طور پر بندھے رہنے سے جانوروں کی تندرستی پر بُرا اثر پڑتا ہے اور اُنکے دودھ و گھی میں بھی اس کے اثرات باقی رہتے ہیں اور اسی لئے تو عام طور پر دودھ او رگھی میں نشو ونما دینے کی وہ طاقت نہیں پائی جاتی جو ہونا چاہیئے اگر آپ چاہتے ہیں کہ زمانہ قدیم کی طرح ہندوستان میں دودھ اور گھی کی نہریں بہتی نظر آئیں تو جانوروں کیلئے چراگاہ چھوڑئے۔ اس تحریک میں حصہ لیجئے۔ حکومت سے استدعا کیجئے کہ وہ چراگاہوں کی جانچ پڑتال کرے اور جہاں چراگاہ قطعی نہو وہاں حکومت قیمت دیکر چراگاہ کیلئے زمین حاصل کرے۔ ہر پٹواری سے رپورٹ لی جائے کہ کس کس موضع میں کسقدر جانور ہیں اور کسقدر اراضی چراگاہ کیلئے چھوڑی گئی ہے۔ اور وہ کافی ہے یا نہیں اگر اس غرض سے ایک کمیشن حکومت مقرر کردے تو صحیح اندازہ ہوجائے کہ واقعی جانور کسقدر مصیبت میں ہیں۔ کسان بھائیوں کو چاہیئے کہ حکومت سے اتحادِ عمل کرکے اس حق کے لیے حکومت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور آئندہ انتخابات کے موقع پر ووٹ دینے سے پیشتر اس بات کا وعدہ لے لیں کہ کونسل اور اسمبلی میں جانے کے بعد وہ لوگ اس تحریک کی تائید کرینگے

تقلید یورپ کا جو رجحان آج ہندوستان میں پایا جاتا ہے وہ قابلِ عبرت ہے کیونکہ اس دھادھند تقلید سے اکثر موقعوں پر ہمارے قدیم اخلاقی اور معاشرتی آئین و قوانین ٹوٹتے ہیں اور کبھی کبھی خدا اور رسول کے احکام کی قطعی مخالفت ہوتی ہے لیکن مغربی تمدن کے شیدائی تمام مصالح کو پس پشت ڈالکر ہر اس مسئلہ کو جسکو اہل یورپ سراہیں تائید کرنے لگتے ہیں۔ برتھ کنٹرول کی تحریک جو یورپ میں پھیلی اور جسکی غرض صرف جذبات حیوانی کی بے لگام تکمیل کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس کا ہندوستان نے بھی خیر مقدم کیا آج یورپ کی یہ کورانہ تقلید مسلمانوں کو بھی اس غیر فطری طریق کار کی طرف متوجہ کر رہی ہے اور تعلیم زدہ عورتیں برتھ کنٹرول کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ دینی حقائق کی بیخبری نے انکو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ اگر ان کی تعلیم اسلامی تعلیم ہوتی اور آیہ کریمہ "لاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق" الخ پر نظر ہوتی تو یقیناً اس تحریک سے ذرا بھی دلچسپی نہ لیتیں۔ کہ جسکا مقصد یہ ہو کہ میاں بیوی فرائض جنسی ادا کرتے ہوئے بھی اولاد کی پیدائش کو روکیں۔ اور جذبات شہوانی کے زیر اثر نسل انسانی کو منقطع کرنے کی داغ بیل ڈالیں آج تو صرف یہ کہا جارہا ہے کہ اولاد کو صرف ایک محدود تعداد کے اندر پیدا کرنا مقصود ہے اور آئندہ عورتیں یہ کہیں گی کہ ہم بچہ پیدا کرنے کی ذمہ داری اپنے سر نہ لیں گی کیونکہ اس سے ہمارے حسن اور جوانی کو داغ لگتا ہے چنانچہ اس نظریہ کے ماتحت یورپ کے بعض خطوں میں عورتوں نے بچہ پیدا کرنے سے گریز کرنا شروع کیا ہے۔ اس سے ان ممالک کی آبادی پر برا اثر پڑرہا ہے اور وہاں کے اربابِ حل وعقد نے اپنے ملک کی آبادی کا توازن قائم رکھنے کے لئے بچوں کی پیدائش پر بیش قدر انعامات مقرر کئے ہیں۔ تب بھی اکثر عورتیں ان ترغیبات و تحریصات کو ٹھکراتے ہوئے بچہ نہ پیدا کرنے کی ضد پر قائم ہیں۔ یورپ میں اس برتھ کنٹرول کی تحریک نے ایک بے چینی پھیلا رکھی ہے اس تلخ تجربہ کے بعد ہندوستانیوں کے لیے اس تحریک کی ہمنوائی کبھی عقلمندی پر مبنی نہیں سمجھی جاسکتی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار
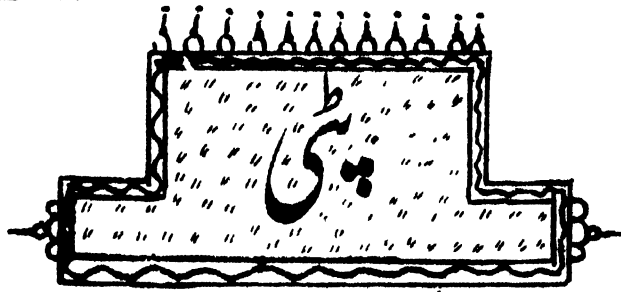
(از جناب مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی - بی - اے - ایل ایل - بی وکیل جودھپور)

پٹیاں ایک تو وہ ہوتی ہیں جو چارپائی میں لگائی جاتی ہیں
اور ایک وہ جو سپاہیوں کے پیروں پر باندھی جاتی ہیں
پھر اور بہت قسم کی پٹیاں بھی ہیں - لیکن میرا مطلب یہاں
اُس پٹی سے ہے جو پھوڑا پھنسی یا اسی قسم کی مصیبتوں کے
سلسلہ میں ڈاکٹروں کے یہاں باندھی جاتی ہیں -

میری بیوی کی ملنے والیوں میں ایک لیڈی ڈاکٹر تھیں اور میں چھٹیوں میں سسرال جانیوالا تھا - مس اروما نے مجھ سے کہدیا تھا کہ جس روز تم ۔ ۔ ۔ ۔ جاؤ - مجھ سے ضرور مل لینا - چنانچہ میں صبح تڑکے ہی مس صاحبہ کے بنگلہ پر پہنچا -

قبل اس کے کہ میں بتاؤں کہ بنگلہ پر کیا ہوا ایک دو باتیں کتوں کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں - وہ چھوٹے چھوٹے کتے جو خوبصورت کہے جاتے ہیں - اور بنگلوں میں رہنے والے لامحالہ پالتے ہیں - یہ نالایق کتے خواہ کٹکھنے نہ ہوں - مگر ادھر آپ بنگلہ میں داخل ہوئے اور ادھر یہ سیدھے آپ کے اوپر ظاہراً طور پر کاٹ کھانے کیلئے مگر دراصل آپ کو ڈرا کر بھگانے کی نیت سے نکلے - چنانچہ آپ یقین مانیں کہ یہی ہوا مس اروما کے تین چھوٹے چھوٹے کتے اس بُری طرح میرے اوپر حملہ آور ہوئے کہ میرے ہوش جاتے رہے - گلاب کے ایک کانٹوں بھرے درخت پر میں نے ایسے پیر رکھدیا جیسے کوئی ریشمی گدوں پر رکھتا ہے - وہاں سے پھنس کر بدحواسی کے ساتھ گملے پھاندا ، ایک پھاند گیا ، دو پھاند گیا ، تیسرے میں پیر ایسا لگا کہ منھ کے بل گرا اور ساتھ ہی کتے سر پر - اجناب کیا بتاؤں کس طرح بے تحاشا پھر اُٹھا کہ کتوں نے ایسی ٹانگ لی کہ ایک کتے پر پیر پڑ گیا اور اب کے سڑک پر گرا - وہاں سے گھبرا کر سیدھا اُٹھ کر برآمدہ میں آیا کتے پیچھے پیچھے تھے - چق اٹھانے کی کسے مہلت تھی - معہ چق کے توپ کے گولے کی طرح زور سے کمرہ میں داخل ! اُدھر سے مس صاحبہ بدحواس چیختی آرہی تھیں - میں اس بُری طرح مس صاحب سے جا کر ٹکرایا کہ وہ کرسی پر چیخ مار کر گریں - میں نے سہارا دیکر جلدی سے اُٹھایا کتے کھڑے

اب دُم ہلا رہے تھے۔ وہی موذی جو لمحہ بھر پہلے میری جان لینے کو تیار تھے۔

(۲)

جب ذرا ہوش دُرست ہوئے تو ہم دونوں نے باتیں کرنا شروع کیں مس صاحبہ نے اپنی سہیلی سے ملنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ کچھ اور فضول باتیں کیں اتنے میں اُن کی نگاہ میرے ہاتھ پر پڑ گئی جو انگوٹھے کی جڑ کے پاس سے سڑک پر گرنے سے رگڑ کھا کر کچھ چھل گیا تھا۔

"او .... یہ .... یہ کیا!" یہ کہکر آپ نے اس نام نہاد زخم کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔ "میں ابھی اُسے لوشن سے دھو کر ڈریس کئے دیتی ہوں"

میں نے کہا "اجی رہنے دیجئے کوئی بات بھی ہو"

پریشان صورت بنا کر مس صاحبہ بولیں "مرزا صاحب یہ معمولی بات نہیں، اس کو فوراً ڈریس کروانا چاہئے

"ورنہ کہیں ؟" میں نے سوال کیا "ورنہ کیا؟" بھویں چڑھا کر کچھ خوفزدہ صورت بنا کر مس اروا نے کہا "ٹٹ .... ٹٹنس !"

"ٹٹنس" یہ میرے لئے بالکل نیا لفظ تھا۔ معاً خیال گذرا کہ یہ شیکسپیر کی ٹائٹانیا کے کہیں بھائی بند تو نہیں، چنانچہ میں نے تفصیل پوچھی۔ یہ ایک مرض ہے از قسم زہر باد۔ ذرا سی معمولی رگڑ سے ممکن ہے کہ خراش میں ذرا سوزش ہو اور رات ہی رات میں ہاتھ سوج کر دبنل ہو جائے اور صبح ہوتے ہوتے زہرباد شروع ہو جائے اور پھر .... ! میں کچھ سہم سا گیا۔ اس خوفناک مرض کے پریشان کُن خیالات سنتا جاتا تھا اور مس اروما کی نازک انگلیوں سے پٹی بندھوا تا جاتا تھا۔ بنگلہ سے جو نکلا ہوں تو حلیہ یہ تھا کہ گلے میں ایک جھولا پڑا تھا۔ اور اس میں جکڑ بندھ کیا ہوا ہاتھ۔ خیریت سے تانگہ پر آیا تھا۔ ورنہ سائیکل پر ہوتا، تو اور قیامت تھی۔

(۳)

راستہ میں ایک جان پہچان ... ملے۔ سلام علیک کے ساتھ ہی اُنھوں نے تانگہ رکوایا۔

"ارے میاں یہ کیا۔ خیر تو ہے" اُنھوں نے کہا میں نے اس کے جواب میں قصّہ سُنایا۔ کہ جناب سڑک پر رگڑ لگ گئی اور اس ڈر کی وجہ سے کہ ٹٹنس نہ ہو جائے یہ کارروائی عمل میں آئی ہے" لاحول ولاقوۃ" اُنھوں نے زور سے قہقہہ لگایا اور ٹٹنس اور اس کے امکان پر لعنت بھیجی اور کہا کہ "کھول کھال کے پٹی پھینکدو اور اس کی جگہ سیندور اور تیل رگڑ کر لگا لو" اس کے بعد ایک صاحب اور ملے اُنھوں نے بھی تانگہ روکا۔ وہی بات چیت۔ اور اُنھوں نے بھی ٹٹنس پر لعنت بھیجی خوب ہنسے اور مذاق اُڑایا اور کہنے لگے کہ۔ "ٹوٹے ہوئے گھڑے کی ٹھیکری رگڑ کر نیم کی چھال کے ساتھ لگا لو" قصّہ مختصر راستہ میں چار آدمی اور ملے، سب کے سب "ٹٹنس" پر لعنت بھیجتے اور مجھ پر ہنستے۔ کسی نے کالی مرچیں بتائیں۔ کسی نے صندل بتایا کسی نے کہا کچھ نہ باندھو یوں ہی سوکھ جائے گا۔

گھر پہونچا تو والد صاحب قبلہ نے پٹی کی تفصیل پوچھی والدہ صاحبہ نے پوچھی۔ بھائی بہنوں نے پوچھی۔ غرض سب کو حال بتانا پڑا۔ پھر نوکروں کی باری آئی۔ گھر کی بوڑھی ملازمہ نے ہمدردی سے سُننے سُنانے کی تفصیل پوچھی کہ بیٹا۔ "یہ ٹٹنس" کیا ہے۔ جو تمھارے دشمنوں کو ہونے کا ڈر ہے" بڑی بی نے جب لڑکوں سے سنا تھا تو ٹٹنس کو شاید ترکاری وغیرہ کی قسم سے کوئی چیز سمجھی تھیں۔ جس طرح ہوسکا اُن کو بھی

میں نے سمجھایا۔

اتنے میں باہر ایک ملنے والے آ گئے۔ اُن سے کسی نے سُنی سنائی اُڑا دی تھی۔ بہت پریشان اور ہمدردانہ لہجہ میں اُنھوں نے تمام تفصیل پوچھی۔ جو بتانی پڑی۔ یہ چلے گئے۔ اور خربوزے والا آیا جو روزانہ آتا تھا بھلا وہ کیسے بے پوچھے رہ جاتا میں نے کہکر ٹالنا چاہا کہ چوٹ لگ گئی ہے کہ لازم لڑکا بول اُٹھا "ٹیٹنس" ہو گیا ہے ادھر میں نے نوکر کی طرف گھور کر دیکھا اُدھر خربوزہ والا چکرا کر بولا میاں یہ ٹیس ٹس کیا؟ کیا کوئی بچڑیا کا نام ڈاکٹروں نے رکھا ہے"۔ میں نے بلکر کہا مت

اِس سے فرصت پائی تھی کہ اندر گیا تو والدہ صاحبہ کو دیکھا کہ وہ دو چار عورتوں کو ٹٹنس پر لکچر دے رہی ہیں میں پہونچا تو مجھ سے بھی استدعا کی گئی کہ کچھ روشنی ڈالوں اب میں تنگ تھا اور ٹٹنس کے نام سے غصہ آتا تھا۔ جوں توں کر کے بلا ٹالی۔

(۴)

شام کے چار بجے کی گاڑی سے روانہ ہونیوالا تھا اِس دوران میں لوگوں نے میرا ناطقہ بند کر دیا۔ اب میں صرف یہ کہکر ٹالنا چاہتا کہ چوٹ لگ گئی ہے۔ مگر جناب پوچھنے والا بغیر ٹٹنس کی بات چیت کے بھلا کاہیکو مانتا وہ فوراً کہتا کہ فلاں صاحب سے سنا وہ بتاتے تھے کہ ٹٹنس ہونے کا اندیشہ ہے مجبوراً جس طرح بن پڑتا جان چھڑاتا۔

تانگہ آیا اسباب لادا تو تانگہ والے نے بھی پوچھا۔ کہ میاں ہاتھ میں پٹی کیسی ہے"۔ میں کھسیا کر رہ گیا اسٹیشن پر البتہ میرا ناک میں دم آگیا۔ بھتوں کو یہ کہکر ٹالا کہ چوٹ لگ گئی ہے۔ اور بھتوں کو کچھ نہ کچھ مجبوراً ٹٹنس کا حال بتانا پڑا۔ گاڑی چھوٹنے سے پہلے ہی ایک حضرت سے اسی بنا پر بدمزگی ہو گئی۔ ارے میاں یہ ہاتھ میں پٹی کیسی ہے اُنھوں نے پوچھا۔

"معمولی چوٹ لگ گئی ہے"

"کیسے لگ گئی"!

"سڑک پر گر پڑا تھا خراش آ گئی"

"پھر کوئی بات تو نہیں؟"

"کوئی بات نہیں"

"مگر عبد المجید صاحب ملے تھے وہ کہتے تھے کہ خدانخواستہ ٹٹنس ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ ٹٹنس کیا ہوتا ہے؟"

اب مجھے ایسا غصہ آیا کہ اُن کا منھ نوچ لوں کیونکہ محض مجھے تنگ کر رہے تھے۔ اول تو آپ غور کریں اُنھوں نے خواہ مخواہ پوری تفصیل شروع سے پوچھی۔ حالانکہ عبد المجید صاحب کا یا اچھی طرح مغز کھا چکے تھے۔ اور پھر ٹٹنس کو پوچھتے ہیں کہ کیا ہوتا ہے۔ حالانکہ خوب اچھی طرح پوچھ چکے تھے۔

میں نے جل کر کہا "ٹٹنس ایک قسم کا بخار ہوتا ہے۔ جسمیں چھینکیں آتی ہیں"

"ہیں!" وہ بولے "مجید صاحب تو کہتے تھے کہ زہرباد ہوتا ہے"

"معاف کیجیے گا" میں نے کہا تو پھر آپ جب جانتے ہیں کہ ٹٹنس کیا بلا ہے تو میرا دماغ چاٹنے سے حاصل؟"

ظاہر ہے کہ اِس قسم کی گفتگو کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے وہ برا مانے اور میں بھی برا مانا جس سے وہ اور بھی برا ملنے۔

(۵)

میرے ڈبہ میں ویسے تو کئی آدمی تھے مگر بالکل ہی [illegible] بیٹھے والے ایک تو زمیندار صورت لکھنؤ کے اطراف کے مسلمان [illegible] ایک اور صاحب کچھ فوجی نما معلوم ہو رہے تھے۔ خاکی قمیص اور نیکر پہنے تھے ان کے پاس ہی ایک میرے ہم وطن اجنبی مارواڑی مہاجن بیٹھے تھے۔ اِن کے علاوہ دو ایک اور صاحبان بھی تھے۔ گاڑی چلی اور دو ایک اِدھر اُدھر کی زبردستی باتیں پوچھکر اِن لوگوں

حضرت نے آخر کو پوچھ ہی لیا کہ "آپ کے ہاتھ میں یہ پٹی کیسی بندھی ہے؟"

میں عرض نہیں کرسکتا کہ میں کتنا دل میں جھنّایا۔ مجبوراً کہدیا "زخم ہو گیا ہے" "کیسے" اُنھوں نے پوچھا۔ مارے غصّے کے میں نے کہا "بات دراصل یہ ہے کہ گھڑنے کاٹ کھایا ہے" "گھڑنے!"

"جی ہاں" میں نے لاپروائی سے کہا۔

"کیسے؟" اُنھوں نے نہایت اشتیاق کے ساتھ اب تفصیل پوچھنا چاہی کہ میں بیان کروں کہ کس طرح پانی یا دلدل میں گھڑ سے میرا سابقہ پڑا مگر میں نے اب "تنگ آکر دوسری ترکیب سوچی تھی۔

"منھ سے" میں نے کہا۔ "منھ سے کاٹ کھایا"

"جی ہاں" اُنھوں نے کچھ سر کو جنبش دے کر کہا۔ "منھ سے تو کاٹا ہی ہوگا مگر کہاں پر آخر......"

جہاں چوٹ لگی تھی اور پٹی بندھی تھی۔ میں نے وہ حصّہ دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر کہا "یہاں پر کاٹ کھایا اور منھ دبا کر کاٹ کھایا" (منھ دبانے کی ہاتھ سے نقل بناتے ہوئے میں نے کہا)

"نہیں صاحب" وہ دوسرے زمیندار صاحب بولے "ان کا مطلب یہ ہے کہ آخر وہ کون مقام تھا جہاں گھڑنے کاٹ کھایا۔ کیا واقعہ ہوا تھا"

میں نے اسی طرح روکھے منھ کہا "عرض کیا نا اسی مقام پر ہتھیلی کے پاس" میں نے پھر دوبارہ جگہ کو پکڑ کر کہا۔ "اسی مقام پر موذی نے کاٹ کھایا۔ اور کوئی واقعہ تو ہوا نہیں"

کچھ چڑچڑا کر وہ بولے "جی حضرت قصّہ سنائیے کس طرح کون سے دریا میں یا تال میں کیا معاملہ پیش آیا جو گھڑنے آپکی ہتھیلی میں کاٹ کھایا"

"اب میں سمجھا آپ کا کیا مطلب ہے" میں نے کہا۔ "سنیئے۔ واقعہ دراصل یہ ہوا کہ ہمارے پڑوس میں ایک دریا ہے اور وہاں ایک بڑا سا گھڑ رہتا تھا۔ ایک روز میں نے بڑا زبردست مچھلی کا سا کانٹا کوئی دس سیر وزن کا بنوایا اسے ایک موٹے سے تار کے رسّے میں باندھ کر درخت سے باندھ دیا اور کانٹے پر گوشت لگا کر دریا میں ڈال دیا۔ اس میں گھڑ رات کے آٹھ بجکر تین منٹ پر پھنس گیا"

اس مختصر بیان کو بھلا لوگ کاہے کو پسند کرتے چاروں طرف سے سوالوں کی بوچھاڑ ہونے لگی۔

کسی نے پوچھا صاحب کانٹا کیسی نوک کا تھا۔ کسی نے کہا کیا وہ نکل گیا۔ غرض طرح طرح کے سوال پیدا ہوا کئے اور مجبوراً مجھ کو کچھ قصّے گھڑ کے شکار کے اور سنانے پڑے۔ اس کے بعد میں نے جس طرح بھی ممکن تھا قصّہ کو افسانہ کا رنگ دے کر بیان کرنا شروع کیا۔ اور اس موقعہ پر پہنچا تھا کہ دس بارہ آدمیوں نے رسا کھینچا ہے اور زور دے تڑپ کر گھڑنے پلٹا کھایا ہی ہے کہ دوسرا اسٹیشن آگیا۔ اسٹیشن آنے سے تو میرا قصّہ بھلا کیا رکتا۔ مگر یہاں یہ مصیبت آئی کہ ایک صاحب معہ مبالغہ کوئی چھکڑا بھر اسباب کے اسی ڈبہ پر حملہ آور ہوئے۔ اس گہما گہمی کے ساتھ اُنھوں نے اور انکے ملازموں نے اسباب کی پھینکا پھینک اور ٹھونسا ٹھونس کی ہے کہ سب کو اپنے اپنے بوریئے بستر اور جگہ کی پڑ گئی۔ یہ حضرت غالباً سب انسپکٹر پولیس تھے اور کسی دوسرے تھانہ پر تبادلہ کے سلسلہ میں لد رہے تھے۔ قوی ہیکل جوان تھے اور ان کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ سامنے ہی دوسروں کی

جگہ پر قبضہ کرکے اِدھر اُدھر سرکا کر بیٹھ گئے اور فوراً اُنھے مجھے پان پیش کیا۔ میری کمبختی کہ میں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس کے بعد فوراً اُنھوں نے موسم کی شکایت کی۔ میں جانتا ہی تھا کہ اب یہ مجھے چھیڑیں گے چنانچہ اس کے بعد ہی اُنھوں نے بھی آخر کو گولہ دے مارا۔

"کیوں جناب یہ آپ کے ہاتھ میں پٹی کیسی ہے-؟"

سُوکھے منہ سے میں نے کہا "پرسوں کالے سانپ نے کاٹ کھایا۔"

"ارے کالا سانپ!"

میں نے کہا "جی کالا!" یہ کہکر میں نے اِدھر اُدھر اُن لوگوں پر نظر ڈالی جن کو گھر والا قصہ سنا رہا تھا۔ اور جو شاید اب بقیہ قصہ کی تکمیل کی فرمائش کرنے ہی والے تھے۔ کسی کے چہرے پر متانت تھی تو کسی کے چہرے پر مسکراہٹ۔

"کہاں؟ کیسے؟ کہاں کاٹ کھایا؟ کیسے کاٹ کھایا؟ کب؟"

"میں نے عرض کیا نا کہ پرسوں کاٹ کھایا۔"

"کہاں؟ آپ کیا کر رہے تھے؟"

"یہاں" میں نے پٹی پر ہاتھ سے بتاکر کہا "یہاں کاٹ کھایا۔ میں کھانا کھا رہا تھا۔"

"تو پھر کیا ہوا؟"

"پھر سانپ نے کاٹ کھایا۔" میں نے سادگی سے کہا۔

"کیسے؟"

"ایسے۔" میں نے اُنگلی سے چٹکی لیکر سانپ کے کاٹنے کی نقل بتاتے ہوئے کہا۔ "ایسے کاٹ کھایا۔"

اجی صاحب یہ مطلب نہیں۔ آخر کیا ہوا تھا۔ سانپ کیسے آیا اور واقعہ پورا پورا کیا ہے۔"

اِس کے بعد میں نے اپنے سانپ کاٹنے کا قصہ بیان کرنا شروع کیا جو بدقسمتی سے اس وقت مجھے یاد نہیں مگر یہ خوب اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اپنا قصہ نہایت ہی خوش اسلوبی سے ختم کیا۔

جو لوگ گھر کا قصہ سُن چکے تھے اُن کے استفسارات کا میں نے نہایت ہی سادگی سے جواب دیا۔ میں نے کہا "مگر بھلا کس طرح کاٹ سکتا ہے! مجھے گھر نے کبھی نہیں کاٹا۔" میری سنجیدگی پر پہلے تو وہ کچھ مسکرائے پھر کچھ تشویش کا اظہار اُن کے چہروں سے ہوا۔ مگر میں بظاہر سنجیدہ تھا۔ میرے دل کو راحت پہونچ رہی تھی اور تمام دن کے صحیح جوابات سے جو کوفت پیدا ہوئی تھی وہ زائل ہو چکی تھی۔

بہ نسبت پہلے کے اب میں خوش تھا۔ ایک انداز بے نیازی کے ساتھ میں اخبار پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔

کئی اسٹیشن گذر گئے اور کوئی نو وارد ایسا نہ آیا جو میری پٹی کا حال پوچھتا۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ "کبھی ناؤ گاڑی پر اور کبھی گاڑی ناؤ پر۔" اب میرا نمبر تھا اور میں منتظر تھا کہ کوئی مجھ سے پوچھے تو۔ مگر کسی نے نہیں پوچھا حتیٰ کہ میں گھر یعنے سسرال پہنچ گیا۔

(۶)

رات کے ساڑھے گیارہ بجے ہونگے۔ خوشدامن صاحبہ کے سامنے فرش پر جاکر مودبانہ بیٹھ گیا۔ سلام دعا کے بعد پہلا سوال جو اُنھوں نے کیا وہ یہ تھا۔

"دشمن بخیر یہ تمھارے پٹی کیسی بندھی ہے؟"

"گولی لگ گئی۔" میں نے جلکر کہا

"یا علی!" "گولی! چونک کے وہ بولیں گولی، خدا خیر کرے کیسے لگ گئی-؟"

"بندوق کی نال سے۔" میں نے کہا۔

"بٹیا آخر کیا ہوا تھا کیسے بندوق چل گئی ؟"

میں کیا عرض کروں مجھے اِس سوال سے اب کیسی کوفت ہورہی تھی۔ اور اب معلوم ہوا کہ کسی نے کہا ہے۔ ع نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن ۔ مجھے کوفت ہورہی تھی کیونکہ چھت والے کمرے پر بجلی کی روشنی غائب تھی یعنی یہ کہ کمرے والی غائباً نہیں بلکہ قطعی غیر حاضر۔ چنانچہ بجائے جواب دینے کے میں نے دل میں سونچا شاید اپنے ماموں کے یہاں گئی ہونگی ۔ ایک احمق دوست نے صلاح دی تھی کہ بے اطلاع کئے ہوئے جانا اور پھر بیوی سے ملنا زیادہ خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ میں دل میں بجائے جواب دینے کے انھیں احمق کہہ رہا تھا کہ گویا چونک پڑا اور بہت غیر دلچسپ اور مختصر سا قصہ سنا دیا کہ بندوق اتفاقاً چل گئی اور گولی چھوتی ہوئی نکل گئی۔ مگر جناب اب ان بڑی بی نے میری جان کھانا شروع کی کھالا۔ اسی دوران میں چھوٹی سالی صاحبہ بل کھا کر لجائی ہوئی آئیں۔ میں اسوقت بیان نہیں کرسکتا کہ کیسی اُلجھن میں تھا بڑی بی دنیا بھر کی باتیں تو کر رہی تھیں مگر یہ نہ بتاتی تھیں کہ ہماری بیوی صاحبہ کہاں ہیں۔ ماموں کے ہاں یا گھر میں۔ شکر ہے خدا کا کہ چھوٹی سالی کے سلسلہ میں اتنا تو معلوم ہوگیا کہ نیر سے گھر پر نہیں ہیں۔ بڑی بی بولیں .... دونوں گئی تھیں۔ یہ تو سر شام لوٹ آئی اور اُس نے کھانا کھا کر آنے کو کہا تھا۔ مگر رہ گئی۔ بہن نے پکڑ لیا ہوگا۔ اللہ رکھے دونوں میں بڑی محبت ہے۔ اکثر بلا بھیجتی ہے۔"

یہ کہہ کر بڑی بی نے تو ماموں زاد بہن کی محبت کا سمع خراش قصہ بیان کرنا شروع کیا اور ادھر میں نے منھ بنایا لا پرواہی سے جمائیاں لینی شروع کیں۔ کیونکہ بیوی سے اس قسم کی محبت کرنیوالیوں سے مجھے سخت نفرت ہے شکر ہے کہ میرا مطلب بڑی بی سمجھ گئیں اور کہنے لگیں اب تم سو رہو میں تھکے ہوئے پیروں سے اندھیرے میں غیر دلچسپی کیساتھ زینے پر چڑھا چھت پر پہونچتے ہی بتی روشن کی ملازمہ کمبخت نے میرا بستر جوں کا توں پلنگ پر رکھدیا تھا۔ میں نے کھول کر بچھایا بتی گل کردی اور لیٹ رہا اور بہت جلد سوگیا۔

آخری شب کا پہلا حصہ اور گرمیوں کی ٹھنڈی ہوا میں متوالی نیند لیکن کچھ آہٹ کچھ گرمی کچھ خوشبو۔ اس نیند کو بھی غائب کرسکتی ہے میں بجلی کی روشنی میں گھبڑ بڑا کر اٹھا۔ کون میرے منھ سے نکلا جواب دینے والی مسکرا رہی تھی ۔ وہ میری موجودگی پر اور میں اس کی موجودگی پر۔ غلطی میری تھی کمرے کے دوسرے بازو کے سامنے ہی تو چارپائی پڑی تھی میں نے نہ دیکھی۔ نہ سلام نہ دعا، ہاتھ میں آپ کے کیا ہوا۔ پٹی کیسے بندھی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون بھلا کیا جواب دیتا۔ سوائے اس کے کہ میں نے کہا۔

ع پھر تم کو عجب تیر بے کمان کہلا دی۔

اور اُسی وقت سے طے کرلیا ہے کہ اب پٹی کبھی نہ باندھونگا خدا اس ارادے کی شرم رکھے۔

"ہمدرد صحت دہلی"

(یہ خاص انتخاب کیلئے)

کڑی چوٹیں اُٹھانے پر بھی دل مسرور رہتا ہے
اُسے کیا توڑتے ہو خود جو شیشہ چور رہتا ہے

تلاش آوارہ ہی رکھتی ہے منزل ناشناسوں کو
جو اُسکو دور سمجھے ہیں وہ اُنسے دور رہتا ہے

سحر بھی شام بنجاتی ہے غم کی مشکل یا شبے
کہیں کافور ایسے وقت میں کافور رہتا ہے

محبت عقل ہی کھودے تو پھر پابندیاں کیسی
حدِ انسانیت تک آدمی مجبور رہتا ہے

دہن ایک زخم سے ہم دنیا کی کا فرما جرا آئی
کہ کھیانی ہنسی ہنستا ہی اور رنجور رہتا ہے

اثر ہے جذب منزل کا یہ از خود رفتگی میری
چلا ہوں اُس سے ملنے کو جو مجھسے دور رہتا ہے

فریبِ دید ہائے شوق کے سامان ہیں تیرے
یہ تاریکی وہیں تک ہے جہاں تک نور رہتا ہے

تقرب کا ہی مژدہ ہر کڑی منزل کا طے ہونا
بڑھے غم جسقدر اُتنا ہی دل مسرور رہتا ہے

خودی نے ایک کو دو کرکے یہ تفریق ڈالی ہے
وہ اچھا ہے جو اپنے سے ہمیشہ دور رہتا ہے

رضا اپنی بنالے جو تیری مرضی ہو اے ظالم
وہ کرسکتا تو ہے سب کچھ مگر مجبور رہتا ہے

سمجھ لے دار پر چڑھنے کو جو معیارِ حق گوئی
وہی ہر معرکہ میں آرزو منصور رہتا ہے

ارتباطِ محبت

از حکیم مولوی رفیق احمد رُوح قاسمی فاضلِ دیوبند دلمرد ہمہ (مٹیا برج کلکتہ)

اس بے مہری کی کوئی حد ہے۔ اس بے مروتی کا کچھ ٹھکانہ ہے۔ کہ نصیبِ دشمناں بخمہ علیل ہو۔ تمہیں خبر نہ ہو۔ مجھے محبت ہو اور ان سے خلوص ہے۔ مگر تم عیادت کی بھی تکلیف گوارا نہ کرسکو۔ تمہاری بے نیازیوں کی وہ آج بھی شکایت کرتی تھی آخر تم جیسا ذوقِ سلیم رکھنے والا۔ محبت کا پتلا۔ خلوص کا بندہ۔ اور ایسی فراموش کاریوں پر اتر آئے۔

تو پھر قیامت کے قرب میں کس کافر کو شک ہو سکتا ہے۔

نسیم! میں تو تمہیں بڑا ادا شناس سمجھتا تھا۔ میں تو تمہیں رموزِ محبت کا جاننے والا سمجھ رہا تھا آخر وہ کیا بات مانع آئی کہ آجتک تم نے اتنا نہ جانا کہ مجھے بخمہ سے محبت ہے میری ساری اُمیدیں صرف اُس کے ہی دامنِ ناز سے وابستہ ہین۔ لو اتمواعترافِ جرم کئے لیتا ہون۔

اب تو اک گھڑی بھر کیلئے ہوا ؤ۔ مجھے ہمدردی نہیں تو ان کے ہی لئے اُنکی غمخواری کرو۔

حقوقِ محبت کی پرواہ نہیں ہے تو انسانیت کا ہی فرض ادا کردو۔ اور صحیح معنوں میں پرستارِ محبت ہونیکا دعویٰ ہے تو اپنے انکارِ پرستش اور اعمالِ بندگی سے اُسکا ثبوت بھی دو ——

ہائے اُنکی علالت میرے لیئے سوہانِ روح ہے۔ میری بے تابیوں اور جانکاہیوں کی تمہیں کچھ خبر نہیں۔

شوکت! اِن دنون تم سے یہ کہنا کہ ذرا ہوش وحواس سے باتیں کرو حقیقت میں اپنے ہی لئے جنون کا اعلان کرنا ہی۔ اسلئے اگر تم سے یہ کہون کہ تم نے یہ جو کچھ کہا نہایت غلط کہا تو اسکے یہ معنی ہیں کہ ہین خواہ مخواہ گفتگو میں سنجیدگی کے جرم کا مرتکب ہوتا ہون۔

بہرحال اتنا ضرور ہے کہ تم اپنے مُخاطب سے دعویٰ دوستی رکھتے ہو۔

ضرور ہے کچھ حیات بھی اد سکے تمہیں معلوم ہون ......،،

مین تو اُس ناگفتنی ساعت کو پیٹتا ہون جبکہ تمہاری منتوں سے مین نے جلوہ گاہِ حسن تک تمہاری زہرہ گداز معیت گوارا کی، ایک طرف تمہاری حزین رسیدگی۔

دوسری جانب تماشلئے ہوشِ خطا۔ میں تو ایک مصیبت میں مبتلا ہو گیا۔

نجمہ یا شائستہ ہے، حسین ہے، متین ہے، شاعرہ ہے، مگر میں پوچھتا ہون۔

عورت کی صنفِ شعری یون ہی کیا کم حاملِ بلاغت ہے۔ جو اور بھی اس طرح عنوانِ جاذبیت بنگئی۔

تمہیں کیا معلوم اُنکی دو تین ہی حسین صحبتون نے مجھ کیا قیامتین برپا کر دین۔

میرے جذباتِ رقیق میں کس نوع کے تموج پیدا کر دئے۔ میری حیاتِ ادبی مین کسی قسم کی ہلچل ڈالدی یہ ممکن نہین کہ مین اُنکا

احترام نہ کرون۔

اُنکی علالت میری عیادت کی محتاج کب ہو۔ انکی صحت تو میری غلطیون کا خمیازہ ہے۔ انکی دلنشین شگفتگی نے جبکہ خلش سامانیون کی نمائش کی ہے تو کیا ضمانت ہو اس بات کی کہ

اُن کا تحسرِ علیل مجھے زندہ چھوڑ دیگا۔

آپ دعوائے اُلفت کیساتھ تیمار داری کیا کیجئے۔ آپ تکلیف دوست کو دیکھئے اور دلجوئیون کے عالم تحیر میں ضبطِ بےخودی ثابت فرمایئے۔ مجھ میں تو اتنی طاقت غیر محدود، اتنی غیرت مردود، نہیں کہ جیتا رہون۔

شوکت۔ کونسا دل لاؤن جو انکی اذیتِ اختلاج کو دیکھون۔ کونسی ہمت پیدا کرون جو انکی بیکسی پہ بےہوشی نہ کھا کرے۔ مجھ سے معیِ استقلال کی توقع عبث ہو۔

میں تو تڑپکر جان دےسکتا ہون۔ مین تیمار دارانہ خوئے انتظامی کہان سے لاؤن انکی بیماری تو میری رُوح کی تنار کاملی کیلئے درسِ اضطراب ہے۔ جب وہ تندرست تھیں مین بیمار تھا۔ اب وہ بیمار ہیں تو میں جینے رہنیکا ارمان رکھون؟

میرے خلوص کو فراموش کاریون کا الزام دینا۔ حقیقتہً مین فلسفہ ربط کی تفہیم کو علانیہ ذلیل کرنا ہے تم کسی کو چاہتے ہو، انکی مین پرستش کرتا ہون۔ تم ان سے اظہار کرتے ہو محبت کا اور میں اعلان کرتا ہون اپنے تسلیم تعبّد کا، اس لئے جذبات کی ہنگامہ پیمائی تمھارا مقدر ہوگی،

اور خاموش غمگینیان میری تقدیر، تمھیں اپنے اقتدار رسوائی پر گھمنڈ ہے، لیکن مجھے تو دیکھئے کہ تذلیل نکواہش کی تمنا ؤن پر ہی مٹا جارہا ہون۔

ہان تمنے کہا تھا کہ میں تم کو ادا شناسِ اُلفت سمجھتا تھا۔ میں تمھیں رموزِ محبت کا ماہر جانتا تھا وہ کیا بات تھی جس سے کہ تم میری خمہ کی آرزوِ وابستگی کو آجتک نہ سمجھے۔

شوکت۔ میں اپنے اس ادعائے جائز کو تمھارے طعن سے ترک نہیں کرونگا ہان کچھ کچھ ادا شناس ضرور ہون۔ میری رودادِ زندگی رموزِ عشق و حسن کی دانست کا عنوان ہے۔

مجھے اسکی پرواہ نہیں کہ تمھارا جگر خون ہو یا کباب لیکن اب کہواتے ہو تو کہے دیتا ہون کہ فریب التباس محبت میں گرفتار ہو، نسیم بھی تمھاری طلسم طرازیون کی تصدیق کردے۔

تم نے دن بھر کے بارہ گھنٹے موٹے موٹے آنسو بہاکے اور لمبی لمبی سانس بھرکے بسر کئے مجھے تسلیم ہین) رات کی طوالت کو تم نے نوکِ مژہ خون چکیدہ سے ناپا اور پلک سے پلک نہ جھپکائی، یہ بھی سچ ہے ان کے دامنِ ناز کا ہر گوشہ، اور اشکِ ہنسین دوپٹہ کا ہر آنچل، تم نے اپنے گریہ بیکسی سے سیراب زارِ اُلفت کیا میں نے سُن لیا؟

مگر کیا کرون اسکے لئے میرے پاس تحسین کا کوئی حرف، تصدیقِ سحت کا کوئی لفظ نہیں ہے۔

اُن کے گدازِ جنسی کے رفیقِ نا شرسے تم نے فائدہ اُٹھایا ان کو اپنی افسردگیون کے ملاحظہ پر مجبور کیا۔ اپنی داستان کی غم آفرینیون سے

[illegible] تا [illegible] کرنا چاہا۔

اپنے میلا [illegible] چشم سے تم نے انھیں بتایا کہ تمھارے لئے رو رہا ہوں، محبت کے اس جذبۂ اقتدار خواہی کو مین محبت کہنے کو تیار نہیں ہوں، تو کبھی گوارا نہ کرون کہ ونکی راحت میرے باعث مضمحل ہو، انکی رات میری وجہ سے خواب محروم بنے۔ میرے آنسوؤں کے منظر [illegible] کا عنوان کہلاتے ہیں۔ لو اب سے اعتراف جرم کیے لیتا ہون،، اچھا ہوا جو یہ فقرہ تمھاری زبان سے نکل گیا ورنہ شاید مجھ سے تم کوئی حسنِ ظن نہ رہتا۔ محبت کرنا جرم ہے بھی اسی لیے کہ اس سے ناکردہ خطا ایک پیکرِ معصوم متہم ہوجاتا ہے، کوئی حسین یہ نہیں کہتا کہ تم نے مجھے سرفرازِ رسوائی کردو آپ کی ہی جسارت بیباک کسی کی گرویدہ ہوجاتی ہے۔ اور پھر خود ہی اُکی وحشتون کا کوئی ہدف نہیں ٹھہرتا ہے فرمایئے اس سے زیادہ عالم اخلاق میں اور جرم کیا ہوسکتا ہے کہ آپ کا ایک ایسا خود سرانہ فعل کسی کی ناموسِ شرافت کو مجروح کرے اور اسپر بھی آپ قابلِ تعزیر نہ ہون اور یہی تو ہے وہ بات جو مجھے آجتک پھر بھی حضور تک نہ لیجا سکی۔ اسلئے کہ میں پھر وسہ نہیں کرتا کہ دل کی فتنہ روشنی مجھے انکی متبین نگاہون میں .... یہ سب کچھ سمجھ لینے پر بھی ٹُبک نہ ہونے دیگی!

جیسا کہ آپکو آپ کا خیال بتلائے فریب بیگناہی کئے ہوئے ہو! معاف کرنا مین تمھارے ارتباطِ محبت کی حقیقت اور ایک صدائے شکست ہون۔ مگر پھر بھی میری آواز نکاتِ اُلفت کی ایک شرح ہے دلپذیر جسکی تمھین ہوا بھی نہیں لگی۔

تم کہتے ہو کہ تو ان سے ہمدردی نہیں کرسکتا، تو انکی غمخواری کر، سچ کہتا ہون اگر تم اپنے اس فقرہ کا صحیح مفہوم سمجھ لیتے تو کبھی اس طرح نہ کہتے میری زبان سے ایسی بات کیون نکلی گر رفعِ اعتراض کیلئے کہتا ہون بتلائے آزار تو مین ہون، دل مین تو میرے درد ہے، اسپر تو انسے خواہش ہو ہمدردی کی۔ اُن کو کیا غرض تھی کہ وہ کوئی ایسا درد مول لیتے جسکے لئے میری ہمدردی کی ضرورت ہوتی۔ یہین سے تمھارے بارے عروجِ فکر کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ رہا معاملہ "غم خواری کا"، تو میری دانست مین یہ بھی اون کے قابل نہین۔ اسکے بعد تم نے ایک نشتر اور بھی میرے عمیقِ جذبات مین اتار دیا ہے،، کہ حقوقِ محبت کی پرواہ نہیں ہے تو انسانیت ہی کا فرض ادا کردو ————،،

شوکت۔ میری تو ساری عمر حقِ اُلفت کے احترام میں بسر ہوئی ہے مگر مین تو محبت کا بڑا حق یہ سمجھتا ہون کہ سینہ امانت دارِ الفت بنا رہے اور کوئی لمحہ انکی یاد سے خالی نہ گذرے اس طرح کہ دل ذکرِ حبیب کرے اور حال کی پریشانی انکی رسوائی کا سامان نہ بنے، یہان سے بہک جانے والے تسلیم خفیفت سے بڑھ کر استحقاق کی حد مین جا پڑتے ہین۔ جہان سے "ایاز قدرِ خود بشناس" کی حد شروع ہوجاتی ہے۔ رہا انسانیت کا فرض ادا کرنا تو شوکت صاحب معلوم رکھیئے کہ انسان مشتق منہ، ہے اُنس کا جس مین اُنس نہین وہ انسان نہین آدمی ہونا آسان ہے مگر انسان ہونا مشکل ہے۔ اور یہ سب جانتے ہین کہ تکمیلِ انسانیت اِسی مکتب ادب مین ہوتی ہے اب تو آپکو تسلیم کرنا پڑیگا کہ ہمارا عہدِ انسانیت کسقدر پختہ و بلیغ ہے اور ہم نے کوئی سبق جو پڑھ لیا کبھی فراموش نہ کیا فکرِ پرستش میری خاموش بیکسی کا عنوان ہے اور اعمالِ بندگی میری بیچارگیون سے ظاہر۔ فرق یہ ہے کہ اونکی بیماری تمھارے واسطے سوہانِ روح ہے مگر میرے واسطے موت کا پیغام۔

تم کو ایک تعلق روحی کے سبب خلشِ غم ہے اور مین اس عدم ادعائے الفت کے باوصف اجل کی آمد محسوس کرتا ہون تمھین

اس بات کا شکوہ ہے کہ تمھاری جانکاہیوں اور بے تابیوں کا مجھے کیوں علم نہیں۔ مجھے اسلئے شکر کا موقع ہے کہ خاکسار بے تاب کے ضبط پر اسقدر قدرت نصیب ہوئی کہ

موت کی ساعت قریب ہے۔"

آہ نجمہ تو اچھی تو ہو جا، اور اس لئے اچھی ہو جا کہ تجھ سے میرے دوست کے داعیات محبت ممنون تصدیق ہوتے ہیں۔

اچھا اس لئے نہیں تو اسی لئے اچھی ہو جا۔ کہ بہت سی عشق آفرین ہستیاں تیرے دم سے [illegible] ہیں انکے جذبات دل کی پاییدگی اگر تیری نوازشِ معمول کے تابع ہے تو پھر کیا ہے یہ تو اب تو تعمیر کعبہ کی شدت ادبی سے کم نہیں ——— "

اور اسلئے بھی نہیں تو صرف اسی واسطے اچھی ہو جا کہ تیری نسبتِ مسیحائی سے تو سارے بیمار تمنائے [illegible] غریب آرزودین وابستہ ہیں۔!!

ورنہ میری جو پوچھے تو تیری تندرستی میں پنہاں ہیں۔

مصائب شگفتہ، اور بیماری ہے تحریکِ الم ناگوار، مفر نہ اس سے ہے اور نہ پناہ [illegible] جینے سے پہلے، اور یہ جینا ہے مرجانے کے بعد !!"

جذبات روح

(روحؔ [illegible]) (کلکتہ)

نہ گھبرا دیکھ کر اے دل شبِ تاریک ہجراں کو	ابھی میں ڈھونڈ دے بڑھکر قضا صبح [illegible]

ملا کر خاک میں چھوڑا ہے جینے بارہا مجھکو	نگاہیں ڈھونڈتی ہیں پھر اوسی غارت گرِ جاں کو

حرم سے واسطہ کیا اور تبخانے سے کیا مطلب	[illegible] سمجھتا ہوں میں اپنا کوئے جاناں کو

غضب کی آندھی آتی ہے جنوں رستہ دکھاتا ہے	کوئی جاتا ہے جسدم کوئے جاناں سے بیاباں کو

تری وحدت کا جلوہ ہے یہ رنگِ بیکسی میرا	الٰہی [illegible] ہی [illegible] دے میری شامِ ہجراں کو

نہ ہے آتش مزاجی اے جانِ یار کیا کہنا	جلایا طور کو جس نے وہ کیا موسیٰ عمراں کو

نکالا جا چکا ہے روحؔ اگرچہ کوئے جاناں سے
بہ جوم شوق لیکر چلا ہے کوئے جاناں کو

چکبست اور آتش کے ایک ایک شعر کا موازنہ

(از:- خان صاحب نواب مرزا جعفر علی خان صاحب اثر بی-اے - ڈپٹی کلکٹر)

مارچ ۱۹۳۴ء کے شباب میں ادیس احمد صاحب ادیب کا مضمون "چکبست کا ایک شعر" مفید، دلچسپ اور صحیح اصول انتقاد کا حامل ہے - مجھے آتش کا ایک مقطع یاد آیا جس کا مفہوم چکبست کے شعر سے ملتا جلتا ہے اور جس میں چکبست کے شعر کی طرح لفظ عناصر بلا تعین اعداد آیا ہے لہٰذا دونوں کا موازنہ دلچسپی سے خالی نہیں - میرا مقصد محض ادبی استفادہ ہے، کسی کی منقصت منظور نہیں میری نظر میں آتش و چکبست دونوں باوقعت شاعر اور زبان اور ادب اُردو کے لئے مایۂ ناز ہیں - چکبست کہتے ہیں ؎

زندگی کیا ہے؟ عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے؟ اِنہی اجزا کا پریشاں ہونا

(آتش کا مقطع ہے ؎)

وہی ہے ٹوٹ شکست طلسم جسم آتش
جب اعتدال عناصر میں اختلال ہوا

دونوں نے فلسفۂ حیات و مرگ بیان کرنا چاہا ہے اور دونوں شعروں کا ماحصل (ضمنی اختلافات سے قطع نظر) ایک ہے - آتش کہتے ہیں کہ طلسم جسم جبھی تک قائم ہے کہ اس کے عناصر میں اعتدال ہے - اعتدال میں فرق آیا کہ یہ طلسم ٹوٹا - اسی اعتدال عناصر کو چکبست ظہور ترتیب سے تعبیر کرتے ہیں اور اختلال کو "اجزا کا پریشان ہونا" کہتے ہیں - آتش اپنے شعر میں لفظ جسم کی قید ظاہر کرتی ہے کہ اُس کے نظریئے کا دائرہ عمل اجسام تک محدود ہے - چکبست نے مطلق زندگی و مرگ سے بحث کی ہے اور بادی النظر میں اُن کے شعر پر آتش سے زیادہ مفہوم کا گمان ہوتا ہے، مگر دراصل ایسا نہیں ہے زندگی و موت کا اطلاق صرف ذی رُوح اشیاء یعنی حیوانات پر ہوتا ہے - آتش نے لفظ جسم لا کر اپنے نظریئے

کے امکانات کو تمام کائنات پر جاری و ساری کر دیا۔ اُس کے بیان کردہ اُصول کا نفاذ نہ صرف نباتات، جمادات، حیوانات پر بھی ہوتا ہے بلکہ عالم کون و فساد کی ہر چیز جس کو جسم سے متصف کر سکیں اُس کی حد میں آ جاتی ہے۔ جسم بنتے اور فنا ہوتے ہیں۔ عناصر میں اعتدال اُن کا بننا ہے، اختلال اُن کا فنا ہونا ہے۔ کرۂ ارض ہو یا اسکی مخلوق، یا دیگر اجرام فلکی اور اُن کے متعلقات ہوں۔

دوسرے الفاظ میں چکبست نے زندگی و موت (جینے اور مرنے) کی شرح کی ہے اور آتش نے ہستی و عدم (بقا و فنا، ہونے اور نہ ہونے) کا راز بتایا ہے جہاں تک اس کا تعلق اجسام سے ہے۔ یہ امر بیّن ہے کہ ہستی و عدم کا مفہوم زندگی و موت سے وسیع تر ہے کیونکہ اس میں جاندار و بے جان اشیا یکساں شامل ہیں۔ مثلاً آب پر ہستی کا اطلاق ہو سکتا ہے مگر زندگی کا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح موت زندگی کے خاتمے کا نام ہے، جو شئے کبھی زندہ نہیں تھی وہ عدم تو ہو سکتی ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ مر گئی۔ ایک طرف تو لفظ جسم نے وسعت معنی کا معجزہ دکھایا اور دوسری طرف اُسی نے آتش کے نظریئے سے ذات باری کو جو جسم و جسمانیت سے مبرّا ہے، روح کو اور دوسری غیر مجسم چیزوں یا کیفیتوں کو مستثنیٰ کر دیا۔

لفظ عناصر آتش و چکبست دونوں نے استعمال کیا ہے اور اس سے اُن کی مراد وہ اجزا ہیں جن سے بقول چکبست زندگی کی نمود ہے اور بقول آتش جسم کی پرداخت ہے۔ اُن عناصر یا اجزائے ترکیبی کی تعداد کسی نے معین نہیں کی، چاہے چار ہوں کہ چار سو ہوں۔

طلسم کے لغوی معنی نیرنگ، جادو یا شعبدے کے ہیں۔ مجازاً ایوان یا حصار کو بھی کہتے ہیں۔ آتش کے شعر میں یہ لفظ دونوں معنی دے رہا ہے۔ لفظ طلسم میں راز اور معمے کا مفہوم بھی مضمر ہے۔ لوح طلسم وہ تختی ہے جو اُسی طلسم میں پوشیدہ ہوتی ہے اور جس میں اس طلسم کی تاریخ اور اس کی کشائش یا شکست کا راز مرقوم ہوتا ہے۔ آتش کہتے ہیں کہ جسم (ہر شے جو متشکل ہے) "کسی حکیم کا باندھا ہوا طلسم ہے"۵ (جس کی حقیقت کچھ نہیں مگر ظاہری طمطراق بہت کچھ ہے)۔ اس طلسم جسم کی بنیاد عناصر پر ہے اور اس کی تعمیر ہی میں اس کی تخریب کا راز پنہاں یا ودیعت ہے جس طرح طلسم کے اندر لوح طلسم)۔ جب تک عناصر میں اعتدال ہے طلسم قائم ہے، جہاں اس اعتدال میں فرق آیا طلسم ٹوٹا۔

میری رائے میں زندگی کو معتدل امتزاج عناصر کا مشاہدہ کہنا عناصر میں ظہور ترتیب سے اور موت کو اعتدال عناصر میں اختلال سے تعبیر کرنا اجزا کا پریشان ہونا کہنے سے زیادہ بلیغ و پُر معنی اور حقیقت سے قریب ہے کیونکہ جہاں تک مرگ و زیست کا تعلق ہے مردہ جسم میں کوئی ایسا فوری تغیر رونما نہیں ہوتا جس کی بنا پر

---

۵ میر تقی میر فرماتے ہیں ۔۔

عالم کسو حکیم کا باندھا طلسم ہے ۔ کچھ ہو تو اعتبار بھی ہو کائنات کا ۱۲ افسر

حکم لگائیں کہ اس کے اجزا منتشر یا پریشان ہوگئے، البتہ یہ کہہ سکتے کہ جو اختلاط عناصر اس جسم کی حیات کا ضامن تھا اُس میں خلل پڑ گیا، توازن قائم نہیں رہا، گو ممکن ہے کہ تمام عناصر اب بھی کم و بیش موجود ہوں۔ اجزا کی تحلیل یا پراگندگی تو دراصل موت کے بعد شروع ہوتی ہے۔

جناب ادیب کے مضمون کا افادی پہلو وہ ہے جس میں اُنھوں نے لفظ زندگی کے مفہوم کو وسعت دینا چاہی ہے اور فرمایا ہے کہ

"زندگی میں شاعر نے عیش و نشاط، درد و کرب، عشق و محبت، اخلاق، مذہب اور معاشرت وغیرہ کو یکجا کر دیا ہے اور دوسری طرف موت کی حقیقت بتائی ہے کہ وہ اس سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی کہ عناصر کا مجموعہ پریشان ہو جانے۔ اسکے علاوہ زندگی جن عناصر سے ملکر ظہور میں آتی ہے ان کا پریشان ہو جانا ایک ایسا امر ہے کہ جس کی وجہ سے زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ بہر کیف ذی فہم انسان اس سے زیادہ کہنے کی جراءت نہیں کرسکتا کیونکہ شاعر کا جو مقصد ہے کہ وہ زندگی اور موت کے دو رخ کو پیش کرتا ہے اور اُس کی حقیقت کو عالم پر آشکار کرتا ہے۔ اس نے اس کا مطلق ذکر نہیں کیا کہ زندگی کن عناصر سے مل کر ظہور میں آئی ہے۔ اُن کی تعداد کیا ہے، ان میں سے کتنے پریشان ہو جاویں تو موت کے "سامان مہیا ہو جاویں"،

مجھے موصوف کی عبارت سے حرف بحرف اتفاق ہوتا اگر چکبست کے شعر میں لفظ "انھی" اور وہ بھی پہلے مصرع "ظہور ترتیب" کے ٹکڑے کے بعد نہ ہوتا۔ لفظ انہی اُن تمام عناصر پر حاوی ہے جن کا ذکر پہلے مصرع میں ہے۔ اُن عناصر کی تعداد جو کچھ بھی فرض کرلی جائے۔ ایسی صورت میں لابد ہے کہ اُن تمام عناصر کا پریشان ہونا تسلیم کیا جائے جن میں ترتیب کا ظہور ہوا تھا۔ کیونکہ جب مختلف عناصر کے ملنے کا نتیجہ ظہور ترتیب ہے تو اس مجموعے کا ہر عنصر اس کا جزو لاینفک ہوا، ممکن نہیں کہ ایک جز پریشان ہو اور باقی میں اتحاد و اتصال قائم رہے۔ ایک جزو بھی کم ہوا یا اپنی جگہ سے ہٹا اور پورا نظام درہم و برہم ہوا۔

دوسری قباحت یہ ہے کہ ہم زندگی کے مظاہر دل میں اخلاقی و تمدن و مذہبی رجحانات کو شامل تو کر سکتے ہیں مگر ترتیب کا تابع نہیں کہہ سکتے۔ اخلاقی مطالبات کچھ ہیں، مذہبی کچھ، نفسیاتی کچھ۔ پھر ہر ایک شعبہ کے اندر متضاد قوتیں برسر کار پائی جاتی ہیں۔ عیش کا تقاضا کچھ ہے محنت کشی کا کچھ، رنج کا کچھ، راحت کا کچھ، عشق سے صلح ہے تو مذہب سے جنگ، مذہب کی پابندی ہے تو بعض اُصول معاشرت سے بیزاری، جذبہ قوی ہے تو ارادہ ضعیف، خیال ابتداع ہے تو جذبہ ٹھنڈا۔

المختصر زندگی دراصل کشاکش و اضطراب و سرگرمی ہی کا نام ہے جس میں توازن و ترتیب کی تلاش فعل عبث ہے۔ یہ تو عام متمدن و مہذب سوسائٹی اور اس کے افراد کا خاکہ ہے۔ اب ایسی جلیل و باعظمت ہستیاں لیجئے جو اپنے رجحانات کا گنبد نہیں بنتیں بلکہ ایک خاص خیال یا مقصد کو پیش نظر رکھ کر اپنی تمام قوتوں کو اُس کا ماتحت بناتی اور تکمیل کو دُھن میں صرف

کر دیتی ہیں - ایسی زندگی کے متعلق یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ اس کا مدار بقا و فنا عناصر کی ترتیب یا پراگندگی پر ہے -

یہ مطلب اس سبب سے بھی بعید از قیاس ہے کہ ایسی زندگی مدت کی مشق و ریاضت کے بعد رونما ہوتی ہے - اس میں طویل تربیت کی ضرورت ہے اور چکبست کے شعر میں آغاز زندگی سے بحث ہے یعنی زندگی کی ابتدا یوں ہوتی ہے کہ اس میں ترتیب ظہور پذیر ہو اور خاتمہ یوں ہوتا ہے کہ اس کے اجزا پریشان ہو جائیں - یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی آئڈیل یا کامل زندگی ظہور کے بعد فنا ہو بھی سکتی ہے - میری دانست میں تو ایسی زندگی کو موت سے کوئی واسطہ ہی نہیں بلکہ بقائے دوام حاصل ہے اور اس کے اجزا مترتب ہونے کے بعد پریشان نہیں ہو سکتے - کیونکہ تمام اجزا اس طرح آمیز ہو گئے ہیں کہ ایک واحد عنصر کا گمان ہوتا ہے -

میں نے ایک مقولہ کی بنا پر جس کا ذکر عنقریب آئے گا چکبست کے شعر کا مطلب یوں بیان کرنا چاہا :-

زندگی نام ہے اس کے تمام عناصر میں ترتیب و اتحاد کا - اگر اس کے جملہ اجزا متحد و مترتب نہ ہوں بلکہ سب یا کچھ آپس میں میل نہ کھائیں تو ایسی زندگی زندگی کہلائے جانے کی مستحق نہیں ہے بلکہ موت کی مرادف ہے - میں نے جو مطلب عرض کیا جب ہی ممکن ہے کہ ایک صورت کو ایک خاص حالت میں (جب اس کے مختلف اجزا میں ترتیب و اتحاد ہو) زندگی کہیں اور اسی صورت کو دوسری حالت میں (عدم اتحاد اجزا کی بنا پر) بلا لحاظ تقدیم و تاخیر زمانی موت کہیں - مگر افسوس کہ شعر میں لفظ "اہی" اس مطلب کے منافی ہے - اس کے ہوتے بہی مقصود ہو سکتا ہے کہ زندگی نام ہے عناصر میں ظہور ترتیب کا اور موت نام ہے انہی اجزا کے (بعد ظہور ترتیب) پریشان ہونے کا - اور اسی طرح شعر میں کوئی تازگی یا عمق نہیں رہتا بلکہ ایک دقیانوسی مسئلہ حکمت نظم ہو گیا ہے - میرا عرض کردہ مطلب اس طرح واضح ہو سکتا تھا ؎

زندگی کیا ہے ؟ عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے ؟ کسی جز کا بھی پریشان ہونا

بات یہ ہے کہ میری طرح اور دیگر حضرات کی طرح چکبست نے بھی پڑھا ہوگا کہ

(زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اس کی مختلف سرگرمیوں اور رجحانات میں ترتیب پیدا کی جائے)

اس کو انھوں نے اس طرح بہت خوبی سے نظم کر دیا - ع

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب

اب دوسرے مصرع کی تلاش ہوئی - پہلے مصرع میں زندگی نے موت کی طرف خیال کو رجوع کیا - اور ظہور ترتیب نے انتشار یا پریشان ہونے کی طرف اور دوسرا مصرع یوں معرض وجود میں آیا - ع

موت کیا ہے انہی اجزا کا پریشاں ہونا -

موجودہ صورت میں زندگی کے اس بلند تصور کے مقابلہ میں جو پہلے مصرع میں نظم ہے - دوسرا مصرع بالکل

قابل دید علمی ادبی اور تاریخی کتابین

خواتین انگورہ! ترکان احرار نے، ان غیور و خود دار انسانون نے، ذلت کی زندگی سے عزت کی موت کو ترجیح دینے والون نے، محکوم و مظلوم قومون کے لئے شمع راہ بننے والون نے، ایشیا کو یورپ کے استبداد سے نکلنے کا راستہ بتلانے والون نے، بسالت و شجاعت کے ہیرون نے، یورپ کی سیاست اور ڈپلومیسی کو تار تار کر دینے والون نے مایوس ہونیوالون نے خدا پر کامل بھروسہ رکھنے والون نے، مٹھی بھر فدا کاران ملک و ملت نے اپنی ہستی و زندگی کا جو ثبوت دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس سے دنیا دنگ اور مغرور یورپ غرق حیرت ہے۔ وہ اپنی قوت، و مادیت کے نشہ مین سرشار تھا۔ معاہدہ سیورے کو نوشتۂ تقدیر گردانے ہوئے تھا ظلم کو قانون بنائے ہوئے تھا اسے اپنی مکاریون پر ناز تھا۔ اپنی کیادیدان پر گھمنڈ تھا اگر حقانیت و صداقت کی صدائے خاموش تھی ان کیدی متین (بیشک میرا کید متین ہے) آخر کار باطل کے منصوبے دھرے رہگئے اور حق باشوکت و شان جلوہ گستر ہو گیا۔ مضطرب دلون کو سکون پرنم آنکھون کو نور حاصل ہوا۔ شپرہ چشمی کی چکا چوند تماشا بنگئی۔ خدا کا یہ فضل و انعام ترکون کو جس فدائیت و حسن خدمت پر ملا ہے۔ آن کی عورتین بھی اس مین برابر کی شریک ہین بلکہ انکی نسوانی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوے حرب و ضرب کی سختیون مین، بقائے ملک و ملت کی سرگرمیون مین برابر کی شرکت انھین شریک غالب بناتی ہے۔ مگر ان کی اس فطری نزاکت نے مردون کے کارنامون کے سامنے انکے مردانہ کارنامون کو دنیا کی نظرون سے بہت کچھ پوشیدہ رکھا ہے تاہم جو کچھ منظر عام ہوئے ہم ہندوستانی ان کی تفصیل سے بھی بہت کم واقف ہین۔ ہمین چاہیے کہ تذکرۂ خواتین انگورہ کی اشاعت سے فائدہ اٹھائین۔ انکے کارنامون کو دیکھین۔ اُن سے سبق لین قیمت حصہ اول ۱۲ قسم دوم ۱۲

سیاحت زمین! ۵۰ دن کی قلیل مدت مین دنیا بھر کا دلچسپ سفرنامہ ہر مقام کے حالات، ہر ایک قوم کے رسم و رواج، اور انکے مذاہب۔ تمام عالم کا جغرافیہ سفر کی مشکلات، مسافر کا استقلال اور اُسکی ہمت و جرات نہایت دلچسپ پیرایہ مین یہ باتین بیان کی گئی ہین۔ قیمت عہ

بیگمات بنگال! مرشد آباد بنگال کی بیگمون کا ایک مستند سبق آموز مختصر تذکرہ ہندوستان مین جب اسلامی حکومت کا زوال کمال پر تھا اور خانہ جنگیون کا سارے ملک پر دور دورہ تھا۔ انگریزی تاجر حکمرانی کے بیوپار مین سرگرم تھے یہ اسوقت کا ایک تاریخی قابل یادگار ورق ہے قیمت ۱۲

مینائے سخن! امیر مینائی مرحوم کا وہ کلام جس سے انکے مروجہ دواوین خالی ہین۔ اور جس سے بہت کم لوگ واقف تھے حضرت ثاقب کبرآبادی (مرتب خطوط امیر مینائی) کے مقدمہ اور جناب محوی کے دیباچہ سے آراستہ کرکے ایک دلچسپ خاتمہ کیساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۲ بیجلد عہ

حزن اختر! آخری تاجدار اودھ واجد علیشاہ نے اپنے مصائب و حالات زندان فرنگ قید خانہ مین بیٹھکے لکھے تھے زمانہ کی نظرون سے پوشیدہ تھے اور کوئی جانتا بھی نہ تھا کہ اس عیش پسند بادشاہ نے اپنی داستان غم بسیر قلم کی ہے۔ اب مولانا شرر کے پر از معلومات مقدمہ کیساتھ شائع کر دی گئی ہے۔ قیمت مجلد عہ غیر مجلد ۸

اسلام کا اثر یورپ پر! آج یورپ اہل اسلام کے ساتھ جو سلوک با عناد کر رہا ہے اس سے دنیا واقف ہے۔ مسلمانون نے جو سلوک یورپ کے ساتھ کیا ہے اسکا مجمل خاکہ اس کتاب مین پیش کیا گیا ہے اور یورپین اہل قلم کے بیانات سے سب کچھ ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت مجلد ۱۲ بیجلد ۱۲

مکاتیب اکبر! لسان العصر اکبر الہ آبادی کے ڈھائی سو خطوط کا مجموعہ مرحوم کی نثر بھی نظم کی طرح نہایت دلچسپ معنے خیز اور پر لطف ہوا کرتی ہے۔ خواجہ حسن نظامی کی یہ رائے بالکل صحیح ہے کہ "اکبر کا ہر ایک خط اُن کی ایک ایک نظم کا ہم پلہ ہے" ایک دلچسپ مقدمہ کے ساتھ قیمت مجلد عہ بیجلد عہ

یا فردِ عمل تمام جلجانے دے — یا صورتِ حال کو بدلجانے دے
یا کچھ بھی نکر سکے تو اے میرے خدا — اپنی حدِ ملک سے نکلجانے دے

ہم راہ سے اپنی نہیں ٹلنے والے — نقرے نہیں واعظوں کے چلنے والے
ہم تابع حکم کاتب قسمت ہیں — یہ کون ہیں قسمتیں بدلنے والے

یہ حکم ہے بندگی کی معراج نہیں — کچھ اور ہے طاعتوں کی سرتاج نہیں
رو رو کے دعا خدا سے کرنے والے — فطرت ترے مشوروں کی محتاج نہیں

کیوں اہلِ گنہ میں دل نہ شامل ہوجائے — کیوں سوئے گناہ دل نہ مایل ہوجائے
ایسا تقوی بھی کوئی تقوی ہے بھلا — اک جام شراب سے جو زایل ہوجائے

بھرتا ہوں گلوں سے اپنا دامن اکبار — پیتا ہوں شراب کے پیالے دوچار
اسوقت بہار ہے مگر اے آسی — ممکن ہے کہ پھر نہ آئے دنیا میں بہار

تقدیر خراب تھی تو تدبیر نہ کی — تخریب کے ساتھ فکرِ تعمیر نہ کی
کچھ ویسے بھی زندگی تھی بیکار سی چیز — کچھ ہم نے بھی زندگی کی توقیر نہ کی

اے بسترِ خاک فرشِ مخمل بنجا — اے اڑتے ہوئے غبار بادل بنجا
رکھتے ہیں غریب قصدِ مے نوشی کا — اے شاخِ خزاں رسیدہ کونپل بنجا

دنیا سے ڈرے نہ فکرِ انجام کرے — جو کام ہوا نہیں ہے وہ کام کرے
جنت تو کجا جو آج گاہک ہو کوئی — واعظ فوراً خدا کا نیلام کرے

مطلق نہ نگاہ نیک و بد پر ڈالو — نفع و نقصان کبھی نہ دیکھو بھالو
ایک ایک کو روز ذبح کرتے جاؤ — اے قوم کی بکریاں چرانے والو

ناواقفِ عالمِ تاسف تھا میں — احباب میں اپنے بے تکلف تھا میں
زندانِ بلا میں کیوں کیا مجھکو اسیر — دنیا نہ عزیز تھی نہ یوسف تھا میں

بتلائے خاک ارسیدہ ہمکو — دکھلائے سبزۂ دمیدہ ہمکو
ملتے ہیں بہت خدا رسیدہ لیکن — ملتا نہیں کوئی خود رسیدہ ہمکو

(آسی)

وضع اصطلاحات علمیہ

(از جناب مولوی محمد ابوالبقا صاحب - انٹرمیڈیٹ کالج جالنی)

اُردو کی ہمہ گیری - انسانی تہذیب و تمدن کا دورِ اولیں اتبک بابل نینوا کی جانب منسوب کیا جاتا تھا - جنکے تودۂ خاک پر میڈیا کی سلطنت اور بعد ازان ایران کی شہنشاہی قائم ہوئی - دوسری جانب فراعنۂ مصر اور عارب کی سلطنتیں قائم ہوئین - فنیقیا کے لوگ ماہی گیر تھے اور ادنیٰ درجہ کی تجارت میں لگے ہوئے تھے - کتابون کی ورق گردانی کرنیوالے نہیں بلکہ کھنڈرات میں ریزے ریزے پر نگاہ ڈالنے والے اور اُنھیں کھود کر مٹی سے نکالکر بوسیدہ ہڈیون کو جلانے والے اب یہ پتہ دیتے ہیں کہ بابل و نینوا سے بھی پیشتر ایلام اور عقاد کی ریاستیں تھیں آشوری زبان اپنا ایک علیحدہ پرچم پھیلائے ہوئے تھی لیکن اسقدر ما قبل تاریخی زمانے پر غور کرنے سے مسئلہ زبان کے سلجھنے میں گتھیاں پڑتی جائینگی - اسلئے ہمکو مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ نسلون کی عام تقسیم جسطرح سے کی گئی ہو اُسی لحاظ سے زبان کو لیا جائے - دنیا مین تین نسلین ہیں کہ جو ایک امتیاز خاص رکھتی ہیں یعنے آریانی یا ایرین - تورانی یا تورینین - سامی یا سیمیا طبقی جسے انگریزی میں سیمیٹک کہتے ہیں - ایرانی زبان کی تحت میں سنسکرت - فارسی - فرانسیسی - لاطینی - یونانی قدیم زبانین ہیں جنکی تبدیل شدہ صورت میں اب فرانسیسی - انگریزی - جرمنی - برج بھاشا بنگالی وغیرہ ہیں - تورانی یا تورانین کی تحت میں - چینی - تاتاری منگولی اور ترکی زبانین آتی ہیں سامی یا سیمیا طبقی کی اولاد ہیں اسیطرح سے عربی حبشی - عبرانی - نبطی - تدمری - آرامی - کلدانی - سریانی وغیرہ وغیرہ ہین - نسلون اور قومون کے وصل امتزاج سے نئی قومیں اور نئی زبانیں پیدا ہوئی ہیں اور اسطرح مرورِ دہر کے ساتھ مختلف زبانین شہود پزیر ہوتی رہیں - آریہ ورت کی الہامی زبان سنسکرت ہے یہودیون کی مقدس زبان عبرانی رومتہ الکبریٰ کی لاطینی مجوسیت یا فارس کی ژند مصر کی زبانین قبطی ہین - بابل نینوا شام اور فنیقیا کی زبانین سریانی کلدانی آشوری - فنیقی ہین مگر جسطرح سے موسم اور فصول متبدل ہوتے ہیں اسیطرح زمانے کے حالات متغیر ہوتے رہتے ہیں ایک زبان ایک وقت تک اپنا دور دورا دکھاتی ہے - اور اُسکے بعد جو اولاد شہود پزیر ہوتی ہے وہ اپنے خد وخال مین اپنے اسلاف سے بالکل ہی میل نہیں کھاتی - دری - پہلوی کی جگہ پر اسی مرز بوم میں اب فارسی جدید سننے میں آتی ہے - لیکن وہ اسقدر اس سے مختلف ہے کہ ایک دوسری چیز معلوم ہوتی ہے - اسی طرح سرزمین ہند مین ایک زمانہ تھا کہ سنسکرت برابر رہی تھی - شاکیا منی - گوتم بدھ کی تعلیمات نے ایک مدت کے لئے سنسکرت کو اُسکی جگہ سے ہٹا دیا اور پالی نے بجائے اُسکے قبضہ جمایا - شنکراچارج نے بدھ مت کو ہمیشہ کے لئے جلاوطن کر دیا اور اسطرح برج بھاشا نے پالی اور سنسکرت کے ممزوج ہونے سے جنم لیا - مسلمانون کے مختلف اکناف سے پیلیے حملہ کرنے اور جاگزین ہونے کے باعث ایک نئی صورت پیدا ہوئی - سب سے عجیب وغریب بات یہ تھی کہ شاہی محلات کی زبان کچھ اور ہی تھی عام خلقت کی بولی اُس سے بالکل جدا تھی لیکن لشکرگاہ یعنی اُردو مین جو چیز بولی جاتی تھی وہ ان سبھون کی آمیزش کا ایک معجون مرکب تھی - اسطرح ہمکو یہ امر پیشِ نگاہ ہونا ہے کہ جو نئی زبان پیدا ہوئی اُسنے ایک طرف تو سامی یا سیمیا طبقی کو اپنے سر چڑھایا - ایرانی یا ایرین زبانون کے کلیجے سے جا لگی اور تورانی زبان کے دامن کو بھی اُسنے ہاتھ سے جانے نہ دیا - توضیح اس کنایہ کی یون ہے کہ اِس مین اصل مادہ زبان تو ایرانی الاصل ہے اور غلبہ عربی الاصل الفاظ و سائیر قصص تاریخ و روایات مذہبی کا ہے جنکے ساتھ ساتھ ترکی رسم و رواج طرز

بود و باش اور آئین و قوانین کے حالات بھی پائے جاتے ہیں اسطرح
دنیا کی جتنی آوازین ہیں اُن سب کی سمائی اُردو مین ہے۔ مثل
ایرانی اصل زبان کی بعض شاخون کے ایسا نہین ہے کہ ف۔ ذ
ز۔ وغیرہ کی آوازین نہ پائی جاتی ہون۔ اسی طرح نون غنہ ہاے
مخلوط اور ٹ۔ ڈ۔ ڑ۔ پ۔ ح۔ ژ۔ گ کی آوازین جو بعض ایرانی الاصل
اور بعض شامی الاصل السنہ ہیں اُسمین پائی جاتی ہین اسمین موجود ہین
خاک پاک ہند مین اُردو نے جنم لیا اور اسطرح آریہ ورت کے تمام علم الادبا
اور قصص پارینہ کی روایتین اُسکی گھٹی مین پڑی ہوئی ہین۔ وہ سرزمین
ہند باغ راغ جنگل پہاڑ ندی نالے۔ جڑی بوٹی۔ غرضیکہ مشاہدہ عالم
کے تمام جلوہ زار اسکے سامنے کسی طرح کا بھی خیال ہو اسکے ذریعہ سے
ادا ہو سکتا ہے۔ مسلمان جنھون نے ایک تیرہ و تار دنیا کو اپنی روشنی
سے منور کیا اسکے اصلی پرستار ہین۔ شرع اسلامی کی یمن و برکت
سے عبرانی۔ یونانی۔ سریانی یعنی وہ زبانین جنھین الہامی ہونے کا
دعوےٰ ہے خود بخود اسکے اسلاف مین شامل ہو گئین۔ ژند و اُستا
کے نورانی شعلے بالکل افسردہ ہو گئے ہیں لیکن کرید کرید کر اُنھین بعض
نیک نفسون نے زندہ کیا ہے اور اسطرح اُمید کی جاتی ہے کہ ایک
نئی شان سے اُنکی نورانیت جلوہ فگن ہوگی۔ فارسی جسکو حقیقتاً اُردو
کے آبائی یا امہاتی سلسلہ مین واسطۂ قرب حاصل ہے اِن تمام پُرنور اجسام
کو اپنی گود مین لئے ہوئے ہے اور اُردو ان سے ہمکنار ہے۔

انگریزی قوم تاجرانہ حیثیت سے اس ملک میں داخل
ہوئی مگر اپنی پُرفطن زور آوری کے باعث حکمرانہ غلبہ اسنے حاصل
کیا اور اسطرح انگریزی زبان کو وہ جبروت و سطوت اور حکمرانی
حاصل ہوئی جو شاید ہی کسی زبان کو حاصل ہوئی ہو۔ انگریزی کے
ذریعہ سے لاطینی یونانی قدیم رومانی اور تمام یورپین زبانون کے ذخیرہ
کا خلاصہ اُردو مین آ گیا۔ اسطرح دنیا کی تمام زبانون مین جو کچھ ہے
اُسکی کسی نہ کسی صورت مین اُردو کے دامن مین سمائی ہے۔

لسانی تغیرات

کیفیات تغیر آب و ہوا۔ جسطرح ایک ملک مین دریا۔ جھیل۔
پہاڑ ریتیلے میدان جنگل وغیرہ پائے جاتے ہین۔ جنھین اُسکی صور طبعی
سے موسوم کیا جاتا ہے اُسیطرح اُس ملک کی قومون کو اُسکی صور حالیہ
سمجھنا چاہیئے اُنکی زبان اُنکی بود و باش اُنکا طریقہ معاشرت یعنی لباس
غذا وغیرہ کی کیفیتین ان صور حالیہ کے مختلف خد و خال ہین مرز بوم
ہند مین سندھی۔ گجراتی۔ مرہٹی۔ مدراسی۔ بنگالی وغیرہ وغیرہ مختلف
صوبون کی رہنے والی آبادیان ہین جو حیثیات مختلف ایک شان
امتیاز رکھتی ہین اور اسی طرح اُنکی زبانین بھی ایک جداگانہ حیثیت
رکھتی ہین۔ اسطرح اس ملک میں بہتری زبانین جنکو مرہٹی۔ سندھی
اوڑیا۔ ٹامل۔ ٹیلیگو۔ بنگالی اور برمی کہا جاتا ہے۔ اس ملک مین سننے
مین آتی ہین۔ گویا ہر زبان اپنے وصل و فصل کو ایک تھوڑے سے
غور کے بعد بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ یہ تغیرات لسانی جو کچھ بھی ہین صور طبعی
اور اختلاف مرز بوم کا بہت کچھ نتیجہ ہین۔ اُس کے بیان کرنے کی ضرورت
نہین کہ آب و ہوا کے زیر اثر ہر ملک کی بولی مین بھی نرمی اور
کرختگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس مسئلہ کو مانی البحث بنانے مین اندیشہ
طول ہے۔ اسلئے اس مقام پر اسی اشارہ پر اکتفا کی جاتی ہے

امتزاج اقوام

جب مختلف قومین مختلف سمتون سے آکر کسی مقام پر ملتی
ہین تو لازماً ایک دوسرے کی لفظین سیکھ لیتی ہین۔ اور کچھ نہ کچھ اپنا
کر لیتی ہین۔ اس امتزاج کے طریقے مختلف ہین کبھی کبھی تاجرانہ حیثیت
سے لین دین کے لئے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہین اس خرید و فروخت
مین ایک دوسرے کے الفاظ لے جاتے ہین۔ کبھی کبھی مذہبی مناد پہونچکر
اپنے شرع و آئین کی تعلیم و تلقین کرتے ہین اور اسطرح ایک نظام تمدن کا

جدید دَور شروع ہو جاتا ہے اور اُسکے ساتھ ہی زبان مین ایک فرق عظیم ہو جاتا ہے۔ ایک قوم فاتحانہ حیثیت سے ملک مین داخل ہوتی ہے اور اُسکی زبان حکمرانون کی زبان ہونے کی وجہ سے اپنا اقتدار شکوہ تھرمانی قہراً قائم کرتی ہے اسطرح اس زبان کا غلبہ ہوتا ہے اگر اُس قوم کی زبان اور یا مذہب مین دوسرون کو اپنے مین جذب کر لینے کی قوت ہو تو اکثر وہان کی زبان بھی قریب قریب فنا ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر دو ایسی زبانون کو لیجئے جنکو شہنشاہانہ اقتدار حاصل تھا یعنے ایران کی فارسی اور فراعنۂ مصر کی قبطی۔

ایرانیون نے جب یونان پر غلبہ حاصل کیا تھا تو بعض حوالین کو سپرد آتش کر دیا تھا۔ انتقام گیری کی آتش جوالہ اسکندر مقدونی جسے غلطی سے اسکندر رومی کہا جاتا ہے کے سینہ میں مشتعل تھی۔ اُسنے ایران فتح کرنیکے بعد جہان جہان آتش خانے گرم پائے اُنھین جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ صدہا سیل تک سوائے آگ کے کوئی چیز دکھائی نہ دیتی تھی اور ایران قدیم کی زبان کا سارا خزانہ جو زردشتی تعلیمات سے مالامال تھا بالکل برباد ہو گیا اور اسطرح فارسی کا خزانہ علی صفر کے درجے تک پہونچگیا۔ انتہا یہ ہے کہ زبان کا افلاس اس درجہ تک پہونچا کہ معمولی بول چال کی فارسی الاصل لفظین بھی مفقود ہو گئیں۔ ذیل کی مثالین کافی ہونگی۔

فارسی	عربی	فارسی	عربی
کسے	تشخص	رہبری	مشائی
نوشدہ	حادث	برہن فرہنگ	الٰہیات
فروزہ	صفت	مایہ	ہیولیٰ
پرنوی	اشراقی	پیکر	صورت
بالستہ ہستی	واجب الوجود	پازتادی	جزوی
نشالستہ ہستی	ممکن الوجود	ادچیز	ہویت
جرخشہ	دور	چہار امیزہ	اخلاط اربعہ

فارسی	عربی	فارسی	عربی
زنجیر	تسلسل	بازگیر	اعتراض
جداشناس	فصل	کہور	علت
رہبر	دلیل	اشکیوہ	مرکب
ہادی	کلی	کاموس	بسیط

اسیطرح فراعنۂ مصر کی قبطی زبان کی کیفیت ہے رومیون نے جب غلبہ حاصل کیا تو جا بجا جو کچھ اُنھین ہاتھ آیا لوٹ کھسوٹ کر لیگئے یا جلا کر اکر عارتون کو اُنھون نے خاک و برباد کر دیا۔ اسطرح دستبرد زمانہ سے مٹ مٹا کر قبطی زبان اور اُسکی ہمسفر قبطی دنیا سے گویا ناپید ہو گئی۔ عربون نے جب ان ملکون کو فتح کیا تو یہ زبانین جانکنی کے عالم میں تھین۔ عربون نے اُن مین ایک نئی روح پھونکی۔ قبطی مین آثار حیات کم رہ گئے تھے اور اُسمین استفدر تغلب ماہیت ہوا کہ خود عربی ہو کر رہ گئی فارسی زندہ تھی اور زندہ رہی۔ لیکن ایک نئے قالب مین آکر شہود پزیر ہوئی۔ عربی الفاظ اسقدر غالب ہوئے کہ دو ثلث سے زائد عربی اور ایک ثلث سے کچھ کم فارسی الفاظ رہ گئے۔ تاجرانہ اور فاتحانہ حیثیتون کے علاوہ ایک تیسرا تغیر معاشرتی اثرات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جب دو مختلف عادات کی پابند مختلف رسم و رواج میں مقید مختلف شرع و آئین کو ماننے والی قومیں ایک جگہ بود و باش رکھتی ہین تو لازمی طریقہ سے ایک دوسرے کے الفاظ کو حاصل کر لیتی ہیں کبھی کبھی لفظین بالکل تغیر پزیر ہو جاتی ہین۔ ایک بین مثال اور روشن دلیل پارسیون کی ہے۔ اُنھون نے ہندوستان مین آکر اپنی زبان کو قریب قریب بھلا دیا ہے عام طور پر اپنے مذہب اور قومی افسانون سے ایک سرد مہری برتتے ہین۔ اسلئے کہ مادیت کا زہر اُنکو داثران مین سرایت کر گیا ہے۔ مجھے معمولی تعلیم یافتہ پارسیون سے گفتگو کا موقعہ ملا ہے اور بہ تکلیف وہ حال منکشف ہوا کہ وہ اپنے اسلاف کے مفصل کارنامون کا تذکرہ ہی کیا جائے اُنکے معمولی حالات سے بھی

نابلد ہین انتہا یہ ہے کہ اُنکے نام بھی اپنی اصلی حالت پر نہین رہ گئے
ان چند مثالون سے اندازہ ہو سکتا ہے۔

فرامجی۔ دراصل فرامرز جی کی بگڑی ہوئی صورت ہے اسیطرح
منچرجی (منوچہرجی) نوروجی (نوروزجی) شاپورجی (شاہ پورجی)
بیمنون اور جوجون کے نام بھی اسیطرح قیاس کئے جا سکتے ہین یہ
تغیر درحقیقت نتیجہ معاشرت کا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دو قومین جو
رکھ زندگی مین بالکل ہم قدم ہین غالب و مغلوب ہو جاتی ہین یہ
نتیجہ قوت ارادی کے فرق کا ہے۔ اُسکی روشن دلیل ہماری اُردو زبان
مین پائی جاتی ہے۔ قبل اسکے کہ مثالین پیش کی جائین مناسب معلوم
ہوتا ہے کہ ان تغیرات کا ذکر کر دیا جائے جو زبان مین پیش آتے
ہین۔

۱۔ اکثر الفاظ کا تلفظ بدل جاتا ہے کبھی کبھی یہ تلفظ اسقدر
متغیر ہوتا ہے کہ اصل لفظ کا پتہ نہیں چلتا۔ مثالین لیجیے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ جبرالٹر
حقیقت جبرالطارق ہے اسیطرح کیسے خیال ہو سکتا ہے کہ انگریزی لفظ Assassin
دراصل عربی لفظ حشیشین کی مسخ شدہ صورت ہے۔ یا سراسین Saracens دراصل سارقین ہے۔

۲۔ اکثر پرانے الفاظ متروک ہو جاتے ہین جیسے ٹُک وغیرہ

۳۔ اکثر الفاظ کے معنی مین فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً
ہم المانک جنتری کے مفہوم میں بولتے ہین۔ لیکن یہ کبھی نہین
خیال پیدا ہوتا کہ یہ عربی لفظ المناخ ہے جسکے معنے آب و ہوا کے
ہین۔

۴۔ نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں یا کسی غیر زبان سے
عاریتاً لئے جاتے ہین۔ جیسے صحافت۔ مدبر وغیرہ ہین کہ ایک نئے
مفہوم کے لئے وضع کیئے گئے ہین۔ یا لیمپ۔ لالٹین۔ کرکٹ
وغیرہ کہ یہ عاریتاً لیے گئے ہین

۵۔ پرانے محاورات متروک ہو جاتے ہین۔

۶۔ نئے محاورات پیدا ہو جاتے ہین۔ اسکی توضیح ایک
معمولی مثال سے یون سمجھیے کہ ایک مرتبہ مین ایک ہندوستانی سے
ملنے کے لئے گیا۔ جو ایسے درجہ پر فائز تھے کہ ابتک انگریزون کے
لیئے مخصوص رہا ہے۔ بیرے نے مجھسے کہا کہ صاحب پلنگ میں ہے
میرے چہرہ پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔ بیرا سمجھ گیا اور اُسنے کہا
کہ ہندوستانی آرام فرماتے ہین اور صاحب لوگ پلنگ مین ہوتے
ہین۔ اسکے کہنے کی ضرورت نہین کہ دراصل یہ انگریزی محاورے
In bed کا لفظی ترجمہ ہے۔ اگر یہ تمام تغیرات
یک وقت بلا امتیاز کسی زبان مین ہوتے جاتے ہین یعنے اسطرح کہ
وہ قوم جو زبان کو بولتی ہے بالکل اسکے تحفظ سے غافل ہو یا اپنی قوت
ارادی کے ضعف و اضمحلال کی وجہ سے اپنی زبان کی نگہداشت نہ کر سکے
تو اسے اس زبان کی موت کا درجہ سمجھو محض اشارتاً مین نے کچھ امور ذکر
کر دئے ہین اگر ان اُصول کو اُردو کی حالت پر منطبق کیا جائے تو ان اسباب
تغیرات کی توضیح یون سمجھو۔

(۱) طرز تمدن مین ایک تغیر ہو رہا ہے زندگی کے
مصرف کی چیزین بدل رہی ہین تبدیلی باشندون کی جسگہ
لینے کے لئے اب نئے دور سے چلے ہوئے مسافر بغرض توطن آرہے
ہین۔ کسی نے کہا ہے کہ ؎

صابون نے طریقہ غازہ اُٹھا دیا ٹمٹون نے گھنڈیون کا جنازہ اُٹھا دیا

ایک غازہ اور تکمہ گھنڈیون کو کیا کہا جائے اس قبیل کے بلا مبالغہ
صدہا الفاظ ہین کہ اب پہلے اور چلے۔ ادبجم۔ سجاجم۔ چاندنی۔
تکیہ۔ تکا۔ گاؤ تکیہ۔ فرش سنگ۔ فرش میز فرش زیر پایہ اور
کتنے لفظین ہین کہ انکی جگہ اب میز کرسی آرام کرسی وغیرہ رہے
ہین۔ حقہ۔ چلم۔ نیچہ۔ ٹکے۔ پیچوان۔ سرپوش۔ چمبر
سوہنال۔ ضامن۔ قلفی۔ جلیبی۔ نے۔ گُلّا۔ اور انکی نئی نوع
کی جانشینی کی دعویدار سگار۔ سگرٹ۔ بیڑی وغیرہ نظر آرہے
ہین۔ حقہ نیچہ کی قسمین اب خال خال لوگون کو معلوم ہین۔ جوگانی
عظیم اللہ خانی دامن دار وغیرہ یہ وہ لفظین ہین جو اب چل بسینا

اسی طرح دستکاری کی مثالین بین جنکا ذکر ہی کیا کیا جائے۔ بدری
زربلند۔ مینا کاری۔ بچی کاری۔ سادہ کاری۔ گنگا جمنی۔ کتنے
ہین جو انکو سمجھ سکینگے۔ اسی طرح شال دو شلے کی ذیل مین الوان
پشمینہ۔ کارچوبی۔ پرمتن۔ ترنج۔ حاشیہ۔ اور انکے امثال
ہین کہ جو بعض فنا ہو گئے ہین اور کچھ تھوڑے دنون کے لئے
مہمان نظر آتے ہین۔ لباس مین ایک فرق عظیم پیدا ہو گیا ہے
بنارس اور لکھنؤ کی صنعتین قریب المرگ ہین۔ کمخواب۔ زربفت
بافتہ۔ امرو۔ مشروع۔ گلبدن۔ سنگی۔ جوزی وغیرہ
بہت کچھ عدم آباد پہونچے اور کچھ سخت جان کنی کے عالم مین
ہین اسیطرح سے زردوزی اور چکن کی صنعتون کو خیال کر لیجیے
کتنے ہین۔ جو بیچی۔ مرا۔ یا پھندے کے مفہوم سے واقف ہین۔
سلمہ ستارہ۔ گوکھرو۔ بنت۔ کناری۔ بادلہ۔ اور ایسی
ہی صدہا لفظین ہین جو کچھ اجنبی سی نظر آتی ہین۔ اور آرائش
جسم کے متعلق یا انکے اسباب کے متعلق الفاظ مثلاً مجمر۔ معجز
گلگونہ۔ غازہ اور اسی طرح سے ایک پورا دستہ لفظون کا ہے
جو اب ہمسے رخصت ہو چکا۔ طرز تمدن کے تغیر کے علاوہ
عدالتون کی حاضری دینے والے اپنے ساتھ ساتھ زبان مین
تغیر پیدا کر رہے ہین۔ اپیل۔ ڈگری۔ ڈسمس ایکٹ
یہ وہ الفاظ ہیں جو اب زبان مین داخل ہو گئے ہین اور انکے
عربی الاصل مرادفات مرافعہ وغیرہ اجنبی نظر آتے ہین۔ انگریزی
چونکہ حکومت کی زبان ہے اس واسطے اسکی قہرمانی اور سطوت
سے کیسے انکار ہو سکتا ہے لیکن زبان مین ایک دوسرا تغیر ہے
جو بہت ہی سرعت مگر خاموشی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور یہ ایک
ایسی چیز ہے کہ اس سے زبان کے موجودہ خدوخال مین اسقدر
تغیر عظیم پیدا ہوگا کہ یہ زبان دوسری زبان ہو جائیگی ہیں اس
سلسلے مین بہت زیادہ وضاحت نہین کرنا چاہتا جیسا کہ پورے

مضمون کی کیفیت رہی ہے یہان بھی اسی ایجاز و اختصار سے کام
لینا چاہتا ہون۔ میری مراد زبان کے اُس تغیر سے ہے جو قضیہ
اُردو ہندی کی صورت مین رونما ہو رہا ہے۔ یہ امر روز روشن
کی طرح سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے برادران وطن مین ایک طرح
کا نشاۃ ثانیہ کا دور پیدا ہو چلا ہے۔ اپنے قدیم تمدن اور رسم و رواج
طرز معاشرت اکل و شرب اور لباس غرضکہ ہر چیز کی احیاء کا
خیال اُنھین پیدا ہوا ہے نفسیات کے جاننے والے اجتماعی ذہنیت
کے اس اُصول کو اچھی طرح سمجھتے ہین کہ ایک گروہ عظیم جس چیز کو
اختیار کرتا ہے قلیل التعداد جماعت اضطراراً اُسمین مبتلا
ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ اپنی قوت ارادی کو کام نہ لائے۔
لباس وغیرہ سے قطع نظر کر کے مین اسوقت صرف مسئلۂ
لسان کو لے لیتا ہون اور دکھانا چاہتا ہون کہ یہ تغیرات کن
کن صورتون سے پیدا ہو رہے ہین۔

(۱) دفاتر مین ناگری حروف کے جاری کرنیکی
کوشش کی جا رہی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ سیاسیات کی حد میں
آجاتا ہے۔ مین اُسپر بحث کرنے سے احتراز کرتا ہون۔

(۲) مدارس مین پہلے اُردو ہندی پڑھنا
لازمی قرار دیا گیا اور مبتدیون کے لیے جو کتابین داخل کی
گیئن اُنمین ایسے لفظ استعمال کیے گئے کہ فارسی اور ناگری دونون
حروف مین آسانی سے اُنھین لکھا جا سکے اسطرح سے بہت سی
ہندی الاصل لفظین جو داخل متروکات تھین اور در اصل
نامانوس تھین داخل زبان ہو گیئن۔

(۳) یہی تغیر زبان کی ایک ترقی یافتہ صورت
یہ ہے کہ رسلے اور جرائد فارسی حروف اور اُردو حروف مین
جاری ہین۔ مگر انتہائی کوشش اس امر کی جاتی ہے کہ
اِن مین ثقیل مغلق اور غیر مانوس بلکہ بالکل اجنبی سنسکرت

لفظیں استعمال کی جاتی ہیں شروع میں اسماء کو داخل کیا گیا بعد اُسکے اسماے صفت پھر افعال اور اب بجنسہ محاورات زبان قلم پر جاری ہو رہے ہیں ۔

(۴) فارسی یا عربی لفظوں کو تا امکان کم استعمال کیا جاتا ہے اور اگر وہ بباعث عادت زبان پر جاری بھی ہو جاتے ہیں تو ش ۔ ق ۔ ز وغیرہ کی آوازیں نہیں نکلتیں اسطرح الفاظ کی صورت مسخ ہو رہی ہے منظر اب بجز یہ ہے اور ایسے تغیرات میں جو شہود پزیر ہیں بظاہر یہ ایک ضعیف سی بات معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت زبان کی موت و حیات کا مسئلہ یہاں مضمر ہے ۔

(۵) قریب قریب ہر بڑے شہر میں ناٹک کھیلنے والی منڈلیاں قائم ہیں جو لازمی طریقہ سے تقیل اور اجنبی سنسکرت لفظیں استعمال کرتی ہیں ۔ ساتھ ہی یہ التزام بھی قائم ہے کہ وہ آوازیں جو سنسکرت ہیں نامانوس ہیں نہ بولنے میں آئیں اسطرح سے مذاق بدلنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔

(۶) تھیٹر کی بڑی بڑی کمپنیاں جب کسی قریب کے بڑے شہر میں آتی ہیں تو اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک ہی تماشا آٹھ آٹھ نو نو دس دس مرتبہ دکھایا جاتا ہے مگر منظر یہی کہ زبان بدلی ہوئی ہے میں تین مرتبہ شریک ہوا ہوں اور بافسوس کہنا پڑتا ہے کہ کھیل کی زبان میری سمجھ میں بالکل نہیں آئی ۔

(۷) اسی طرح چلتی پھرتی تصویروں کے تماشہ کا حال یعنی بعض کچھ ایسے تماشے ہیں کہ جو ہندوستان ہی میں بنائے گئے ہیں ۔ ان تماشوں میں بھی زبان انگریزی اور ہندی میں آتی ہے لیکن اُسکے ساتھ ہی ایک التزام یہ بھی ہے کہ ہندی کی لفظیں اپنی سنسکرت کی صورتوں میں لکھی جائیں ۔ مثلاً وانر بجائے بندر

(۸) تین چوتھائی سے زیادہ ہندو طلباء نے صوبجات کے ان حصوں میں اُردو پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور اپنی گفتگو میں بھی اُسکا لحاظ کرتے ہیں کہ الفاظ کی ادائیگی میں امور متذکرہ بالا کا لحاظ رکھا جائے ۔

(۹) اسکے علاوہ ایک کوشش بلیغ یہ بھی ہے کہ عام اور کثیر الاستعمال سہل المفہوم اصطلاحات کی جگہ عام طور پر نئی لفظیں لائی جائیں ۔ مثلاً چناؤ بجائے انتخاب ۔

(۱۰) اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ جن لوگوں نے اب مقررین کی تقریر سنی ہے وہ اُسے عام طور پر محسوس کرتے ہیں کہ بالارادہ عربی اور فارسی کی لفظیں ترک کی جائیں اور بجائے اُنکے ہندی کی لفظیں استعمال کی جائیں ۔

(۱۱) مدارس میں جو کتابیں کہ داخل نصاب ہیں وہ زیادہ تر ایسے شائع کنندوں کی جاری کی ہوئی ہیں جو غیر مسلمان ہیں ان کتابوں کی زبان بہ لحاظ محاورات ترکیب بندش شستگی وغیرہ کے اس درجہ گری ہوئی ہیں کہ اُنھیں اُردو کے سوا کچھ اور ہی کہنا مناسب ہوگا ۔ اکثر مقامات پر ایسا پایا گیا ہو کہ غیر مناسب الفاظ استعمال کیے گئے ہیں مثلاً اُمت محمدی کے بجائے جماعت محمدی میں نے ایک تاریخ کی کتاب میں پایا ۔ شرع اور آئین مصطلحات میں اور خاص مفہوم میں استعمال کیے جاتے ہیں اُنکی جگہ پر قانون قاعدہ مستعمل ہے ۔ محاورات کا ان کتابوں میں جس طرح خون کیا گیا ہے اُسے دیکھکر رونا آتا ہے جن بچوں نے درسی زبان میں یہ کتاب سیکھی ہو اور ایسی فضا میں پرورش پائی ہو اُن سے اصلاح اور درستگی زبان یا درستی زبان کو قائم رکھنے کی کیا اُمید کی جاسکتی ہے ۔

اس مسئلہ زبان کے سلسلہ میں مجھے ڈاکٹر گینند ناتھ چکرورتی کا ایک مضمون یاد آگیا جو اُنھوں نے ماڈرن ریویو میں اب سے تین چار سال ادھر لکھا تھا ۔ جامعۂ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے واپس ہوکر اپنے تاثرات کو ڈاکٹر صاحب نے حوالۂ قلم کیا تھا ۔ منجملہ اُن تمام اُمور کے

ایک ایسا خیال ڈاکٹر صاحب نے اپنی تحریر مین ظاہر کیا تھا جسے پڑھکر مجھے بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔ ڈاکٹر صاحب کالجون کے مختلف درجون مین تعلیمی حالت کے معائنہ کے لئے یہان پہونچے۔ یہان ذریعہ تدریس اُردو زبان تھی۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہین کہ جو زبان کہ بولی جاتی تھی اُسکے زیادہ الفاظ ایسے تھے جنکے فہم سے مین قاصر تھا۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے وقت اس بدیہی امر کو غالباً فراموش کر گئے کہ جو زبان استعمال کی جاتی تھی وہ علمی تھی اور لازمی طریقہ سے علمی اصطلاحات کو علی حالہ استعمال کرنا پڑتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اُن اصطلاحات کو سمجھتے یا نہ سمجھتے مگر طالبعلم یقیناً اُنسے مانوس تھے۔ اور اُنکے فہم و ادراک سے وہ زبان خارج نہ تھی۔ طبقات الارض علم نباتات علم البرق کی کتنی انگریزی لفظین ہین جو ایک ایسا بی ایچ۔ ڈی سمجھ سکتا ہے جسنے تاریخ یا سیاسیات مین کمال حاصل کیا ہے۔ ایک مدت تک ہل صاحب کا جغرافیہ داخل نصاب تھا اُسکا ترجمہ جسکی ایسی شُستہ و رفتہ اُردو زبان مین نے ماسوائے ادبیات درسی کتابون مین کم پائی۔ اُنھین ڈاکٹر صاحب کے نام سے شایع ہوا تھا۔ مگر اسوقت تک بجائے ڈاکٹر چکرورتی کے غالباً صاحب موصوف مسٹر جی۔ این چکرورتی تھے۔ اِس کتاب مین بہت سی ایسی لفظین ہین جو ایک عامی کے لئے عسیر الفہم ہین۔ مثلاً دحرد جہ۔ شلالہ۔ جندل وغیرہ وغیرہ حقیقت حال یہ ہے کہ علمی اصطلاحات ایک خاص نہج سے وضع کی جاتی ہین اور اُنسے مفہوم کو خاص موقع پر خاص طریقہ سے ادا کرتی ہین۔ اُنکے لئے لازمی نہین ہے کہ ہر شخص سمجھ سکے۔ واقفان حال جانتے ہین کہ قانون مین کتنے محاورات ہین جو اپنی ابتدائی لاطینی الاصل حالت پر قائم ہین۔ (باقی دارد)

کلام باز

کسدرجہ ناگوار ہے غم کی فضا مجھے — اے دردِ عشق کاش نہ رکھے خدا مجھے

دل کانپتا ہے یاد جب آتا ہے وہ سمان — حسرت سے بار بار ترا دیکھنا مجھے

بے خود ہوا ہون دیکھ کے رُوئے جمالِ دوست — اے تابِ ضبط تو بھی ذرا تھامنا مجھے

مین تو ترا خیال بھلاتا ہون بار بار — پھر بھی ترا خیال نہین بھولتا مجھے

عشقِ بتان مین ایسا رہا مجھکو انہماک — آئی کبھی نہ بھول کے یادِ خدا مجھے

برسون رہا ہون ایک فریبِ خیال مین
دشمن پہ باز دوست کا دھوکا ہوا مجھے

عدن میں ایک عظیم الشان تالاب کا انکشاف

جناب مولانا سید محفوظ الحق صاحب نیموی

تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور میں مورخین کی ایک ایسی جماعت موجود رہی ہے جس کے خیال میں عربون نے قبل از اسلام تہذیب و تمدن میں حیرت انگیز ترقی کی تھی، لیکن اُن کے پاس افسانون اور زبانی روایتون کے سوا اس کی کوئی بین اور قطعی دلیل موجود نہ تھی۔

گذشتہ ڈیڑھ صدی سے جب سے قدیم آثار کی تحقیق و تنقید کا دور شروع ہوا ہے، ہر ملک میں قدیم آثار کی تحقیق و تفتیش پر انفرادی اور اجتماعی کوششیں مبذول ہو رہی ہیں اور تاریخی دفینے زمین کے سینے سے نکالے جا رہے ہیں۔ تو پھر عرب کا جنوبی حصّہ (یمن) جس کے تہذیب و تمدن اور وسعت سلطنت کی عجیب و غریب داستانیں زمانہ قدیم سے چار دانگ عالم میں مشہور تھین بھلا تحقیق و تفتیش کی زد سے کیونکر محفوظ رہ سکتا تھا۔ چنانچہ مصائب راہ و موانع سفر کے باوجود ماہرین اثریات انفرادی اور جمعیتی شکل مین وہان پہنچے اور بہت کچھ دریافت کیا۔

اسی سلسلہ میں چند ماہ ہوئے کہ عربی جرائد میں کسی نے عدن کے ایک قدیم تالاب کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جو بہت کچھ تشنۂ تکمیل ہے، تاہم چونکہ اس سے قدیم عربون کی صنعتی اور ہندسی ترقی پر کافی روشنی پڑتی ہے اس لئے اِس مضمون کو مختصراً ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہون۔

عدن کا یہ خزان المیاہ (تالاب) زمانہ قبل از اسلام کی یادگار ہے۔ اہرام مصری کے سوا کوئی عمارت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی، اس تالاب کی صناعی و سنگتراشی اور طریق ہندسی و طرز تعمیر کو دیکھ کر واقف کاران علم ہندسہ کی آنکھون کے سامنے یہ حقیقت بالکل صاف نظر آنے لگتی ہے کہ اہل عرب، عہد اسلام سے ہزارون برس پیشتر تہذیب و تمدن مین حیرت انگیز حد تک ترقی کر چکے تھے۔ اور فراعنۂ مصر و اہل یونان و اہل روم کی طرح اہل عرب کے پاس بھی عجائب روزگار عمارات و ابنیہ ہیں کیونکہ یہ تالاب اپنی نوعیت، اپنی سطوت و جبروت اور افادہ و استحکام کے لحاظ سے دنیا میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا اور اس قابل ہے کہ اس کو دنیا کے عجائبات مین شمار کیا جائے۔

تالاب کی مختصر حالت یہ تالاب ایک پہاڑ پر واقع ہے اور بڑے

بڑے سولہ حوضوں کا مجموعہ ہے جس میں تقریباً تیس لین گیلن پانی جمع ہوتا ہے اور جو گرد و نواح کے تمام باشندوں اور مویشیوں کی ضروریات زندگی کے لئے کافی ہے۔ جو حوض کہ سب سے چھوٹا ہے اس کی گہرائی تقریباً دس میٹر سے کم نہیں ہے۔ لیکن اس وسعت و ضخامت اور نظام ہندی کے باوجود سب حوض پہاڑ میں حیرت انگیز طریقے سے پتھر کاٹ کاٹ کر بنائے گئے ہیں اب اسی سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ یہ تالاب کس قدر پر عظمت و باجبروت اور حیرت انگیز ہوگا۔

یہ تالاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ پہلا حصہ (بالائی) پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور سات حوضوں پر مشتمل ہے، مگر وہاں تک جانے کا راستہ سخت خطرناک و مخدوش اور بہت ناہموار ہے، اسلئے مضمون نگار کا بیان ہے کہ وہ اوپر جاکر اس کی سیر نہیں کر سکا۔

اور دوسرا حصہ (زیریں) پہاڑ کے نچلے حصے میں واقع ہے اور نو حوضوں کا مجموعہ ہے اور اُسے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

پہلے یعنی بالائی حصے کی ابتدا ایک حوض سے ہوتی ہے جو پہاڑ کی بلند چوٹی پر ہے پھر اس کے نیچے اس حصے کے باقی حوض یکے بادیگرے واقع ہیں اس حصے کے ساتویں حوض کی گہرائی ایک بہت گہرے گڑھے پر جاکر ختم ہوتی ہو رجو نچلے حوض کے برابر ہے) دوسرے حصے کے حوض بھی اسی طرح یکے بادیگرے پتھر کاٹ کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ سب سے آخری اور زیریں حوض سطح زمین کے برابر ہے۔

ان حوضوں کے پانی سے بھرنے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب پہاڑ پر۔ جس کا نام جبل شمسان ہے بارش ہوتی ہے تو پہاڑ کے اوپر کا کل پانی پہلے مگر علی الترتیب حصہ اول کے حوضوں میں گرتا ہے اور ان کے لبالب ہو جانے کے بعد فاضل پانی حصہ زیریں کے حوض میں گرنا شروع ہوتا ہے۔ ان دونوں حوضوں میں جو پانی جمع ہوتا ہے وہ تقریباً بیس لین گیلن سے زیادہ ہوتا ہے۔

مگر یہ مقدار اس پانی کے علاوہ ہے جو ایک چھوٹے سے نالے کے ذریعہ شہر عدن میں سے گزرتا ہوا سمندر میں جاکر گرتا ہے۔

اگر پہاڑوں پر موسلا دھار بارش صرف ایک گھنٹہ ہو تو پورا تالاب بھر جاتا ہے، مگر بدقسمتی سے عدن میں بارش کا کوئی وقت اور موسم مقرر نہیں دو دو چار چار برس کے بعد کہیں ایک آدھ مرتبہ ہلکی بارش ہو جاتی اور زور دن کی تو گویا شاذ و نادر۔ بہر کیف جب زور دن کی بارش ہوتی ہے اور پورا تالاب بھر جاتا ہے تو حکومت عدن فوراً اس کی حفاظت اور رکھ رکھاؤ کا انتظام کرتی ہے قاتل کرم دوائیں ڈالتی ہے اور جب پانی نتھر کر صاف شفاف ہو جاتا ہے تو اس کو نیلام کے ذریعے فروخت کر دیتی ہے جس سے حکومت کو تقریباً دو ہزار پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے۔ جو شخص ٹھیکہ لیتا ہے اس کو پبلک کے ہاتھ بیش قرار قیمتوں پر فروخت کرتا ہے اور کافی روپیہ سمیٹ لیتا ہے۔ لیکن جب سے جدید قسم کے کوئیں تعمیر ہوئے ہیں اس تالاب کی اہمیت بہت کم ہو گئی ہے۔

تالاب کی تاریخ اس تالاب کی صحیح تاریخ زمانہ جاہلیت کی تاریخ کی طرح مجہول و نامعلوم ہے اگر خوش قسمتی سے اس طرف کسی مشرقی مؤرخ نے توجہ بھی کی ہے تو [illegible] اور رجم بالغیب کی چار دیواری سے باہر نہیں

نکل سکا ممکن ہے اہل یورپ کی تصانیف سے اس موضوع پر قابل اعتماد مواد اور معلومات فراہم ہو سکیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تاہم ابتدائی معلومات کے طور پر اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اِس تالاب کی بنیاد تعمیر کی تاریخ زیادہ سے زیادہ بنو قحطان تک پہنچتی ہے۔ بنی قحطان کون تھے ؟ عرب کے قدیم باشندے جو جزیرہ نمائے عرب کے نصف جنوبی پر قابض تھے ۔ قوم عاد جس میں ہود (علیہ السلام) مبعوث ہوئے تھے اور جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے اسی خاندان کا ایک قبیلہ تھا ۔ حمیری اور تبائی وغیرہ عظیم الشان حکومتیں بھی اسی خاندان کی شاخیں تھیں ۔ خاندان قحطان کی حکومت یمن میں عہد مسیح سے دو ہزار برس پیشتر سے شروع ہوئی اور استحکام اور کرّوفر سے قائم رہی یہاں تک کہ اس پر ۵۲۵ء میں حبشیوں نے قبضہ کر لیا ۔ تقریباً سنہ ق م میں اسی خاندان کی ایک جماعت شمالی عرب سے جنوب میں آئی، اور ایک حکومت کی بنا ڈالی ۔ تاریخ میں یہ حکومت حمیری حکومت کے نام سے مشہور ہے ۔ یہ حکومت مدت دراز تک قائم رہی درمیان میں کچھ دنوں کے لئے مضمحل ہو گئی تھی، لیکن تھوڑے ہی دنوں کے بعد سنہ تمام میں دوبارہ قائم ہوئی اور ۵۲۵ء میں اہل حبش نے رومیوں کی امداد سے ہی حکومت پر قبضہ کیا تھا ۔

حمیری حکومت اپنے عہد شباب میں اعلیٰ ترین تہذیب و معاشرت اور تمدن کی مالک تھی، حمیری بادشاہوں کے دربار میں روم و ایران اور حبش تک کے اہل علم و فضلاء جمع رہتے تھے ۔ انہوں نے اپنے دور حکومت میں عظیم الشان محل اور قصر تعمیر کرائے، سڑکیں بنوائیں، زراعت کو رواج اور ترقی دی، باغ لگائے، اپنے لئے ایک خاص رسم الخط (حمیری) ایجاد کیا، پانی کی حفاظت اور طغیانی سے بچنے کے لئے متعدد بند باندھے نہریں نکالیں، علم ہندسہ و فن تعمیر میں فوقیت اور خاص شہرت حاصل کی اور ظن اغلب ہے کہ یہ عظیم الشان (حیرت انگیز) تالاب بھی انہیں کی یادگار ہے ۔ اس خیال کو اس واقعہ سے اور تقویت ہوتی ہے کہ ماہرین اثریات کو اس تالاب کے قرب و جوار میں جو کتبے دستیاب ہوئے ہیں ان پر حمیری رسم الخط کندہ ہے، دوسرے یہ کہ عرب میں صرف حمیری ایسی قوم گذری ہے جس نے فن تعمیر و علم ہندسہ میں کافی اور نمایاں ترقی کی تھی اگر یہ خیال صحیح ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ تالاب بھی بنو حمیر کے عہد حکومت (از سنہ تمام تا ۵۲۵ء) میں تعمیر ہوا ہوگا اسلئے اس حساب سے اس تالاب کو تعمیر ہوئے کم از کم دو ہزار برس ہوئے ہونگے ۔

مزید تفصیل } سطور بالا میں ہم نے مجملاً بتایا تھا کہ اس تالاب کا زیرین حصہ نو حوضوں سے مرکب ہے اور علی الترتیب اوپر سے نیچے تک بھرتا ہے مزید تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے ۔

ہر حوض میں نیچے تک جانے کے لئے پتھر میں تراشی ہوئی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں چنانچہ سب سے بڑے حوض میں ۸۰ سیڑھیاں ہیں) مگر سب حوضوں کا طول اور عرض اور عمق یکساں نہیں، مختلف ہے ۔ تاہم ہر حوض کی گہرائی آٹھ میٹر سے پندرہ میٹر تک اور قطر دس [illegible]

اس اختلاف کا اثر ان حوضوں کی شکل [illegible] کوئی مربع ہے تو کوئی مستطیل اور کوئی مستدیر ہے اور سب سے بڑے حوض میں جو وسط میں ہے تخمیناً چالیس لاکھ گیلن پانی اور باقی حوضوں میں ایک لاکھ گیلن سے لے کر ڈیڑھ لاکھ گیلن تک پانی کی گنجائش ہے

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ان سب حوضوں کو پہاڑ کے اندر میں پتھر کاٹ کاٹ کر بنایا گیا ہے اور ان کی دیواریں بالکل ہموار اور سیدھی نہیں بلکہ اکثر ٹیڑھی اور ناہموار ہیں جس کی وجہ سے اس تالاب میں فطرتاً ایک خاص قسم کا حسن پیدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ دیکھنے والے کے دل پر کافی رعب طاری ہو جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بانیوں نے اس نے حسن و جمال اور جلال و جبروت و سطوت کے بڑھانے کے لیے قصداً یہ طرز اختیار کیا ہے۔ اسی طرح ایک حوض کے اندر سات سات میٹر لمبے چند ستون ایک پتھر میں لگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہر ستون جا بجا سے مدوّر و مستطیل ہوتا گیا ہے اور ستونوں کی صناعی و کاریگری اور سنگتراشی کا بجائے خود ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے، اور اس پتھر کی پشت پر پتھر کے بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھے ہوئے ہیں جن کی شکل و صورت مورتیوں سے بہت مشابہ ہے۔ ممکن ہے یہ ان دیوتاؤں کے بت ہوں جن کے نسبت میں عربوں کے اعتقاد میں پانی پہنچانے کا کام تھا کیونکہ عرب میں پانی کی بڑی قلت رہتی تھی، اور اس کے حصول کے لیے طرح طرح کی عبادت دریافت کرتے اور ان پر نذر اور چڑھاوا چڑھاتے، اس کے علاوہ ایک حوض میں سے دوسرے حوض میں پانی لگنے جانے کے لئے کثرت سے جو پل، نالیاں اور بدروئیں بنے ہوئے ہیں وہ بھی علم ہندسہ کے لحاظ سے محیر العقول اور سخت حیرت انگیز ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ عہد اسلام کے قبل، اہل عرب علم ہندسہ و تعمیر میں بہت ترقی کر چکے تھے۔

اس تالاب کے دیکھنے سے اس بات کی بھی شہادت ملتی ہے کہ جس زمانہ میں یہ تالاب کھودا گیا ہے اس وقت فن حفر یعنی کھدائی کا فن بہت ترقی کر چکا تھا، اور یہ تالاب اس کا ایک نمونہ ہے، کیونکہ یہ پورا تالاب پہاڑ میں پتھروں کو کاٹ کاٹ کر بنایا گیا ہے لیکن اس کے باوجود اس میں جوڑ کا کہیں نام و نشان تک نہیں، اسلئے جو شخص قدیم عربوں کے فن حفر و علم ہندسہ کا اعلیٰ ترین نمونہ دیکھنا چاہتا ہو وہ اس لازوال و عدیم المثال مقام کا معائنہ کرے

. . . . اور اگر اس تالاب کا اہرام مصری سے موازنہ کیا جائے تو افادی حیثیت سے فوقیت اسی تالاب کو دی جائے گی اہرام مصری کی بنا و تعمیر کی ایک غرض تو یہ تھی کہ اس کا بانی مرنے کے بعد اسی میں دفن ہو دوسرے یہ کہ اس کا مقبرہ ان کی شان و شوکت اور جاہ جلال کا مظہر ہو۔ برخلاف اس تالاب کے کہ اس کی بنا صرف لوگوں کی حاجت روائی اور راحت رسانی کے لئے ہوئی ہے، کیونکہ پانی کا وجود ہر ذی حیات کی زندگی کی بقا و قیام کے لئے از حد ضروری ہے، خصوصاً عرب جیسے بے آب و گیاہ ملک میں جہاں کئی کئی منزل تک پانی کی ایک بوند بھی دیکھنے تک کے لئے نصیب نہیں۔ نیز اہرام مصری کبھی نہ کبھی منہدم ہو کر ضرور فنا ہو جائیں گے، مگر اس تالاب پر صرف فنا چلنے اور فنا ہونے کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ خود وہ پہاڑ پھٹ پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔

آگے چل کر مضمون نگار مذکور لکھتا ہے کہ:—

میرے خیال میں اس تالاب کے سب حوض دس پانچ یا کسی ایک بادشاہ یا صرف قحطانیوں ہی کے عہد میں تیار نہیں ہوئے ہیں بلکہ اس تالاب کی کھدائی اور تیاری میں کم از کم ایک صدی گزر گئی ہوگی۔ کیونکہ ان دنوں ڈائنامیٹ یا وہ مسالے موجود نہ تھے، جو آجکل پہاڑ کی بڑی سے بڑی چٹانوں کو چشم زدن میں بھک سے اڑا دیتے ہیں بلکہ تحقیقات سے یہ بات

پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ ان دنوں صرف سخت معدنیات کے اوزار زیر استعمال تھے۔ روزانہ اس میں کتنے سنگ تراش اور مزدور کام کرتے تھے؟ کتنے اوزار اور آلات زیر استعمال تھے؟ ان اوزاروں کی نوعیت اور شکل وصورت کیا تھی؟ یہ تمام باتیں اب تک پردۂ اخفا میں ہیں اس لئے اس کی مدت بنا و تعمیر کا تعین کرنا اور کوئی صحیح تخمینہ لگانا بہت مشکل بلکہ سر دست ناممکن ہے۔ لیکن جہاں تک میری تحقیق کا تعلق ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ سب سے نچلا اور آخری حوض سنہ ۱۵۰۱ء میں ایک مسلمان والی امام آبن عامر عبد الوہاب کے حکم سے تعمیر ہوا ہے۔

اس تالاب کا انکشاف مدتوں سے یہ تالاب پتھر، مٹی ریت اور گرد سے پٹ کر بے نام ونشان ہو گیا تھا، لیکن ۱۸۳۹ء میں جب انگریزوں نے عدن پر قبضہ کیا، تو ماہرین اثریات کی ایک جماعت اس تالاب کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے عدن پہنچی، کیونکہ قدیم تاریخوں میں اس تالاب کا ذکر ہوتا تھا۔ مدت کی امید و یاس کے بعد ۱۸۵۴ء میں سر پلے فور نے جو ان دنوں عدن کے برطانوی حاکم کے معاون اسسٹنٹ تھے اس کا مقام دریافت کرلیا۔ برطانوی حکومت نے اپنے خرچ پر اس کو صاف کرایا۔ اور اس کے گرد ایک چہار دیواری کھینچ دی اور چہار دیواری کے ہر چہار طرف چھوٹا سا ایک باغ لگا دیا، جس سے یہ تالاب بالکل نیا معلوم ہوتا ہے۔

مضمون نگار کا بیان ہے کہ انگریزوں نے آج تک عدن پر اگر کوئی احسان کیا ہے تو یہی کہ اس تالاب کو صاف کرا دیا۔ اور بس۔

ایک دوسرا تالاب اسی تالاب کے پاس ایک دوسرے پہاڑ پر ایک چھوٹا تالاب پہاڑ کو کاٹ کر بنایا گیا ہے اسمیں کوئی خاص خوبی یا خوبصورتی نہیں اسلئے اس بڑے تالاب سے موازنہ کرنا بیکار ہے۔

اس چھوٹے تالاب کو ایرانیوں نے اپنے عہد میں (۵۷۳ء-۶۳۲ء) جبکہ وہ عدن پر قابض تھے بنوایا تھا کیونکہ اہل ایران اپنے مجوسی عقیدے کے مطابق عربوں کے ہاتھ کا چھوا پانی نہیں پی سکتے تھے۔

عجائب خانہ تالاب کے نزدیک انگریزوں نے (اپنی افتاد طبع کے مطابق) ایک چھوٹا سا عجائب خانہ بھی قائم کیا ہے اس عجائب خانہ میں ان تمام عربی، ایرانی رومی اور ترکی آثار کو جمع کیا ہے جو انگریزوں کو علاقہ عدن میں دستیاب ہوئے ہیں، اس عجائب خانہ کی صرف ایک چیز قابل ذکر ہے اور وہ دو مچھلیاں جو زمین کے اندر سے نکلی ہیں دونوں مچھلیاں دو دو میٹر (۶½ فٹ) لانبی ہیں ان میں ایک نر ہے اور دوسری مادہ ان دونوں کا چہرہ انسان کے چہرے سے بہت ملتا جلتا ہے بڑے بڑے دو دانت ہیں، دو آنکھیں ہیں جو سر کے عقبی حصے میں ہیں۔ ان دونوں مچھلیوں کے اعضاء توالد وتناسل بھی انسان کے اعضاء توالد وتناسل سے ہو بہو مشابہ ہیں۔

یوں تو بحر احمر میں اس نوع کی مچھلیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں، لیکن ان کا عدن میں زمین کے اندر سے نکلنا خالی از تعجب نہیں۔ اگرچہ ممکن ہے کہ کسی طبیعی انقلاب نے ان کو سمندر سے عدن میں پہنچا دیا ہو یا بہت ممکن ہے کہ ان کا عرب قبل از اسلام کی وثنیت سے کوئی قریبی تعلق ہو۔

(فطرت)

(از فکرِ تازہ جناب شہید بدایونی)

گم کر دے جو مجھے خود اُس شئے کی جستجو ہے
کچھ آرزو نہو اب اتنی ہی آرزو ہے

شوقِ طلب نے مجھکو آخر جہان سے کھویا
پہلے تیری طلب تھی اب اپنی جستجو ہے

محسوس کر رہا ہون اک جذبِ طلب کو
لیکن خبر نہیں یہ کس شئے کی جستجو ہے

کون و مکان کی وسعت بخشی گئی ہے دل کو
جو آرزو ہے اسمین طوفانِ آرزو ہے

شیشہ کے توڑنے کو توبہ مری سلامت
توبہ کے توڑنیکو شیشہ ہے اور سبو ہے

ویرانیون میں دل کی آبادیاں ہیں مضمر
کچھ آرزو نہ ہونا تکمیلِ آرزو ہے

میں وہ کہ سب نے مجھکو گم کر دیا ہے پاکر
تو وہ کہ اب بھی تیری دنیا کو جستجو ہے

ظالم شہید اتنا اے کاش تو سمجھتا
جو عزتِ وطن ہے وہ تیری آبرو ہے
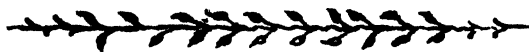
دنیا کے بڑے آدمی کس طرح بن گئے

(از جناب ظفر قریشی بی۔ اے)

ڈاکٹر لوئی براؤن ایک مشہور ماہر کیمیا اور طبیب ہیں آپنے عمر اور پیشہ کا بیشتر حصہ انسانوں کی قدیم و جدید غذاؤں اور اُن کے کیمیا دی دواؤں کے اثرات کا مطالعہ کرنے میں صرف کر دیا ہے۔ تیس سال کی متواتر کوششوں، تجربوں اور ذاتی مطالعہ اور مشاہدہ کے بعد ڈاکٹر لوئی براؤن نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام غذا اور انسان کی سیرت و شخصیت ،، ہے اس میں آپ نے ثابت کیا ہو کہ انسان کی آیندہ ترقی، فوقیت اور فروغ کا دار و مدار زندگی کی کامیابی دنیا کامیابی کا انحصار دل کی اُمنگ اور وجدان پر ہے جو انسانی جسم کے غدودوں سے پیدا ہوتی ہے اور اُن غدودوں کی نشو و نما اور ان کے اثرات پر خوراک اور غذا کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر براؤن لکھتے ہیں کہ " دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کی جسمانی اور ذہنی فوقیت و برتری محض غدودوں کی بنا پر تھی۔ کیونکہ غدود دراصل حیات ہوتے ہیں "

انسان جو کچھ کھاتا پیتا ہے اُن کا براہ راست اثر غددوں پر پڑتا ہے ان میں ایک قدرتی رس ہوتا ہو خوراک اور اس کی نوعیت و مقدار سے اس قدرتی رس پر بڑا اثر پڑتا ہے اس لئے ہمیں اب ایک نئے علم کیمیا و غذائیات کا سنگ بنیاد رکھنا چاہیے۔ اب ہمیں اپنے قومی، تجارتی اور معاشرتی لیڈروں کے انتخاب میں صرف ان کی دماغی و ذہنی لیاقت و برتری ہی کو دیکھنا نہ ہوگا بلکہ ان کی جسمانی ساخت، سیرت و شخصیت کے زیر کیمیا دی اثرات اور غذاؤں کے طبعیاتی اثر کو بھی سامنے رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ غذا کا انسان کی صحت، مزاج، رجحان طبع، شخصیت کے پندار اور خیالات کی پرورش اور ادراک پر بڑا زبردست اثر پڑتا ہے۔

دُنیا نے ایک عرصہ تک بطل پرستی کی ہے اور آیندہ بھی جاری رہے گی لیکن افسوس کہ غذائیات ،، اور غددوں کے کیمیادی عمل در دعمل کی نہایت مفید بحث کا کسی نے مطالعہ نہیں کیا ورنہ دُنیا کو معین اور واضح طور پر معلوم ہو سکتا کہ نپولین کیونکر ایک بڑا آدمی بن گیا۔ ایڈیسن کیوں ایسا زبردست موجد بن گیا ہوا۔ شکسپیئر میں کیا چیز تھی جو عام انسانوں میں نہیں پائی جاتی۔

محمد، بدھ، کنفیوشس اور دیگر پیغمبر و بادیان مذاہب میں کیا چیز تھی جس نے اُنھیں عام انسانیت سے ممیز بنا دیا۔

ان اکابر و مشاہیر کی حیات کا اگر مفصل مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں وہ خاص جوہر لیکر آئے ہیں جو ان کی جسمانی ساخت اور کیمیا دی ترکیب سے بہت کچھ تعلق رکھتا ہے۔ ڈاکٹر براؤن کہتے ہیں کہ انسانوں کی شخصیت و سیرت۔ جسمانی ہیبت، مزاج و رفتار اور ذہن کی کمی بیشی اور تغیرات ان چھوٹے چھوٹے پُراسرار غددوں کی وجہ ست ہیں اور غدود دراصل کچھ نہیں ہونے۔ مگر خوراکوں ،، اور غذاؤں کی اچھائی یا بُرائی اور کمی و بیشی کا قدرتی نتیجہ۔

پس نظریہ ثابت ہوا کہ غذاؤں کے کیمیادی اجزا اور غددوں کی ترکیب سے انسان کا جسم اور ذہن وابستہ ہے اب علم تشریح الابدان اور نفسیات کی کمل شاخ ہے جس کا مطالعہ کر کے ہم اقوام کی غذاؤں میں تبدیلیاں کر سکتے ہیں اور ہر فرقہ میں بڑے بڑے لوگ لیڈر، موجد، اور مصنف پیدا کرنے کے مواقع بہم پہنچا سکتے ہیں۔

ایک غلطی جس کی طرف ڈاکٹر براؤن نے توجہ مبذول کرائی ہے وہ یہ ہی کہ دماغ اور جسم کو علحدہ علحدہ سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ دماغ اور جسم کا رشتہ اسقدر قریبی اور بدیہی ہی کہ بیاں نہیں ہو سکتا۔

لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ جسم کی پرورش میں دماغ کی پرورش کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور جو لوگ دماغ کی اصلاح و ترقی میں لگ جاتے ہیں اُن کے جسم گھلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہی کہ انسانی دماغ اور جسم کی تفریق کو بالکل مٹا دیا جائے

بلکہ یہ سمجھ لیا جائے کہ دماغی جسم " یا " جسمانی دماغ " ، ہی ایک ادارہ ہے۔

بچوں کو اچھی طرح سمجھانا اور سکھانا چاہیے کہ جسم اور دماغ کو علیحدہ علیحدہ نہ سمجھیں اور نہ ایک کی خاطر دوسرے کی قربانی کریں۔ دونوں کا عمل اور ردعمل ایک دوسرے پر ہوتا رہتا ہے۔

طلبا اور طالبات کو لکھنے پڑھنے کی مشق کے ساتھ غذاؤں اور جسمانی و دماغی نشو و نما کے طریقے لازمی تبا دینے چاہئیں۔

غذاؤں اور شخصیت کے سلسلہ پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر برمامن اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں کہ " غذاؤں کی عادت ڈال لینا غلطی ہے۔ جہاں تک ہوسکے غذا تبدیل ہوتی رہے تو اچھا ہے۔ بہترین غذا وہ ہے جو سادہ ہو اور جس میں دولت و امارت کا مظاہرہ نہ ہو۔

غذا کی نشو و نما کا چونکہ ہر انسان کی شخصیت پر اثر پڑتا ہے اور فطرت منصف ہے اس لئے اس نے کوئی ایسی تفریق پیدا نہیں کی کہ انسانوں میں محض رزق کی وجہ سے فوقیت و کمتری پیدا ہو جائے۔

سادہ غذا ہر شخص حاصل کر سکتا ہے ان کا وقت پر استعمال کرنا صرف ضرورت کے وقت حفظ صحت کے اصول کے مطابق تیار کر کے کھانا ہر ایک کیلئے عام کر دیا گیا ہے۔

غیر قدرتی غذاؤں کے کھانے سے ڈاکٹر برمائین بہت منع کرتے ہیں مثلاً مٹھائیاں، چاکولیٹ، خوب پختہ مصالحہ دار سالن روغنی ستمن اشیاء وغیرہ ان کی بجائے سبز تازہ پھل، عمدہ میٹھے اور خوشبو دار ہونے چاہئیں نباتات کا استعمال بہت مفید ہے، گوشت۔ تمباکو، شراب، انڈے، اور دیگر محرکات کا استعمال جس قدر کم کیا جائے بہتر ہے۔

چاول، دہی، دودھ، لیمو، شکر کا زیادہ استعمال مناسب ہے جس میں حسب ضرورت کمی بیشی ہو سکتی ہے۔

آگے چل کر ڈاکٹر برمائین مختلف اقوام عالم کو لیتے ہیں اور ان کی غذاؤں پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایشائی ممالک میں ہندوستان کی غذا بہترین غذا سمجھی جاتی ہے کیونکہ وہاں نباتات اور قدرتی غذاؤں کا استعمال زیادہ کیا جاتا ہے سب سے خراب غذا چین کی ہے جہاں مردہ جانور اور زہریلے کیڑے اور حشرات الارض تک نہیں چھوڑے جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ چینی، اکاسفی الذہن اور قوی حرارت سے بہت بڑی حد تک عاری ہوتے ہیں۔

عربوں اور ایرانیوں کے کھانوں کی بھی تعریف کی گئی ہے۔

یورپین ممالک میں سب سے زیادہ سادہ اور عمدہ غذا جرمنوں کی ہوتی ہے اس سے کم انگریزوں کی ہوتی ہے۔ مگر اس میں شراب کی زیادتی آلو، چقندر، ٹماٹر کی رغبت اور گائے بیل کے گوشت کی کثرت استعمال سے انگریزوں میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

آلو میں ایک قسم کا زہر پیدا ہوتا ہے جو کثرت استعمال سے انسان کے جسم میں پیوست ہوتا رہتا ہے اس سے جسم میں یبوست پیدا ہوتی ہے اور انگریزوں میں ترش روئی اور اکھڑ پن ترقی کرتا ہے۔

فرانسیسیوں میں مشروبات اور مغزیات کا زیادہ استعمال جمالیاتی ذوق پیدا کرتا ہے۔

یونانیوں میں کم خوراکی انھیں بہت نحیف بنا دیتی ہے گو عمر میں کمی ہو جاتی ہے روس میں گیہوں اور جو کی شراب کا زیادہ استعمال ایک خاص قسم کا ضبط و تنظیم پیدا کرتا ہے۔ لیکن اس ملک میں بھی غذا میں محدود اور جسمانی نشو و نما کے طریقے بہت کم پائے جاتے ہیں۔

امریکہ میں غذاؤں کی بہت زیادہ بہتات ہے لیکن اسقدر تنوع اور گڑبڑ پیدا ہو گئی ہے کہ قوم کی صحت زیادہ اچھی نہیں ہے۔ دولت کی فراوانی سادہ زندگی سے گریز اور دن رات کاروباری مصروفیت نے امریکہ کی نسلی و مجلسی خصوصیات پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے۔

جسطرح قوموں کی یہ حالت ہے اسیطرح افراد کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ چونکہ مستثنیات سے کلیہ کا اثبات ہوتا ہے اس لئے ہم حالات، رواج معاشرت نسل آب و ہوا، ماحول وغیرہ کا خیال کر کے ڈاکٹر برمائین کے تاثرات کی صحت کا امتحان کر سکتے ہیں۔ جو کم و بیش ہر حال میں یکساں نظر آئیں گے۔ والا چند مستثنیات کے جو ناگزیر ہوں گی! ÷ (درین دنیا)

جذباتِ فضا

(از سید دل محمد صاحب فضاؔ جالندھری منشی فاضل)

درد و اندوہ غمِ عشق میں مہماں ہونگے
دل کے اجزا مجھے اوراقِ پریشاں ہونگے

دستِ گردی سے مری ہوگی فزوں شانِ جنوں
آبلے تاجِ سرِ خارِ بیاباں ہونگے

ایک دن انکو وفائیں میری یاد آئیں گی
ایک دن جور سے اپنے وہ پشیماں ہونگے

جب بہار آئیگی کھل جائینگے پھول آپ سے آپ
دل کے بھی زخم قفس میں گلِ خنداں ہونگے

رنج کیا کیا نہ دیئے اہلِ وطن نے ہم کو
اے غریب الوطنی اب تیرے مہماں ہونگے

چارہ گر سے یہ کہو بخیہ گری سے حاصل
جب بہار آئیگی ہم چاک گریباں ہونگے

ادب آموز ہیں گر جوشِ جنوں کے انداز
سر جھکائے ہوئے ہم داخلِ زنداں ہونگے

یک بیک جوش پر آئیگا جو دریائے کرم
اے فضاؔ غرق تیرے فردِ عصیاں ہونگے

بَصَارَت

از: جناب محمد تقی صاحب دہلوی مدیر "محبالستان"

ابھی جب میں "عروس نو" ہی تھی کہ میرے ہاں ایک مرا ہوا بچہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے میری حالت بھی قریب مرگ ہوگئی تھی اور تمام اعضاء کے ساتھ ساتھ میری بصارت بھی بیحد کمزور ہوگئی لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی میری صحت آہستہ آہستہ بحال ہونے لگی

اس وقت میرے میاں ڈاکٹری کا مطالعہ کر رہے تھے! اُن کو میری بیماری سے میرے اوپر اپنی معلومات کے تجربات کرنیکا کافی موقعہ مل گیا۔ چنانچہ انھوں نے میری آنکھوں کا علاج خود شروع کردیا

میرے بڑے بھائی اس وقت قانون کے امتحان کی تیاری کر رہے تھے۔ ایک دن وہ آئے اور انھوں نے میری حالت کو بہت تشویشناک ظاہر کیا، میرے میاں سے کہنے لگے، "آپ بڑا غضب کر رہے ہیں آپ تو کوکو کی آنکھیں بالکل برباد کردیں گے، آپ کو کسی اچھے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے۔ میرے میاں نے ذرا ترش ہوکر جواب دیا "کیوں؟ کوئی اچھا ڈاکٹر اس سے زیادہ کیا کریگا جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ مرض بالکل معمولی ہے اور اس کے علاج بہت عام ہیں۔ دادا نے طنزاً جواب دیا - جی ہاں میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے میں اور اپنے میڈیکل کالج کے ایک پروفیسر میں کوئی فرق نہیں سمجھتے۔ میرے میاں نے بگڑ کر جواب دیا اگر آپ کی شادی ہوئی ہوتی اور آپ کی بیوی کی ملکیت کا کوئی جھگڑا ہوتا تو آپ میری قانونی ہدایات پر ہرگز عمل نہ کرتے پھر آپ ڈاکٹری کے متعلق مجھے کیوں نصیحتیں کرنے آئے ہیں۔

جب یہ دونوں جھگڑ رہے تھے تو میں اپنے آپ سے کہہ رہی تھی، جب دو بادشاہ آپس میں برسر پیکار ہوتے تو بیچارہ تیسرا خواہ مخواہ دونوں میں آتا ہے یہ دونوں لڑ رہے ہیں۔ مجھ بیچاری کی کمبختی آئیگی۔ مجھے یہ بات بہت ہی غیر مناسب معلوم ہوتی تھی کہ جب میرے گھر والوں نے مجھ کو بیاہ دیا تو پھر وہ میرے معاملات میں کیسے دخیل ہوتے ہیں۔

"شادی کے بعد میری تمام خوشیاں اور آلام صرف میرے میاں کے ساتھ وابستہ ہیں نہ کہ اِن کے ساتھ"

ایک دن دوپہر کو میرے میاں باہر گئے ہوئے تھے کہ دادا ایک ڈاکٹر کو مجھے دکھانے کے لئے لے آئے اُس نے میری آنکھوں کا خوب اچھی طرح معائنہ کیا، وہ کچھ ملول سا معلوم ہوتا تھا۔ اُس نے کہا اگر آئندہ ذرا بھی غفلت برتی گئی تو پھر اندیشہ ہے کہ آنکھیں ضائع نہ ہوجائیں۔ اُس نے نسخہ لکھا اور دادا نے آدمی کو فوراً دوائیاں لینے کے لئے بھیجدیا۔ جب اجنبی ڈاکٹر چلا گیا

تو میں نے دادا کی بہت خوشامد کی کہ آپ دخل نہ دیں، کیونکہ مجھ کو یقین تھا کہ چوری چھپے ڈاکٹر کو دکھانے میں محض برائی ہے کوئی نتیجہ نہیں۔ اگرچہ مجھ کو اپنے آپ پر تعجب تھا کہ میں ہمیشہ دادا سے ڈرا کرتی تھی آج میں اُن سے کس بیباکی کے ساتھ گفتگو کر رہی ہوں یہ ہمت مجھ میں کہاں سے آگئی؟ اور میرا خیال ہے کہ وہ بھی میری اس جرات پر متحیر تھے۔ تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہے پھر کہنے لگے۔ کہ تمھاری مرضی، اچھا آئندہ میں ڈاکٹر کو نہ لاؤنگا۔ مگر جب یہ دوائیں آجائیں تو اگر مناسب سمجھو تو اُن کو استعمال کر کے دیکھ لینا۔ میں نے کہا اچھا۔ دادا چلے گئے۔ عطار کے ہاں سے دوائیاں، بوتلیں، سفوف النسخہ، سب چیزیں آئیں میں نے لیں اور اُنکو دیوار کے باہر پھینک دیا۔

میرے میاں دادا کی مداخلت سے برافروختہ ہو گئے تھے۔ انھوں نے اب میری آنکھوں کا علاج اس کوشش اور تندہی سے کرنا شروع کیا کہ آجتک نہیں کیا تھا، انھوں نے کچھ عرصہ تک میری آنکھوں پر رنگین عینک لگا، کچھ پھر پٹی بندھوائے رکھی، روزانہ آنکھوں میں دوا کے قطرے ڈالتے، سفوف استعمال کراتے۔ اس کے علاوہ روز کاڈ لیور آئل پلاتے۔ غرض انھوں نے علاج کے تمام طریقے آزمائے اور جس طرح وہ کہتے گئے میں کرتی گئی مگر جوں جوں علاج ہوتا گیا۔ میری بیماری بڑھتی ہی چلی گئی، ہسپتال سے جس وقت وہ آتے تو آتے ہی نہایت بے چینی سے پوچھتے اب کیا حال ہے؟ میں کہتی۔ جی ہاں پہلے سے بہتر ہے حقیقتاً میں "خود فریبی" میں بہت مشاق ہو گئی تھی جب میری آنکھوں کا پانی زیادہ بہنے لگتا تو میں اپنے دل کو سمجھاتی کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ آنکھوں کا گندہ پانی بہہ جائے اور جب پانی ذرا بہنا رک جاتا تو اس کو اپنے میاں کی ہنرمندی خیال کرتی مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ہی تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی میری آنکھوں کی روشنی تقریباً زائل ہو گئی اور سر میں دن رات مسلسل درد رہنے لگا اور میں نے محسوس کیا کہ میرے میاں کو بھی اس کی بہت فکر ہے۔ اور میں نے اُن کے رویہ سے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ کسی قابل ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کا بہانہ تلاش کر رہے ہیں۔ اور میں یہ بھی دیکھ رہی تھی کہ وہ حتی القدور خود بری الذمہ ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اشارتاً کہہ دیا کہ کسی ڈاکٹر سے مشورہ لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے اُسی روز ایک انگریز ڈاکٹر کو بلایا، میں یہ تو نہ سمجھ سکی کہ ان دونوں کی آپس میں کیا گفتگو ہوئی مگر میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ صاحب نے اُنکو بہت سخت سست کہا ہے۔ ڈاکٹر کے چلے جانے کے بعد وہ بہت دیر تک چپ بیٹھے رہے۔ میں نے اُنکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا کہ یہ کیسا نامعقول وحشی تھا۔ آپ نے کسی ہندوستانی ڈاکٹر کو کیوں نہ بلایا؟ وہ اس سے بہتر طور پر دیکھ سکتا تھا۔ آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ شخص آپ سے زیادہ میری آنکھوں سے واقف ہو سکتا ہے؟ کچھ دیر تک وہ خاموش رہے، پھر بھرائی ہوئی آواز سے کہنے لگے "کمو، تمھاری آنکھوں پر عمل جراحی ہوگا۔ میں نے حتی الامکان اپنی افسردگی چھپاتے ہوئے کہا، آپ تو اس سے قبل ہی اس چیز سے واقف تھے پھر آپ نے اب تک یہ کیوں نہیں کیا؟ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں ایسی ننھی بچی ہوں جو آپریشن کے نام سے ڈر جاؤں گی؟ اس لئے

اُن کی طبیعت کچھ بحال سی ہوگئی اور کہنے لگے اس وقت دنیا میں بہت ہی کم مرد ایسے ہونگے جو بغیر لرزے، بغیر کانپے بہادری کے ساتھ آپریشن کرالیں، میں نے اس پر ہنستے ہوئے کہا۔ ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ مرد صرف اپنی بیویوں ہی کے سامنے بہادر ہوتے ہیں۔ انھوں نے میری طرف سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ واقعی تم حق پر ہو۔ ہم مرد لوگ بہت ہی خود پسند اور مغرور ہوتے ہیں۔ میں نے انکی سنجیدگی کو ٹالتے ہوئے کہا، کیا در اصل تم کو یقین ہے کہ مردوں نے ہم عورتوں کو خود پسندی اور غرور میں بھی مات دیدی؟ اتنے میں دادا آگئے۔ میں انکو علٰحدہ لے گئی اور اُن سے کہنے لگی دادا تمھارے ڈاکٹر کے علاج سے مجھ کو افاقہ ہوا مگر افسوس بدقسمتی سے دوا کو میں نے غلط طور پر استعمال کرلیا جس سے میری آنکھوں کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ حتّےٰ کہ اب آپریشن کی ضرورت لاحق ہے اور تم جب سے خبر لینے بھی نہ آئے۔ دادا نے کہا تم تو اپنے میاں کے زیر علاج تھیں پھر میں تمھاری خبر لینے کیسے آتا۔ میں نے کہا نہیں حقیقت میں اپنا علاج خفیہ طور پر آپ کے ڈاکٹر کے ہدایات کے مطابق کر رہی تھی۔

ہائے! ہم عورتوں کو کتنا جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ جب ہم مائیں ہوتی ہیں تو اپنے بچوں کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولتی ہیں، جب ہم بیویاں ہوتی ہیں تو شوہراؤں کو راضی کرنے کے لئے جھوٹ بولتی ہیں ہم اس چیز کی ضرورت سے کبھی مستغنی نہیں ہوسکتے۔ میری اُس دھوکہ دہی کا یہ نتیجہ ہوا کہ دادا اور میاں میں مصالحت ہوگئی اور دونوں آئندہ کی بہتری سوچنے میں منہمک ہوگئے دادا نے اپنے آپ کو ملزم گردانا اور مجھ کو ڈاکٹر کے آنے اور آنکھ کے راز کو میاں سے پوشیدہ رکھنے کی تاکید کرنے لگے اور ادھر میاں خود نادم ہوئے کہ میں نے دادا کی رائے پر پہلے ہی سے کیوں نہ عمل کیا۔

آخرکار دونوں کی رائے سے ایک انگریزی ڈاکٹر بلوایا گیا اور میری بائیں آنکھ پر عمل جراحی کیا گیا۔ لیکن وہ اسقدر کمزور ہوچکی تھی کہ جراحت کی تکلیف برداشت نہ کرسکی اور دھندلائی ہوئی روشنی کی آخری جھلک بھی جاتی رہی پھر رفتہ رفتہ دوسری آنکھ ضایع ہوگئی۔ اُس میں بھی اندھیرا آگیا۔

ایک روز میرے میاں میرے پاس آئے اور نہایت غمگین لہجہ میں کہنے لگے "کمو، میں تمھارے سامنے کس منھ سے باتیں کروں، میں نے تو تمھاری آنکھیں برباد کردیں میں نے محسوس کیا کہ انکی آواز آنسوؤں سے دبی جارہی تھی۔ اور اسی سے میں نے اُن کے سیدھے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ اور کہا کیوں؟ آپ نے جو کچھ کرنا چاہئے بالکل ٹھیک کیا۔ اس میں آپ کا کیا قصور ہے؟ اور آپ نے تو اس چیز کے ساتھ سلوک کیا ہے جو خود آپکی ہے ذرا خیال تو کرو۔

فرض کرو کہ کسی اجنبی ڈاکٹر کے ہاتھ سے میری آنکھیں ضایع ہوجاتیں تو میرے دل کو کیسے ڈھارس ہوتی؟ اور اب تو میں یہ خیال کرسکتی ہوں کہ جو کچھ بھی ہوا وہ میری بہتری کے لئے ہوا۔ اور سب سے زیادہ اطمینان اور تسلی تو

مجھے یہ سُن کر ہوئی کہ میری آنکھیں آپ کے ہاتھ سے گئی ہیں۔ اور یوں سمجھتی ہوں کہ میں نے اپنی آنکھیں اپنے دیوتا کے نذر کر دیں اور اب جب کسی چیز سے کسی خبر کسی بات سے آپ کو مسرت ہو تو آپ مجھ کو وہ سنا کر اپنی مسرت میں شامل کر لیجئے تو میں بھی مسرور ہو جاؤں گی اور آپ کے اِن الفاظ کو "مقدس تحفہ" خیال کروں گی۔

اس سے میری یہ مراد نہیں کہ میں نے یہ تمام خیالات جو اس وقت ظاہر کئے تھے وہ اسی وقت کے "پیداشدہ" تھے، نہیں، بلکہ میں ان خیالات کو بہت عرصہ سے ترتیب دے رہی تھی۔ جب کبھی میں بہت ہی خستہ حال ہو جایا کرتی تھی یا کسی وقت میرے ضبط و ایثار کی "شمع فروزاں" ذرا مدہم پڑ جاتی تھی تو میں اپنی خجستہ قسمت پر آٹھ آٹھ آنسو رویا کرتی تھی، اور انھیں خیالات سے اپنے دل کو تسکین دینا چاہتی تھی اور یکے بعد دیگرے اُن کو اس طرح دہرایا کرتی تھی جیسے بچے سنی ہوئی کہانی کو دُہراتے ہیں اور اس طرح سے پھر ایک مرتبہ عشق و محبت، شادمانی و مسرت کی جاں نواز فضا میں سانس لینے لگتی تھی اور جب کبھی ہم دونوں باتیں کیا کرتے تھے تو بظاہر میں ہر طرح تسلی اور اطمینان کا اظہار کیا کرتی تھی۔

ایک دن وہ کہنے لگے کہ جو افسوسناک غلطی میری نادانی سے ہو گئی ہے اُس کی تلافی کسی طرح ممکن نہیں۔ ہاں صرف ایک صورت ممکن ہے وہ یہ کہ میں تمھاری ہر ممکن دلجوئی میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھوں اور اپنی تمام عمر اس کوشش کے لئے وقف کر دوں کہ کسی طرح تمھاری بصارت لوٹ آئے۔ میں نے کہا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں تم سے کہوں کہ تم اپنے گھر کو "اندھوں کے ہسپتال" میں تبدیل کر دو۔ ہاں صرف ایک چیز ہو سکتی ہے کہ تم اپنی دوسری شادی کر لو۔ میں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ یہ چیز ضروری ہے مگر میری آواز بھر آگئی۔ میں نے حتی الامکان اپنے تاثرات کو چھپانا چاہا! مگر وہ پھوٹ پڑے کہنے لگے کہ "میں جانتا ہوں کہ میں بیوقوف ہوں، نادان ہوں، ڈھنگیا ہوں مگر ذلیل اور کمینہ نہیں ہوں۔ میں تم سے قسم کھاتا ہوں نہایت مقدس عہد کے ساتھ، نہایت متبرک حلف کے ساتھ، اپنے خاندانی دیوتا کے نام پر کہ اگر میں دوبارہ شادی کروں تو گوپی ناتھ مجھ پر سب سے بڑے گناہ پدرکشی کا عذاب نازل کر دے۔ ہائے میں انکو کبھی ایسی خوفناک قسم کھانے نہ دیتی مگر کیا کروں میری آواز کو آنسوؤں نے دبا لیا۔ میں ایک لفظ بھی اس ناقابل برداشت عہد سے باز رکھنے کے لئے نہ کہہ سکی۔ میں نے اپنا "بے بصر چہرہ" تکیہ سے چھپا لیا اور روتی رہی اور بہت دیر تک روتی رہی۔ جب میرے آنسوؤں کا سیلاب ذرا کم ہوا تو میں نے ان کے سر کو سینے سے لگا کر کہا ہائے تم نے ایسا خوفناک حلف کیوں اُٹھا لیا؟

تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں نے تم سے جو شادی کرنے کے لیے کہا ہے وہ صرف تمھاری خوشیوں کے لیے کہا ہے نہیں بلکہ میں نے تو خود اپنے خیال سے کہا ہے کیونکہ جو خدمات آنکھوں کی موجودگی میں ادا کرتی تھی شاید میں ان کو اب انجام نہ دے سکوں اور وہ انجام دے گی۔ وہ کہنے لگے۔ کام کاج، وہ کام کاج جو نوکر انجام دے سکتے ہیں

کیا تم سمجھتی ہو کہ میں ایسا پاگل ہوں کہ ایک کنیز کو گھر لا کر ملکہ کے تخت کا حصہ دار بنا ڈوں دیوی کے تخت کا حصہ دار بنا دوں جیسے ہی انھوں نے لفظ "دیوی" کہا میرے چہرہ کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر دونوں ابروؤں کے درمیان بوسہ لیا۔ اُسی وقت جس جگہ انھوں نے بوسہ دیا تھا ایک تیسری آنکھ ساری دانائی کی آنکھ وا ہو گئی۔ بیشک اس وقت آسمان سے مجھ پر برکات نازل ہوئی تھیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ تو اچھی بات ہے کہ میں اگر دنیا میں اس اسفل دنیا میں اگرچہ انکی خانگی خدمات ادا کرنے سے قاصر ہوں گی مگر ان کو عالم علوی کی طرف ضرور ابھار سکوں گی اب چونکہ میرے اوپر پرماتما نے رحم کیا ہے میرے اوپر برکتیں اور رحمتیں نازل کی ہیں اس لئے آئندہ میرے لئے مکروفریب، جھوٹ وافترا سزاوار نہیں ہے۔ میری پچھلی زندگی میں میرے ساتھ جو اسفلیت اور خامیاں تھیں وہ اب ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہوجانی چاہئیں۔

یہ تمام دن شدید قلبی وجد وجد میں گزرا۔ اس خیال کی مسرت نے کہ میرے میاں اس مقدس عہد کے بعد کسی طرح شادی نہیں کر سکتے۔ میرے دل میں گھر کر لیا۔ اور یہ خیال کسی طرح ٹالے نہ ٹلتا تھا۔ مگر "نئی دیوی" جو میرے دل کے سنگھاسن پر ابھی ابھی براجمان ہوئی تھی کہنے لگی "ایک وقت آئیگا کہ تیرا میاں اس مقدس عہد کو توڑ کر شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ مگر میرے ہردے میں جو نائیت تھی۔ اُس نے کہا۔ کیا یہ ہوسکتا ہے مگر حلف ایک حلف ہے وہ اس سے کسی طرح باہر نہیں جاسکتا، دیوی نے جواب دیا مگر اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ تم اس پر اسقدر شادمان ہو۔ میری نائیت بولی جو کچھ تم کہتی ہو وہ ٹھیک ہے مگر انھوں نے حلف اٹھا لیا ہے۔ اور یہی کہانی باربار دُہرائی جاتی رہی۔ آخرکار دیوی خاموشی کی دنیا میں غائب ہو گئی اور مجھ پر بھی دہشتناک لرزہ دینے والی سیاہی طاری ہو گئی۔

میرے نادم خاوند نے میرے کام کاج کو نوکروں کے سپرد نہیں کیا بلکہ تمام کام وہ خود انجام دیا کرتے تھے اور ان کے اس طرز عمل نے مجھ کو ناقابل بیان فرحت بخشی۔ چونکہ یہی ایک ذریعہ تھا جس سے کچھ دیر وہ میرے پاس رہ سکتے تھے اور ان کو اپنے پاس آنے سے ساتھ رہنے کی خواہش مجھ میں بے بصری سے شدید تر ہو گئی تھی، میں چاہتی تھی کہ وہ مجھ سے ایک لمحہ بھی جدا نہ ہوں انکی موجودگی جس حصہ سے میری آنکھیں محروم ہو گئی تھیں میرے دیگر قوی حاصل کرنا چاہتے تھے جب وہ میرے پاس سے ذرا بھی اِدھر اُدھر ہوا کرتے تھے تو مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میں ہوا میں معلق لٹک رہی ہوں اور میرے پاس کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کا کچھ سہارا لے سکوں یا اُس کو کچھ چھو سکوں۔

پہلے جب کبھی ہسپتال سے میرے میاں کو آنے میں دیر ہو جایا کرتی تو میں کھڑکی کھول کر اپنی آنکھیں سڑک پر جما دیا کرتی تھی، یہی وہ سڑک تھی یہی وہ کھڑکی تھی جو مجھ کو اُنکی دنیا کے ساتھ ملا دیا کرتی تھی مگر اب جبکہ میں نے اپنی بے بصری سے اس کھڑکی ایسے سلسلہ کو کھو دیا تو اب میری تمام ہستی اس کو ڈھونڈھنے کے لئے باہر چلی جاتی تھی مگر وہ پُل جو ہم کو باہم وابستہ کر دیا کرتا تھا، اب ایک ناقابل عبور غار بن گیا تھا۔ اب میں مجبور رہ سکتی تھی جب بھی وہ آجائیں۔

مگر ایسا شدید اشتیاق، ایسا مجبور کن انحصار، کبھی سفید نہیں ہوا کرتا۔ ایک بیوی اپنے تمام ہوش وحواس اور اپنی

تمام لطافتوں کے ساتھ ہی میاں پر ایک بوجھ ہوتی ہے۔ چہ جائیکہ اسپر" اندھے پن" کا اور اضافہ تو اُس کی زندگی کو ناقابلِ برداشت اور اجیرن بنا دیگا۔ میں نے تہیہ کرلیا ہے کہ میں خود تکلیف اٹھاؤں گی اور اپنے میاں کو اپنے اندھیرے میں نہ گھسیٹونگی تھوڑے ہی عرصہ میں میں نے اپنے آپ کو گھر کے تمام کام کاج چھوٹے اور سوچ سمجھ کر انجام دینے کا عادی بنا لیا۔ درحقیقت مجھ کو بہت جلد یہ معلوم ہوگیا کہ" میں پہلے سے زیادہ ہنرمندی کے ساتھ اپنے تمام فرائض بخوبی ادا کرسکتی ہوں"۔ چونکہ بصارت اکثر ہماری مزاحمت کرتی ہے بہ نسبت ہماری مدد کرنے کے" جونہی میری آنکھوں نے اپنے فرائض سے روگردانی کی دیگر اعضاء رئیسہ نے اپنا کام بہت خوبی کے ساتھ انجام دینا شروع کردیا۔

کچھ دن کی متواتر مشق سے جب مجھ کو کام کرنے کی کافی مہارت ہوگئی تو میں نے اپنے میاں کو گھر کے کام کاج کرنے کی اجازت نہیں دی۔ پہلے پہل تو وہ کچھ ناراض ہوئے اور کہنے لگے تم مجھ کو اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے نہیں دیتیں مگر بعد میں خاموش ہوگئے۔

(۲) آخرکار میرے میاں نے ڈاکٹری کا مطالعہ ختم کرلیا۔ بطور ڈاکٹر کسی چھوٹے سے گانوں میں کام کرنے کے لیے گھر چھوڑ دیا۔ اس سے مجھ کو ایسی خوشی ہوئی جیسے بچے کو ماں کی گود میں جانے سے ہوتی ہے۔ جب میں نے وطن مولود" گانوں" کو خیرباد کہا تھا تو میری عمر صرف آٹھ سال کی تھی اس کے بعد دس سال اس بڑے شہر ہی میں گزر گئے۔ اور میرے گانوں کے گھر کی یادداشت بہت دھندلی پڑگئی۔ اور جب تک میری آنکھوں کی روشنی برقرار رہی کلکتہ اور اُس کی مصروف زندگی نے میرے بچپن کی زندگی پر ایک پردہ ڈالے رکھا، لیکن جوں ہی میری بصارت ضائع ہوئی مجھ کو معلوم ہوگیا کہ" کلکتہ صرف آنکھوں ہی یعنی محض نظروں ہی کو خیرہ کرسکتا ہے دل کو گن نہیں رکھ سکتا اور اب میرے اندھے پن میں میرے بچپن کی زندگی کے تمام مناظر" اس طرح سامنے آگئے جس طرح دن کے ختم ہونے کے بعد شام کے آسمان پر تارے ایک ایک کرکے اجاگر ہو جاتے ہیں۔

نومبر کا آغاز تھا جب ہم کلکتہ چھوڑ کر ہری سنگھ پور آئے تھے، اگرچہ یہ جگہ میرے لیے نئی تھی تاہم دیہاتی ہواؤں اور آوازوں سے ہر وقت میں گھری رہتی تھی۔ تازہ تازہ جُتے ہوئے کھیتوں سے نسیم سحری اٹھکیلیاں کرتی ہوئی آتی تھی اور اپنے ساتھ سرسوں کے پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو لاکر دماغ کو معطر کرجاتی تھی۔ کبھی گڈریے کے لڑکوں کی بانسری کی آواز دل کو بہت پیاری معلوم ہوتی تھی، کبھی چھکڑے گاڑیوں کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز جو گانوں کی کچی سڑکوں سے پیدا ہوا کرتی تھی وہ دل کو لبھاتی۔ غرض دیہات کی زندگی نے میری دنیا کو مسرت سے بھرپور کردیا تھا۔ یوں سمجھیے کہ میں ایک طفل معصوم بن گئی تھی اور میری بچپن کی زندگی دوبارہ عود کرآئی تھی، ہاں صرف ایک بات کی کمی تھی وہ یہ کہ میری پیاری ماں میرے پاس نہ تھیں۔

پہلے کلکتہ اپنے تمام ہنگاموں اور لغویات کے ساتھ میرے دل پر ثبت ہوگیا تھا اور اس حد تک کہ زندگی کے

خوشگوار فرائض نے اپنی معصومیت اور تازگی کو کھو دیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دن میرے ہاں میری ایک ملنے والی آئی اور دوران گفتگو میں کہنے لگی، تعجب ہے کہ تم اپنے میاں سے ناراض نہیں ہوتیں۔ میرا میاں اگر میرے ساتھ ایسا ناروا سلوک کرتا تو عمر بھر میں اُس کی صورت نہ دیکھتی۔ میں نے جواب دیا میرا اندھا پن بذات خود میرے لیے ایک عذاب ہے اور اپنے میاں کے خلاف اپنے دل میں ایک کینہ پیدا کر کے اُس کو اپنے لئے اور بھی بلائے جان بنالوں یہ کونسی عقلمندی ہے جب اُس نے ایک چھوٹی سی لڑکی کی زبان سے ایسی پرانے فیشن کی دقیانوسی بات سُنی تو اپنا چہرہ حقارت سے پھیر لیا اور اُٹھ کر چلی گئی گو میرے اُس وقت کے الفاظ کا زہر اُس کے جسم میں سرایت کر گیا اور ایسا زہر جو ایک دفعہ سرایت کر کے جسم سے کسی طرح خارج نہ ہوسکے

تاہم کلکتہ اور اُس کی ختم نہ ہونے والی مکروہات نے میرے دل کو بھی سخت کر دیا تھا، مگر جونہی میں دیہات آئی۔ میری سابقہ نیازمندیاں اور عقائد جن پر میں اپنی کمسنی میں کاربند تھی۔ ایک مرتبہ پھر روشن اور تازہ ہو گئیں۔ میرے دیوتا آئے اور انھوں نے میرے دل کی دنیا کو مگن کر دیا۔ میں نے عقیدت کے پھول اُنکے چرنوں کے نذر کئے اور عرض کیا، اگرچہ تم نے میری آنکھیں لے لیں مگر باعث فخر ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔ آہ جو "حق" ہے میں نے اُس سے بھی زیادہ کہہ دیا۔ یہ کہنا کہ تم میرے ساتھ ہو تکبر اور گستاخی ہے۔ زیادہ سے زیادہ جو ہم کہہ سکتے ہیں۔ وہ یہ کہ ہم تمھاری ذات پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں اور ہر حالت میں ممنون ہیں۔

(۳) ہم نے کئی مہینے بڑی خوشی کے ساتھ بسر کئے۔ میرے میاں نے اب اپنے پیشہ میں کافی ترقی کر لی اور انکی ڈاکٹری کی اچھی خاصی ساکھ قائم ہو گئی اور اُس کے ساتھ دولت بھی معقول پیدا ہونے لگی۔ مگر دولت ایک بڑا اجباری فتنہ ہے۔ میں اس کے متعلق کوئی خاص مثال پیش کرنا نہیں چاہتی مگر چونکہ اندھے آدمی میں عام لوگوں کی نسبت قوت ادراک و احساس زیادہ ہوتی ہے اس لئے میرے میاں میں مال و دولت کی ترقی کے ساتھ ساتھ جو انقلاب پیدا ہو رہا تھا میں اُس کو بخوبی سمجھ رہی تھی جب وہ چھوٹے آدمی تھے۔ تو ان میں رحم و انصاف کا مادہ بدرجۂ اتم موجود تھا اور مفلوک الحال لوگوں کی امداد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے، اور اپنے ان ہم پیشہ لوگوں کے خلاف جو بہ نسبت غریب مریضوں کی تکالیف کے اپنی جیب گرم کرنے کا زیادہ خیال رکھتے ہیں اُن کے دل میں ایک شریفانہ جذبہ منافرت موجود تھا مگر اب مجھ کو اس میں نمایاں فرق معلوم ہو رہا تھا اب وہ سخت دل نظر آتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک غریب عورت آئی اور بڑی منت سماجت سے کہنے لگی خدا کے واسطے میرے بیٹے کا علاج خیرات میں کر دیجئے۔ میرا اکلوتا بیٹا جاں بلب ہے لِلّٰہ اس کی جان بچا لیجئے۔ مگر انھوں نے نہایت سنگدلی سے انکار کر دیا۔ جب میں نے خود بھی منتیں کیں تو مجبوراً بڑی بے پروائی اور بے احتیاطی سے اُنھوں نے اُسکا کام کیا۔

جب ہم کم مالدار تھے تو میرے میاں مالی معاملات پر زیادہ توجہ نہ دیتے تھے وہ ان ذلیل باتوں سے بچنے میں بعید قابل عزت تھے مگر جب سے اُن کا بہت بڑا حساب بنک میں رہنے لگا تو وہ زمینداروں کے چالاک اور چلتا پرزہ منیموں سے

گھنٹوں خلوت میں بیٹھے بالکل بے نتیجہ باتیں (جن سے کبھی بہتری کی اُمید نہیں ہوسکتی) بنایا کرتے تھے۔ میں اپنے دل میں کہا کرتی تھی۔ اے پرمیشور! تو نے میرے میاں کی طبیعت کا لگاؤ کس طرف کر دیا۔ ہائے اِن کو کیا ہو گیا! وہ پتی جن کو میں اندھے ہونے سے قبل اور اندھے ہوتے کے بعد بھی رحمت کا فرشتہ اور دیا کا دیوتا سمجھتی تھی اس کو اب کیا ہو گیا؟ وہ خاوند جس نے اس دن میرے دونوں ابرووں کے درمیان بوسہ دیکر مجھ کو "دیوی" کے تخت پر بٹھایا تھا۔ ہائے اُس کے جوش کے جھونکوں نے اس کو خودکشی ضلالت اور معصیت کے غار میں پہونچا دیا! ہائے اس کی تو اخلاق کی تمام رگیں دن بدن خشک ہوئی جا رہی ہیں۔ ہائے اُس کی تو اندرونی زندگی، اس کا ضمیر سب کچھ باہر کی مسموم فضا اور ارذلیت کے خیالات سے تباہ ہوگئے۔ ہائے اس پر تو ایسی روحانی مردنی چھائی معلوم ہوتی ہے جس کا کوئی مداوا ہی نہ ہوسکے۔ اے پرماتما کیا تو پھر ایک دفعہ اس کو کسی نیکی اور اچھائی کی تحریک سے اُبھار دیگا؟

اب رفتہ رفتہ مجھے یقین ہوگیا کہ جب میں اندھی ہوئی تھی تو انھوں نے جو مجھ کو یقین دلایا تھا کہ میں ہمیشہ تازندگی تجھ سے جدا نہیں ہونے کا، اور جو عہد کیا تھا کہ میں "دوسری شادی" بھی نہ کروں گا۔ تو اس پر اُنکا اب قائم رہنا محال ہے۔ اندھے پن سے میرے اور ان کے درمیان جو مفارقت پیدا ہوئی تھی وہ مفارقت محض جسمانی اور دکھاوے کی مفارقت تھی مگر اب مفارقت پیدا ہوتی نظر آرہی ہے البتہ وہ ایک مفارقت ہے اور ناقابل برداشت مفارقت۔ اور اس خیال سے میرا دل تھرتھرانے لگتا تھا۔ اور میرا دم ہوا ہوا جاتا تھا۔

بعض اوقات تو مجھے یہ گمان ہوتا تھا کہ ممکن ہے کہ یہ تمام باتیں ایسی بُری نہ ہوں جیسی بُری یہ مجھے معلوم ہورہی ہیں چونکہ میں اندھی ہوں اس لئے خوشگوار باتیں بھی شاید مجھے ناگوار معلوم ہورہی ہوں اور یہ ممکن بھی تھا کہ اگر میں اندھی نہ ہوتی تو یہ دنیا جیسی بھی مجھے میسر آتی میں اس کو "خوش آمدید" کہتی۔ بہرحال میرے یہ قیاسات خواہ غلط ہوں یا صحیح مگر میرے میاں تو میرے تمام خیالات اور تاثرات کو اُسی روشنی میں دیکھتے تھے۔

ایک دن ایک مسلمان بوڑھا ہمارے گھر آیا اور روتے ہوئے کہنے لگا، میری نواسی سخت بیمار ہے، آپ چل کر اس کو دیکھ لیں، بابو میں غریب آدمی ہوں مگر آپ میرے ساتھ چلئے، خداوندکریم آپ کے لیے بہتری کرے گا۔ میں سب سن رہی تھی، میرے میاں نے بڑی سنگدلی سے جواب دیا "خدا جو کچھ کریگا اس سے کام نہیں چل سکتا میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تم کیا کر سکتے ہو" جس وقت میں نے سنا تو میں نے کہا کہ اے پرماتما تو نے مجھے اندھی کے ساتھ بہری بھی کیوں نہ کر دیا، جو میں ایسے گستاخانہ الفاظ نہ سنتی۔ بوڑھے نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور روانہ ہو گیا میں نے جلدی سے اپنی ملازمہ کے ہاتھ اس کو اپنے کمرہ کے پاس بلایا اور اس کو کچھ روپیہ دیکر کہا کہ لو یہ روپیہ لو اور کسی معتبر ڈاکٹر سے اپنی نواسی کا علاج کراؤ۔ اور مہربانی کرکے میرے میاں کے لئے دعا کرنا۔ مگر اس دن رنج اور خوف کے مارے میں نے صبح سے شام تک کچھ نہ کھایا۔

وہ خاموش تھی مگر میں محسوس کر رہی تھی کہ اُس کی جوان بڑی بڑی آنکھیں جذبۂ تحقیق سے لبریز میری نظروں پر جھکی ہوئی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ رحم اور ہمدردی سے بھری ہوئی تھیں وہ بہت حیرت زدہ اور متفکر ہو گئی اور تھوڑی دیر کے وقفہ کے بعد بولی

او ہو! اب میں سمجھی کہ تمھارے میاں نے اپنی خالہ کو یہاں رہنے کے لئے اسی وجہ سے بلایا ہے۔ میں نے کہا نہیں تم غلطی پر ہو۔ انھوں نے ان کو یہاں رہنے کے لیے نہیں بلایا ہے وہ تو خود اپنے مطلب کے لیے یہاں آئی ہیں ہیمو کے ہنسی کے مارے پیٹ میں بل پڑ گئے پھر کہنے لگی۔ یہ تو بالکل میری خالہ کی طرح ہیں۔ بغیر کسی کے مدعو کئے انکا یہاں رہنا کیسا مناسب ہے۔ واہ، واہ۔ مگر اب میں تم کو یقین دلاتی ہوں کہ وہ یہاں سے ٹلنے کا نام نہ لینگی۔ پھر وہ خاموش ہو گئی اور کچھ پریشان سی معلوم ہونے لگی۔

مگر ابا نے مجھ کو یہاں کیوں بھیجدیا۔ کیا تم اس کے بارے میں مجھے کچھ بتا سکتی ہو؟ ہیمو نے دریافت کیا ہم یہ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ خالہ بھی کمرہ میں آگئیں۔ ہیمو نے اُن سے پوچھا،

خالہ تمھارا واپس جانے کا کب تک خیال ہے خالہ اس پر بڑی جھلائیں اور کہنے لگیں:۔

بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ میں نے تو ساری عمر میں کوئی ایسی بچپن لڑکی دیکھی نہیں کہ ابھی آئی ہے، اور ابھی پوچھ رہی ہے کہ کب چلوگی۔ اور یہ سب تیری بھلائی کے لئے کیا جا رہا ہے

ہیمو نے جواب دیا کہ یہ مکان چونکہ تمھارے قریبی رشتہ دار کا ہے اس لئے تم یہاں رہ سکتی ہو مگر میں اپنے متعلق صاف کہتی ہوں کہ میں ہرگز یہاں نہیں ٹھہر سکتی۔ پھر میرا ہاتھ ہلا کر کہا۔ بہن! تم کیا سوچ رہی ہو! میری زبان سے کچھ نہ نکل سکا لیکن میں نے ہیمو کو گلے سے لگا لیا۔ خالہ اس وقت بڑی اُلجھن میں تھیں وہ یہ محسوس کر رہی تھیں کہ معاملہ میرے قبضہ سے نکلا جا رہا ہے۔ انھوں نے کہا میں اور میری بھانجی (ہیمو) نہانے کے لئے دریا جا رہے ہیں۔

ہیمو نے مجھ سے لپٹتے ہوئے کہا۔ ہم دونوں ساتھ جائیں گے۔ خالہ مجبوراً اس خوف سے کہ کہیں یہ اور بھی میرے ہاتھ سے نہ نکل جائے خاموش ہو گئیں۔ اشنان کے لیے دریا جاتے ہوئے ہیمو نے پوچھا تمھارے ہاں بچے کیوں نہیں ہیں۔

میں اس کے اس سوال سے چونک گئی پھر بولی، میں کیا کہہ سکتی ہوں، میرے خدا نے مجھے بچے نہیں دیے۔ یہی اس کی وجہ ہے۔ ہیمو نے جواب دیا، نہیں یہ اس کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ تم نے کچھ گناہ کیا ہوگا۔

دیکھو خالہ کو دیکھو نا یہ بھی بے اولاد ہیں، ان کے دل میں کیسی بدیاں ہیں۔ مگر تمھارے دل میں کیا بدی ہے؟ اس بھولی لڑکی کے ان الفاظ سے میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ میرے پاس اس "بدبخت معمّہ" کا کوئی حل نہیں تھا میرے دل سے ایک آہ نکلی۔ دردناک آہ، میں نے اپنے قلب کے سکوت میں کہا ایسے پرماتما تو ہی جانتا ہے کہ اس کا

کیا سبب ہے ؟

ہمیو نے گھبرا کر کہا تم کیوں غم کر رہی ہو، میری باتوں کو تو کوئی بھی قابل غور اور ٹھیک نہیں سمجھا، اور پھر اُس کے باریک قہقہہ کی آواز دریا کے اس پار سنائی دی۔

(۵) اس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میرے میاں کے کاروبار میں بہت خلل آرہا ہے اگر کہیں باہر سے کوئی لینے آتا ہے تو وہ انکار کر دیتے ہیں۔ مریضوں پر بھی کچھ توجہ نہیں کرتے بہت جلد چھوڑ چھاڑ دیتے ہیں۔ پہلے تمام دن میں صرف کھانے کے وقت گھر میں آیا کرتے تھے اور یا صرف رات کو آتے تھے لیکن اب خالہ کی بلا ضرورت خاطر مدارات کے لئے گھڑی گھڑی گھر میں آتے ہیں اور گھنٹہ گھنٹہ کے بعد انکی خبر لے جاتے ہیں جب وقت وہ خالہ سے ملنے کے لئے گھر میں آتے ہمیو کو کسی نہ کسی بہانے سے وہ اپنے پاس بلاتیں۔ پہلے پہلے تو جو اُنھوں نے کہا وہ کرتی گئی۔ آخرکار اس نے ایک دفعہ قطعی انکار کر دیا۔

خالہ آواز دے رہی تھیں ہیمو ہیمو۔ ہیمو نی۔ گر وہ لڑکی "سراپا درخواست رحم" بنی ہوئی مجھسے لپٹ رہی تھی۔ اُس کی خاموشی میں دہشت اور غمگینی آسودہ تھی بعض اوقات تو وہ "صید اسیر" کی طرح لرزنے لگتی تھی جس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اب میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے ؟

اسی اثنا میں میرے بھائی کلکتہ سے ملنے کے لئے آئے مجھے معلوم تھا کہ دادا معاملہ کی تہ تک پہنچنے میں بہت مشاق ہیں اور انصاف کی بات کہنے میں بھی بہت سخت ہیں ایسا نہ ہو کہ میاں اور اُن کے کچھ کھٹک جائے اس لیے میں نے حقیقتِ حال کو مسرت کے بادبان کے نیچے چھپانے کی کوشش کی گر خوف تھا کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ میری فطرت کے خلاف ہے، مگر میں برابر یہی کوشش کئے گئی۔

آخرکار میرے میاں ظاہری طور پر بھی مضطرب معلوم ہونے لگے اور مجھ سے پوچھنے لگے کہ تمھارے بھائی کا کب تک واپس جانے کا خیال ہے اِن کی یہ بے صبری آخر دادا سے بھی نہ چھپ سکی لیکن خفت اور رخصت ہو جانے کے سوا چارہ کیا تھا۔ روانہ ہونے سے قبل انھوں نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور تھوڑی دیر تک یوں ہی رکھے رہے مجھ کو محسوس ہوا کہ انکا ہاتھ بالکل سرد ہے۔ انکی آنکھوں سے دو موٹے موٹے آنسو میرے اوپر گرے۔ اُس وقت اُنھوں نے بہت خاموشی کے ساتھ مجھے دعائیں دیں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ یہ آغاز اپریل کی ایک شام تھی اور بینٹھ والا دن تھا۔ لوگ پینٹ سے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے۔ اُس وقت اندھیاؤ سا آرہا تھا۔ سیلی زمین کی باس اور ہوا کی نمی ہر چیز میں سرایت کرتی معلوم ہو رہی تھی۔

جب میں اکیلی ہوتی تھی اپنے سونے کے کمرہ میں لیمپ نہیں رکھا کرتی تھی کہ مبادا کہیں آگ نہ لگ جائے

یا کوئی حادثہ نہ پیش آ جائے۔ میں اپنے اندھیرے کمرہ میں زمین پر بیٹھی ہوئی اپنی اندھی دنیا کے خدا سے فریاد کر رہی تھی اور میرے آقا میں اندھی ہوں۔ تیرا چہرہ چھپا ہوا ہے مجھے نظر نہیں آ سکتا۔ میں نے اپنے ٹوٹتے ہوئے دل کی اس بہار کو تھامے رکھا۔ جب تک میرے ہاتھوں نے یارا کیا۔ اب میری "کشتی حیات" منجدھار میں ڈگمگا رہی ہے۔ کبتک تو میرا امتحان لیگا؟ کبتک میرے ریا ساگر؟

میں نے اپنے سر کو چارپائی پر جھکا دیا اور سسکیاں بھرنے لگی۔ جونہی میں نے ایسا کیا مجھ کو چارپائی ہلتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اُس وقت ہیمونی میرے پاس کھڑی تھی وہ میرے گلے میں لپٹ گئی اور میرے آنسوؤں کو خاموشی کے ساتھ پونچھنے لگی۔ مجھے معلوم نہیں ہوا کہ وہ اس وقت اندھیرے میں کیوں کس کے انتظار میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک لفظ نہیں کہا اور نہ مجھ سے کچھ دریافت کیا۔ صرف سادگی کے ساتھ اپنا برف جیسا ٹھنڈا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا بوسہ دیا اور چلی گئی۔

دوسرے دن صبح کو اُس نے خالہ سے میری موجودگی میں کہا تم اگر یہاں رہنا چاہتی ہو تو رہو میں نہیں رہ سکتی میں اپنے گھر کے نوکر کے ساتھ جا رہی ہوں، خالہ نے کہا تمھیں تنہا جانے کی ضرورت نہیں، میں بھی چلونگی۔ اور کرتے ہوئے بہت ناز کے ساتھ ایک مخمل کے بکس میں سے ہیرے کی انگوٹھیاں نکالیں اور کہا۔ ہیمو، دیکھو کیسی خوبصورت خوبصورت انگوٹھیاں میرے بجائے تمھارے لئے لائے ہیں۔

ہیمونی نے اُن کے ہاتھ سے انگوٹھیاں لے لیں اور کہا خالہ دیکھو یہ میرے ہاتھ میں کیسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں اور انگوٹھیوں کو کھڑکی کے باہر جو تالاب تھا اُس میں پھینک دیا۔ خالہ۔ خوف۔ تعجب اور رنجیدگی میں غرق ہوگئیں اور کنڈا ایا ہے چوہے کی طرح انکا رواں رواں کھڑا ہو گیا۔ میری طرف مخاطب ہوئیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگیں۔ کمو کمو! ہیمونی کی اس طفلانہ بیہودگی کے بارے میں ایک لفظ بھی اُن سے نہ کہنا۔ اُن کو سنکر بہت ملال ہوگا میں نے ان کو اطمینان دلایا کہ آپ کو خوف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے متعلق ایک لفظ بھی مجھ سے اُن تک نہیں پہنچ سکتا۔ دوسرے دن ہیمونی گھر روانہ ہونے سے قبل مجھ سے گلے ملی اور کہنے لگی۔ پیاری بہن مجھ کو اپنا دلمیں جگہ دینا میں نے جواب دیا بہن۔ اندھوں کا حافظہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ اس کے سر کو اپنے اوپر جھکا لیا اور اسکے بالوں اور پیشانی کو چوما۔

میری دنیا اچانک اور بھی دھندلی ہوگئی۔ وہ تمام جذبات مسرت۔ پاکباز جوانی حسن و شباب جس نے میرے قریب آشیانہ بنا لیا تھا وہ ہیمونی کے چلے جانے سے معدوم ہوگیا۔ اسے اپنے پھیلے ہوئے بازوؤں سے ٹٹول رہی تھی اس جستجو میں کہ میری اس ویران اور اندھی زندگی میں سے جو کچھ کھو گیا ہے وہ کسی طرح بھر جائے۔

خالہ اور ہیمو کے چلے جانے کے بعد انھوں نے ظاہر کیا کہ اچھا ہوا کہ خالہ چلی گئیں اُن کے یہاں رہنے سے سارا کام بٹ ہوگیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تمام باتیں محض بناوٹی تھیں اور میں بخوبی سمجھ رہی تھی۔ ابتک میرے اور اُن کے درمیان صرف میری بے بصری ہی ایک رکاوٹ تھی۔ لیکن اب اس میں ایک نئی

رکاوٹ کا اور اضافہ ہوگیا وہ بیوی کے متعلق تفکر انگیز خاموشی تھی۔ اگرچہ انھوں نے بہت کچھ حیلے بہانے کئے مگر مجھے معلوم تھا کہ شادی کے متعلق خط وکتابت ہورہی ہے۔

یہ مئی کا آغاز تھا کہ ایک دن صبح میرے کمرہ میں میری خادمہ آئی اور کہنے لگی کہ یہ دریا کے سفر کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ بابو جی کہاں جارہے ہیں؟ میرے میاں کے سر پر شادی کا جو بھوت سوار تھا میں اس سے واقف تھی اور اُس کے پوچھنے سے میں سمجھ گئی تھی کہ وہ کہاں جارہے ہیں مگر میں نے خادمہ کو کچھ نہ بتایا یہی کہا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ اس سے آگے خادمہ کو کوئی سوال کرنے کی جرأت نہ تھی۔ اُس نے ایک ہچکی ابھرا اور چلی گئی۔ اس دن وہ بڑے رات گئے گھر میں گھسے۔ مجھ سے کہنے لگے کہ مجھے باہر دیہات میں ایک مریض کو دیکھنے جانا ہے۔ صبح سویرے ہی میں چلا آؤں گا، اور بہت ممکن ہے کہ مجھے وہاں دو تین روز تک جاویں۔ میں اپنے بچھونے سے اُٹھ گئی اور اُن کے قریب کھڑی ہوگئی۔ اور ذرا زور سے کہنے لگی۔ آپ مجھ سے کیوں جھوٹ بول رہے ہیں۔ انھوں نے ذرا ہکلاتے ہوئے کہا۔ کیا۔ کیا میں تم سے جھوٹ بول رہا ہوں؟

میں نے کہا تم شادی کرنے کے لئے جارہے ہو۔ وہ خاموش رہے اور تھوڑی دیر کے لیے کمرہ میں بالکل سکوت رہا، آخر میں نے اس طرح سکوت کو توڑا۔ جواب دو۔ کہو۔ ہاں۔ انھوں نے بہت دھیمی آواز میں کہا۔ ہاں۔ میں بے اختیار چلانے لگی۔ میں کبھی آپ کو اجازت نہ دوں گی۔ میں تم کو اس خوفناک گناہ۔ اس تباہ کردینے والے پاپ سے بچاؤں گی اگر میں تمھیں اس بات سے بچانے میں ناکامیاب رہی تو میں خدا کو عبادت کے وقت کیسے منھ دکھاؤں گی اور تمھاری بیوی کیسے رہوں گی۔

کمرہ اب تک پتھر کی طرح ساکت تھا۔ میں زمین پر گر گئی اور اُن کے چرنوں پر پیٹ کر کہنے لگی۔

بتاؤ مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ میں کس فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہی؟ مجھے بالکل سچائی کے ساتھ بتاؤ کہ تم دوسری شادی کیوں کرنا چاہتے ہو؟

انھوں نے آہستہ سے کہنا شروع کیا۔ میں تم کو بالکل سچائی کے ساتھ بتاؤں گا۔ مجھے تم سے خوف آتا ہے تمھارے اندھے پن نے تمھیں اپنے حصار میں لے لیا ہے اور میرے لیے کوئی راستہ نہیں ہے۔ میرے نزدیک اب تم ایک عورت نہیں ہو۔ میرے لئے تم اب ایسی بارعب ہو جیسے خدا۔ میں اپنی زندگی کا ایک دن بھی اب تمھارے ساتھ اس طرح نہیں گزار سکتا میں ایک عورت چاہتا ہوں، بالکل معمولی عورت، جس کو میں آزادگی کے ساتھ دھمکا سکوں، بہلا سکوں۔ اُس کو سر پر چڑھا سکوں۔ اُس کی تحقیر کرسکوں۔ میں نے کہا۔

آہ! پیارے میرے دل کو چیر کر دیکھ لے کہ میں ایک معمولی عورت سے کیا مختلف ہوں؟ میں وہی لڑکی جو نئی نئی بیاہی گئی تھی تو تم مجھ کو ایک قابل اور سمجھدار لڑکی سمجھا کرتے تھے۔ میں جو بیہودہ الفاظ [illegible]

جمع کر سکتی جو اُس وقت میں نے اُن سے کہے تھے۔ مگر مجھے یہ خوب یاد ہے کہ میں نے آخر میں کہا تھا۔ اگر میں ایک کماز استری ہوں تو پرمیشور کو گواہ کر کے کہتی ہوں کہ تم یہ بات نہیں کر سکتے تم اپنے عہد سے نہیں پھر سکتے۔ اس سے قبل کہ تم اس دہشتناک پاپ کے مرتکب ہو یا تو میں بیوہ ہو جاؤں گی، یا ہیمو نی مر جائے گی۔ اُس کے بعد میں بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی اور جب وقت میں اپنے آپے میں آئی تو ابھی اندھیرا تھا۔ پرندے خاموش تھے اور وہ جا چکے تھے،

تمام دن میں اپنے گھر کے معبد میں بیٹھی ہوئی عبادت کرتی رہی شام کو بجلی کی چمک، بادل کی گرج اور مینہ کے زور شور کے ساتھ ایک طوفان آیا، بلا کا طوفان آیا، میں سہمی ہوئی دیوتاؤں کے سامنے پرارتھنا کر رہی تھی۔ مگر میں نے اُس وقت اِن کی حفاظت کے لئے دعا نہ کی اگرچہ وہ اُس وقت خطرہ میں تھے۔ میں نے اُس وقت یہ پرارتھنا کی کہ چاہے کچھ بھی ہو مگر وہ اس پاپ سے بچ جائیں۔

رات یوں ہی گذر گئی۔ دوسرے روز بھی تمام دن پوجا پاٹ کرتی رہی۔ شام کے وقت مجھے دروازہ کے باہر کچھ چلت پھرت معلوم ہوئی۔ پھر دروازہ کھول کر کچھ لوگ اندر آئے اور مجھے زمین سے اُٹھا کر کمرے میں لے گئے جب میں ذرا ہوشیار ہوئی۔ تو میرے کان میں آواز آئی۔ بہن بہن۔ میں نے آنکھیں کھولیں تو مجھے معلوم ہوا کہ میں اپنے کمرہ میں ہیمو نی کے زانو پر سر رکھے ہوئے لیٹی ہوں۔ اور میرے ہلنے سے کچھ سرسراہٹ کی آواز معلوم ہوئی اور یہ آواز عروسی جوڑے کی تھی۔

میں نے اپنے دل میں کہا۔ او خدا! کیا میری دعائیں مستجاب نہیں ہوئیں۔ تمام کی تمام محنت اکارت گئی اور وہ اس پاپ میں پھنسنے سے نہ بچ سکے۔

ہیمو نی نے اپنا سر جھکا کر نہایت شیریں آواز سے اور نرم لہجہ میں کہا۔ پیاری بہن! میں اپنی شادی ہونے پر تجھسے مبارکباد لینے آئی ہوں۔ یہ سنکر میرا تمام جسم ریزہ ریزہ ہو گیا جیسے کسی درخت کے ٹہنے پر بجلی گرنے سے وہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔

میں نے بمشکل اپنے آپ کو مجبور کر کے کہا، میں تم کو کیوں نہ مبارکباد دونگی تم نے کون سی خطا کی ہے۔ ہیمو نی اپنے مخصوص انداز میں ہنسی اور کہنے لگی" جب تم بیاہی گئی تھیں تو بالکل حق بجانب تھا اور اب میری شادی ہوئی ہے تو تم خطا کہتی ہو،، میں نے اس کے جواب میں مسکرانے کی کوشش کی اور اپنے دل میں کہنے لگی کہ میری دعا دنیا میں آخری اور فیصلہ کن چیز نہیں ہے۔ سب کچھ اُس کی مرضی پر منحصر ہے چاہے دنیا کی تمام آفتیں مجھ پر ٹوٹ پڑیں مگر اس آن دیکھے خدا پر میرا ایمان عقیدہ اور امیدیں منقطع نہ ہونی چاہئیں۔

ہیمو نی نے مجھے پرنام کیا۔ میرے چرنوں کو چھوا، میں نے مبارکباد دی، اور اقبالمندی کی دعائیں دیتے ہوئے کہا۔ پرماتما تم کو ہمیشہ ہمیشہ خوش رکھے اور چین سُکھ نصیب ہو۔ ہیمو نی ابتک مطمئن نہیں ہوئی اور کہنے لگی۔ بہن محض مبارکباد ہی کافی نہیں ہوگی۔ بلکہ اپنے ہاتھوں سے تم کو ہماری خوشیاں مکمل کرنی ہونگی۔ تم کو خود میرے پتی کو

گھر میں لانا ہوگا۔ میں اُن کو تمھارے پاس لائی ہوں۔ میں نے کہا لاؤ۔ تھوڑی دیر میں کسی کے جانے پہچانے قدموں کی آہٹ معلوم ہوئی اور پھر

کہو تم کیسی ہو؟ میں فوراً کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی دادا۔ ہیمونی بہت ہنسی اور کہنے لگی تم ان کو ابتک بڑا بھائی کہتی ہو۔ یہ کیا حماقت ہے؟ اب اِن کو چھوٹا بھائی کہو، اِن کے کان اُمیٹھو۔ اِن کو ڈانٹو، اِن کو ستاؤ چونکہ انھوں نے تمھاری چھوٹی بہن یعنی مجھ سے شادی کرلی ہے۔

اب میں سمجھی کہ میرے میاں اس گناہ عظیم سے بچ گئے۔

مجھے معلوم تھا کہ جب سے والدہ کا انتقال ہوا ہے دادا نے شادی کے مقدس بندھن میں نہ بندھنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا مگر میں انکی چھوٹی بہن تھی میری تلخ زندگی کی شدید احتیاج نے انکو شادی کرنے پر مجبور کردیا انھوں نے محض میری خاطر سے شادی کی تھی۔ خوشی کے آنسو میری آنکھوں سے رواں ہوگئے دادا آہستہ آہستہ میرے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگے اور ہیمونی مجھ سے لپٹ گئی اور خوب زور زور سے ہنسنے لگی۔

میں اُس دن بڑی رات گئے تک جاگتی رہی اور بچھونے پر لیٹے ہوئے اپنے میاں کا انتظار کرتی رہی سوچتی رہی کہ وہ اس ندامت اور مایوسی کے صدمے کو کس طرح برداشت کریں گے۔ آدھی رات کے بعد بھی بہت سے گھنٹے گذر گئے جب میرے کمرے کا دروازہ کھلا۔ میں اٹھ کر پلنگ پر بیٹھ گئی اور سننے لگی کہ کون آیا، میرے میاں کے پیروں کی چاپ سنائی دی۔ میرا دل دھڑدھڑ کرنے لگا وہ میری چارپائی کے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہنے لگے۔ تمھارے دادا نے مجھے تباہی سے بچا لیا۔ ایک لمحہ کے دیوانہ پن نے مجھے ذلت کے غار میں پہونچا دیا تھا۔ اس کی فریفتگی، حماقت کی فریفتگی نے مجھپر ایسا قبضہ پا لیا تھا کہ اُس سے رہائی ناممکن معلوم ہورہی تھی۔ اکیلا پرماتما ہی جانتا ہے کہ جس دن میں کشتی میں سوار ہورہا تھا میرے سر پر کیا سوار تھا دریا میں طوفان آیا اور اُس نے سارے آسمان کو ڈھانک لیا۔ خوف و ہراس کے عین درمیان میرے دل میں ڈوبنے کی ایک خفیف خواہش پیدا ہوئی۔ تاکہ میری زندگی جس پھندے میں پھنس گئی ہے اُس سے نجات حاصل ہوسکے۔ اتھرگنج پہنچکر میں نے یہ خبر سنی کہ ہیمونی کا بیاہ تمھارے بھائی کے ساتھ ہوگیا۔ خدا ہی جانتا ہے کہ یہ خبر میں نے کس مسرت اور ندامت سے سُنی۔ میں فوراً کشتی سے واپس لوٹ گیا۔

اِن لحوں میں ذاتی الہام مجھ پر روشن ہوگیا کہ تمھاری محبت کے سوا دُنیا میں میرے لئے خوشی نہیں تم ایک دیوی ہو، یہ سُنکر میں اس پڑی اور چلا کر کہنے لگی نہیں نہیں۔ اب کبھی میں دیوی نہ ہونگی میں تمھاری ایک فانی ناچیز بیوی ہوں بالکل ایک معمولی عورت کی طرح۔ انھوں نے جواب دیا۔ پیاری آئندہ مجھے دیوتا کہکر شرمندہ نہ کرنا۔

دوسرے دن پھر یہ چھوٹا سا قصبہ سنکھ کی آواز دل سے مسرور تھا اور کسی کی زبان پر بھی اس طوفانی رات کا چرچا نہ تھا۔ جب تقریباً سب فنا ہونے والا تھا۔

(میخانہ کلکتہ)

اور اپنے بھائی کا نصف حصہ پاتی ہے۔ جو لوگ اسکی خلاف ورزی کرتے ہیں وہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ان تمام حقوق کے علاوہ مردوں کو ان کے نان ونفقہ کا ذمہ دار بھی بنا دیا۔ جو ان کی تمام ضروریات کا کفیل ہے یہانتک کہ طلاق کے بعد بھی عدت کے زمانہ تک کی کفالت بھی مردوں کے سر پر ہے۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت بچے کو دودھ پلانے کے لیے مجبور نہیں ہے اگر چاہے تو دودھ پلائے ورنہ وہ شوہر سے دودھ پلانے کی بھی اجرت لے سکتی ہے میاں بیوی میں ان بن ہو جانے کی صورت میں مرد کو طلاق دینے کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح عورت کو حق دیا گیا ہے کہ وہ قاضی کے پاس جا کر شوہر کی معقول شکایت ۔ اور کمزوریوں کو بیان کر کے طلاق کی درخواست کرے اُسکے علاوہ خلع بھی کر سکتی ہے اسلام کے عروج اور ترقی کے زمانے میں یہ تمام حقوق ہم کو حاصل تھے لیکن آج وہ تمام سلب کر لیے گئے ہیں۔

اسی طرح عورت اپنی جائداد کو اپنی مرضی سے خرید اور فروخت کر سکتی ہے۔ خود اُس روپیہ کو اپنے نام سے رکھ سکتی ہے بیوپار کر سکتی ہے۔ جس کو چاہے دے سکتی ہے یعنی بالفاظ دیگر اپنے روپیہ اور جائداد پر مکمل اختیار رکھتی ہے عورت کو اسلام نے رائے دہندگی کے حقوق بھی عطا کئے ہیں۔ عورت عدالت میں گواہی دے سکتی ہے مگر بھول جانے کے خوف سے ایک دوسری عورت کو اس گواہی کے مکمل کرنے کے لیے شریک کیا گیا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ عورت کے ان تمام حقوق پر جو اسلام نے عورت کو عطا کئے ہیں مفصل روشنی ڈالی جائے گی بہتر ہوتا اگر کوئی با انصاف اور باخبر عالم ان حقوق پر اپنے خیالات ظاہر فرمائیں

ہماری رائے میں جو لوگ عورت کو عضو معطل سمجھتے ہیں بالکل غلطی پر ہیں۔ اور احکام اسلام سے قطعی ناواقف ہیں۔ آج تک دنیا کے کسی مذہب نے عورتوں کو یہ آزادی و مساوات اور یہ قابل فخر و عزت حقوق عطا نہیں کئے جو رسولِ عربی نے عطا فرمائے ہیں۔

یہ ہماری نالائقی ہے کہ دس فیصدی عورتیں بھی ایسی نہیں ہیں جو آج ان حقوق سے واقف ہوں جو اسلام نے ہم کو عطا کئے ہیں اس امر سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ زندگی کے ہر شعبے میں عورت مرد کی معاون اور مددگار ہے۔ اور محض گھر میں بیٹھ کر روٹیاں پکانا اور بچے پیدا کر کے انھیں پرورش کرنا ہی اسکا فرض نہیں ہے۔ وہ مرد کا دست راست۔ اسکی مشیر یا تدبیر اور خانہ داری میں مکمل دسترس اور اختیار رکھنے کے علاوہ اس کے باہر کے امور میں بھی معاون و مددگار ہے مگر جب اسکو تعلیم سے ہی بے بہرہ اور حقوق کی طرف سے اندھا رکھا جائیگا تو وہ نہ گھر کا انتظام درست رکھ سکیگی۔ نہ بچوں کی پرورش ٹھیک کر سکیگی۔ نہ شوہر کے حقوق کو سمجھ سکے گی نہ سچی مسلمان ہو کر اسلام کی پیروی کر سکے گی۔

اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی آیندہ نسلوں کی ترقی کیلئے عورت کو حقیقی اسلامی تعلیم دلائیں اور قرآن شریف مع ترجمہ مکمل پڑھائیں۔ تاکہ ان کے گھروں میں ایمان کی روشنی پھیل جائے اور دنیا میں جو بدامنی اور بداخلاقی پھیلی ہوئی ہے اس کی اصلاح اور بہتری کی تدبیر گھر کے اندر سے شروع ہو۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اصلاح کا پہلا زینہ عورت ہے اور اسی کی بہتری اور بھلائی ہی میں قوموں کے عروج و زوال کا راز پوشیدہ ہے؟ (خاتون۔ بمبئی)

کسان

(از حضرت جوش ملیح آبادی)

جھٹپٹے کا نرم رو دریا، شفق کا اضطراب
کھیتیاں، میدان، خاموشی، غروب آفتاب

دشت کے کام و دہن کو دن کی تلخی سے فراغ
دور کی آبادیوں میں دھندلے دھندلے سے چراغ

زیر لب ارض و سما میں باہمی گفت و شنود
مشعلِ گردوں کے بجھ جانے سے اک ہلکا سا دود

وسعتیں میدان کی سورج کے چھپ جانے سے تنگ
سبزۂ افسردہ پر خواب آفریں ہلکا سا رنگ

پارہ پارہ ابر، سرخی، سرخیوں میں کچھ دھواں
بھولی بھٹکی سی زمیں، کھویا ہوا سا آسماں

خامشی، اور خامشی میں سنسناہٹ کی صدا
شام کی خنکی سے گویا دن کی گرمی کا گلا

اپنے دامن کو برابر قطع سا کرتا ہوا
تیرگی میں، کھیتیوں کے درمیاں کا فاصلا

چرخ پر بادل، زمیں پر تتلیاں، سر پر طیور
دوب کی خوشبو میں شبنم کی نمی سے کچھ سرور

پتیاں، مخمور، کلیاں آنکھ جھپکاتی ہوئی
نرم جاں پودوں کو گویا نیند سی آتی ہوئی

خار و خس پر ایک درد انگیز افسانے کی شان
بام گردوں پر کسی کے روٹھ کر جانے کی شان

یہ سماں اور اک قوی انسان، یعنی کاشتکار
ارتقا کا پیشوا، تہذیب کا پروردگار

طفلِ باراں، تاجدار خاک، امیر بوستاں
ماہرِ آئین قدرت، ناظمِ بزم جہاں

ناظرِ گل، پاسبانِ رنگ و بو، گلشن پناہ
ناز پرور لہلہاتی کھیتیوں کا بادشاہ

وارثِ اسرارِ فطرت، فاتحِ امید و بیم | محرمِ آثارِ باراں، واقفِ طبعِ سلیم
صبح کا فرزند، خورشیدِ زرافشاں کا علَم | محنتِ پیہم کا "پیماں" سخت کوشی کی قسم
قلب پر جس کے نمایاں نور و ظلمت کا نظام | منکشف جس کی فراست پر مزاجِ صبح و شام
خون ہے جس کی جوانی کا شبابِ روزگار | جس کے اشکوں پر فراغت کے تبسّم کا مدار
جس کی محنت کا عرق تیار کرتا ہے شراب | اڑ کے جس کا رنگ بنجاتا ہے جاں پرور گلاب
دوڑتی ہے رات کو جس کی نظر افلاک پر | دن کو جس کی انگلیاں رہتی ہیں نبضِ خاک پر
قلبِ آہن جس کے نقشِ پا سے ہوتا ہے رقیق | تند خو جھونکوں کا ہمدم تیز کرنوں کا رفیق
خون جس کا بجلیوں کی انجمن میں باریاب | جس کے سر پر جگمگاتی ہے کلاہِ آفتاب
لہلہاتا ہے رگِ خاشاک میں جس کا لہو | جسکے دل کی آنچ بنجاتی ہے سیلِ رنگ و بو
جس کی جانکاہی سے ٹپکاتی ہے امرت نبضِ تاک | جس کے دم سے لالہ و گل بن کے اتراتی ہے خاک
مانگتی ہے بھیک میں الماس کے نقش و نگار | جس کے ماتھے کے پسینے سے کلاہِ تاجدار
جس کی محنت سے پھپکتا ہے تن آسانی کا باغ | جس کی ظلمت کی ہتھیلی پر تمدن کا چراغ

جس کے بازو کی صلابت پر نزاکت کا مدار
جس کے کس بل پر اکڑتا ہے غرورِ شہریار

دھوپ کے جھلسے ہوئے رخ پر مشقت کے نشان | کھیت سے پھیرے ہوئے منھ گھر کی جانب ہے رواں

ٹوکرا سر پر، بغل میں پھاوڑا، تیوری پہ بل
سامنے بیلوں کی جوڑی، دوش پر مضبوط ہل

کون ہل، ظلمت شکن قندیلِ بزمِ آب و گِل
قصرِ گلشن کا دریچہ، سینۂ گیتی کا دل

خوشنما شہروں کا بانی، رازِ فطرت کا سراغ
خانہ زادِ تیغِ جوہردار کا چشم و چراغ

جس کو قدرت نے عطا کی وہ نگاہِ تابناک
جس سے ہو جاتا ہے سنگ و خشت کا دل چاک چاک

دھار پر جس کی چمن پرور شگوفوں کا نظام
شام زیرِ ارض کو۔ صبحِ درخشاں کا پیام

ڈوبتا ہے خاک میں جو روح دوڑاتا ہوا
مضمحل ذرّوں کی موسیقی کو چونکاتا ہوا

جس کی تابانی کے اندر، ضو ہلالِ عید کی
خاکِ مایوس مطلع پر کرن امید کی

جس کا مس خاشاک میں بنتا ہے اِک چادر حسین
جس کا لوہا مان کر سونا اُگلتی ہے زمین

ہل پہ دہقاں کے چمکتی ہیں شفق کی سرخیاں
اور دہقاں سر جھکائے گھر کی جانب ہے رواں

اس سیاسی رتھ کے پہیوں پر جائے ہی نظر
جس میں آ جاتی ہے تیزی کھیتیوں کو روند کر

اپنی دولت کو، جگر پر تیرِ غم کھاتے ہوئے
دیکھتا ہے ملکِ دشمن کی طرف جاتے ہوئے

قطع ہوتی ہی نہیں تاریکیِ حرماں سے راہ
فاقہ کش بچوں کے دھندلے آنسوؤں پر ہی نگاہ

پھر رہا ہے خونچکاں آنکھوں کے نیچے بار بار
گھر کی نا امید بیوی کا شبابِ سوگوار

سوچتا جاتا ہے کن آنکھوں سے دیکھا جائیگا
بے رِدا بیوی کا سر۔ بچوں کا مُنھ اترا ہوا

سیم و زر۔ نان و نمک۔ آب و غذا کچھ بھی نہیں
گھر میں اک خاموش ماتم کے سوا کچھ بھی نہیں

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی

انسان کو اتنا ہی ملیگا جتنی اُس نے کوشش کی ۔ القرآن

گوہر مقصود خود ملتا ہی ہمت شرط ہی | مضطرب بہتا ہی ہر تی ابھرنے کیلئے ۔ جوش

خدا ہر پرند کو خوراک دیتا ہے لیکن وہ اس خوراک کو اُسکے منھ میں نہیں ڈالتا ۔

ہوا کچھ وہی جسنے یاں کچھ کیا ہے | لیا جسنے پھل بیج بو کر لیا ہے
کرو کچھ کہ کرنا ہی کچھ کیمیا ہے | مثل ہے کہ کرتے ہی کی بر ملے ہے
یونہی وقت سو سو کے ہیں جو گنواتے | وہ خرگوش کچھوؤں سے ہیں ہار کھاتے ۔ حالی

جو کچھ ترقی میں نے کی ہے وہ میری ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے ۔ ہنری فورڈ

میدان سعی میں تگ و دو سے ہو گریز | پڑ جائے آبلہ تو گھر ہی سمجھ اُسے ۔ ولی محمد

”حرکت میں برکت ہے“

ز شرر ستارہ جویم ز ستارہ آفتابے | سر منزلے ندارم کہ بمیرم از قرارے ۔ اقبال

”زندگی ہاتھ پاؤں پھیلانے کا نام ہے“

میارا بزم بر ساحل کہ آں جا | نوائے زندگانی نرم خیز است
بدریا غلط و با موجش در آویز | حیاتِ جاوداں اندر ستیز است ۔ اقبال

”انسان کا کام کوشش کرنا ہے۔ پورا کرنا اللہ کا کام ہے“

در دشت جنونِ من جبریل زبوں صیدے | یزداں بکمند آور اے ہمت مردانہ ۔ اقبال

جس نے کوشش کی اُس نے پھل پایا۔

ہے اگر خواہش پرواز تو پیدا کر بال | رہیگا بے پر و بالی پہ قفس میں کبتک

تیمور نے اک مور چہ زیر دیوار | دیکھا کہ چڑھا دانے کو لے کر سو بار
آخر سرِ بام لیکے پہنچا۔ تو کہا | مشکل نہیں کوئی پیش ہمت دشوار ۔ حالی

کوشش میں ہے شرط ابتدا انساں سے | پھر چاہئے مانگنی مدد یزداں سے
جبتک کہ نہ کام دست و بازو سے کیا | پائی نہ نجات نوح نے طوفاں سے
توفیق باندازہ ہمت ہے ازل سے | آنکھوں میں ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہ ہوا تھا ۔ غالب

بجائے اسکے کہ ہم قسمت کا گلہ کریں ہم قسمت کو حسب منشا بدل سکتے ہیں

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے | پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے ۔ اقبال

قدرت ۔۔ آدمی کو پکار پکار کر کہہ رہی ہے کام کرو۔ ہر گھڑی اور ہر لحظہ کام کرو۔ اس کی مزدوری تمھیں ملے نہ ملے صرف اس امر کو ملحوظ رکھو۔ کہ تم کچھ کرتے تو ضرور رہو۔ پھر اس کا انعام تمھیں یقینی طور پر مل جائے گا۔ تمھیں یہ پروا نہ کرنی چاہئے کہ تمھارا کام نرم ہے یا سخت کھیت میں ہل چلانا ہو یا کرسی پر بیٹھکر کام کرنا۔

شرط صرف یہ ہے کہ کام اس طرح ایمانداری سے کیا جائے کہ تمھارا ضمیر مطمئن ہو جائے۔ اُس کا خیال نہ کرو کہ تمھیں شکست ہوئی ہے یا فتح حاصل کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو کسی کام کو عمدہ طور سے سرانجام دینا بذات خود بہت بڑا معاوضہ ہے

(ہمند جدید)

نمائۂ شوالہ

سچ کہہ دوں اے برہمن گر تو برا نہ مانے
تیرے صنمکدوں کے بت ہو گئے پرانے

فہرست کتب صدیق بکڈپو لکھنؤ

پہلے اسے پڑھیے! اس فہرست مین مصنفین اور مؤلفین کے نام سے تعظیمی الفاظ کو مجبوراً نکال دیا گیا ہے۔ اور جو نام یا تخلص مختصر اور زیادہ مشہور ہے اُسی کو لیا گیا ہے۔ اور اس فہرست کی ترتیب مین حروف تہجی کی ترتیب کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے تاکہ تلاش مین آسانی ہو۔ جس مصنف کا نام مطلوب ہو ڈکشنری (لغت) کے الفاظ کی ترتیب سے مل جائیگا۔

مصنف	کتاب	کیفیت
آتش لکھنوی	کلیاتِ آتش (دوسرا ایڈیشن)	آتش مرحوم لکھنؤ کے مسلم الثبوت استاد مانے گئے ہین۔ محاورات اور زبان کے اعتبار سے آپکا کلام مبتدیون کے لئے رہنما اور شعرائے کرام کے لئے حرزِ جان ہے۔ نہایت صاف اور لطیف کلام جسکو قدیم نسخون سے ملا کر بہت خوشخط بڑی تقطیع پر چھاپا گیا ہے۔ نہایت صحیح۔ ٹائٹل بہت دیدہ زیب۔ عہ
آرزو ڈبائیوی	شگوفۂ عید	عید سعید کے متعلق متعدد ولولہ انگیز نظمون اور پر اثر قطعات و رباعیات کا بہترین مرقع۔ لاجواب انتخاب جس مین عید کے مختلف تخیلی پہلوؤن پر بیش قیمت خیالات کے ساتھ جاذبِ نظر تماشے پیش کی گئی ہین۔ عید کا تحفہ اگر دینا ہو تو شگوفۂ عید سے بہتر ہدیہ نہین مل سکتا۔ پاکٹ سائز۔ ۶ر
آرزو لکھنوی	فغانِ آرزو	شاعرِ بےہمتا۔ استادِ یگانہ جناب آرزو کے رشحاتِ قلم جو شاعرانہ معجزات کا لاجواب مجموعہ ہیں۔ جسکا ہر ہر شعر جذبات و حسیات کا بہترین مرقع ہے

اپنون سے بیر رکھنا تو نے بتون سے سیکھا
جنگ و جدل سکھایا واعظ کو بھی خدا نے

اکثر اشعار صنائع و بدائع سے مرصع ہین۔ زبان کی روانی اور سلاست کا کیا کہنا۔ قریب قریب سب ہی غزلین استادانہ رنگ کی ہین۔ گو آرزو صاحب آسمان اُردو کے درخشان ستارون مین سے ہین لیکن نا اہلون کی ہنگامہ آرائیون کو دیکھکر تنہائی پسند ہو گئے ہین اور سوائے مخصوص صحبتون کے شعرا کی مجالس مین کم شریک ہوتے ہین لیکن پھر بھی شعرا ایسے کم ہون گے جو آرزو کی استادی کے قائل نہ ہون اور غزل کے میدان مین ان کا لوہا مان گئے ہون۔ بعض غزلین تو اس پایہ کی ہین کہ ماضی و حال مین انکی نظیر نہین ملتی قیمت عہ

نظام اُردو | اُردو زبان کے قواعد کی بہترین کتاب (صرف شعرا اور ادبا کیلئے) شاعری اور ادب کیلئے صحیح معیار۔ زبان کے اجزائے ترکیبی کی پوری تحقیق و تشریح مترادفات کا اصول استعمال جسمین ہر لفظ کے برمحل و بے محل استعمال کا صحیح معیار بنایا گیا ہے اس سے عمدہ کتاب اُردو قواعد مین ابتک نہین لکھی گئی قیمت عمہ

صبح اسلام | میلاد سرور کائنات پر ایک ولولہ انگیز نظم قیمت ۴ر

محمد حسین آزاد

دربار اکبری صہ نگارستان فارس ے، سخندان فارس ے، آبحیات ے، مکتوبات آزاد عہ دیوان ذوق عا، مجموعۂ نظم آزاد ۸، قند پارسی ۱۰، نیرنگ خیال حصہ ۱ ۱۲، نیرنگ خیال حصہ ۲ ۱۲، نصیحت کا کرن پھول ۸، قصص ہند حصہ ۲ ۸، جانورستان ۱۰، سیر ایران عہ لغت آزاد یہ تذکرۂ علما ۵، ڈرامہ اکبر عہ آموزگار پارسی ۱۲، بیاض آزاد عہ کائنات عرب ۶، فلسفۂ الہیات عمہ مقدمہ کریما مع...

آزاد سبحانی

مالابار اور موپلا ۲ر آزادی ۴ر

آصف الزمان

خواتین ثلثہ اس مین تین لڑکیون کے نہایت دلچسپ حالات بیان کئے گئے ہین اور قابل مصنف نے تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ لڑکیون کو نہ تو ایسا رکھنا چاہیے کہ وہ محض جاہل رہین اور نہ اتنی تعلیم دیجائے کہ وہ بے راہ ہو جائین

تنگ آ کے مین نے آخر دیر و حرم کو چھوڑا
واعظ کا وعظ چھوڑا، چھوڑے ترے فسانے

مصنف	کتب
آغا اشہر	بے حد دلچسپ اور دلکش ناول۔ ٹائٹل مصور رنگین عہ **حضرت رشید** لکھنؤ کے مشہور شاعر اور مرثیہ نویس حضرت رشید کے حالات۔ انتخاب مراثی۔ رباعیات و قصائد و غزلیات اور ان پر تنقید و تبصرہ۔ قیمت عہ
آغا بہار رضوی	حمدون کا گلاب ۱۲ر میری وفا ۳ر شوخ یہودن ۵ر لال چھتری عہ زرد گنبد ۵ر سنگ ابر گم ۱۲ر شگون کی چھتری ۶ر جنگ سمرنا (نایاب) ۱۲ر قاتل شوہر ۹ر اشتہاری معشوقہ ۹ر لال گنبد ۵ر فتنہ ۱۰ر
آغا حشر کاشمیری	موج زمزم ۳ر شکریہ یورپ ۳ر خواب ہستی ۴ر صید ہوس ۴ر خوبصورت بلا ۶ر بلوا منگل ۴ر سفید خون ۴ر
آغا رفیق بلندشہری	**شارل و عبدالرحمن** سرزمین فرانس پر مسلمانوں کے جوشیلے حملے اور فتوحات شارل اور عبدالرحمن کی باہمی جنگ کی دل ہلا دینے والی داستان طرفین کی بہادری اور مسلمانوں کی کامیابی حسن و عشق سے معمور افسانہ ہے قیمت ۱ر رعایتی عہ **کالا شکاری** ایک دلچسپ تاریخی ناول ۸ر محبوبۂ شام ۸ر عذرا ۸ر قریش ۱۰ر **تذکرہ جمال پاشا** ترکی کمانڈر جمال پاشا کے نوشتہ حالات یورپ کی سب سے بڑی جنگ مین ترکون اور اتحادیون کے حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ کامل قیمت عا مہدی سوڈانی عہ لیلائے کربلا ۱۰ر انقلاب سیاسی ۳ر سفر نامہ انگورہ ۱۲ر انگورہ کے ہیرو ۲ر آئینے اسرار انگورہ ۶ر پیراہن آتشین عہ جہاد ترکی ۸ر مصطفیٰ کمال پاشا عہ احکام حج عہ یوسف صلاح الدین عہ اناطولیہ مین ترکی فتوحات ۱۲ر محبوبۂ انگورہ ۸ر جانباز ترک ۸ر امان اللہ خان کی داستان عہ
آغا شاعر	ارمان (ناول) ۵ر یتیمون کی فریاد ۳ر دامن مریم (لڑکیون کیلئے) ۸ر تیر و نشتر (دیوان) عہ ہیرے کی کنی ۸ر جیبانی معجزے ۳ر پریہ ولزہ ۵ر آویزۂ گوش (لڑکیون کیلئے) ۸ر **خمکدۂ خیام** خیام کی رباعیات کا بے نظیر منظوم ترجمہ جو ملک کے مشہور ادیب حضرت

سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ اک نیا شوالا اس دیس مین بنا دین

مرزا ابوالفضل

عبادت اور اسکی غایت ۸؍ قرآن شریف مع ترجمہ انگریزی ۲ جلد قسم اول ۱۲؍ قسم دوم ۱۰؍

ابوالفیض

عقد بیوگان۔ عقد بیوگان پر ایک قابل دید مثنوی ۱؍

ابوالکلام آزاد

حقیقت قربانی قربانی کی حقیقت پر ایک بصیرت افروز مضمون جس مین قربانی پر ہر پہلو یعنی فلسفیانہ اور مذہبی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قربانی کے متعلق جملہ مسائل واضح کر دیئے ہین قیمت ۳؍ صدائے حق ۶؍

ذکری بعثت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا سبق آموز تذکرہ و آپکی مقدس اور بابرکت زندگی کے مختصر حالات جو مسلمانون کی رہنمائی کے لئے بہترین شمع ہدایت ہین جن کے اتباع کی بدولت دینی اور دنیوی سعادتون کا حصول ممکن ہو۔ مسلمانون کی فلاح کا راز صرف نبی کریم کے اسوۂ حسنہ کے اتباع مین مضمر ہے۔ سرور دو عالم کے حالات اور مولانا کے قلم کی گہر افشانی قابل دید ہے جن جذبات کو سیعہ مین لیکر ان مضامین کو ترتیب دیا گیا ہو وہ ظاہر ہے۔ کتاب کی اہمیت کے لئے مولانا کا نام ہی کافی ضمانت ہے۔ موتی پروئے ہین اس موضوع پر اردو زبان مین اس سے بہتر رسالہ نہین بن سکتا۔ چونکہ بچون اور بچیون کے لئے اس اڈیشن کی اشاعت عمل مین آئی لہذا لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت نفیس ہے قیمت ۸؍

احرار اسلام جس مین نظام حکومت اسلامیہ اور جمہوریہ اسلامیہ کو روشنی مین لایا گیا ہے جمہوریہ اسلامیہ کا جمہور فرانس سے مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ اخوت اور مساوات کا جو نمونہ اسلام نے پیش کیا تھا یورپ باوجود ادعائے تہذیب و تمدن کے اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے خلفاء اور ان کے انتخاب پر بھی ایک دلچسپ اور تاریخی مضمون شامل ہو جن سے شوریٰ اور انتخاب کے معاملہ مین خلفا کے طرز عمل پر روشنی پڑتی ہو ضمناً انقلاب فرانس کا بھی ذکر آگیا ہو جو بذات خود ایک اہم اور سبق آموز تاریخی واقعہ ہو جس سے اہالیان یورپ کے ہتھکنڈون اور ان کے دعائے مساوات کی قلعی کھل جاتی ہے۔ مسلمان اس کا مطالعہ کرین اور دیکھین

دنیا کے تیرتھوں سے اونچا ہو اپنا تیرتھ
داماں آسمان سے اس کا کلس ملا دیں

کیا کیا تھے اور کیا ہو گئے درس عبرت کا بہترین مجموعہ ہے۔ ۵؍

رہنمائے حریت تاریخ اسلام سے دعوت حق کی ایک مثال۔ تاریخ عہد عباسیہ کا ایک صفحہ شیخ عبدالعزیز کی جرأت حق گوئی اور اظہار حق۔ اس مختصر سے مضمون میں مسلمانوں کو بھولا ہوا سبق یاد دلایا گیا ہے مسلمان وہ ہے جو اعلاء کلمۃ الحق کے لئے اپنی جان مال زن و فرزند قربان کرنے کو تیار ہو۔ ۵؍

شہید کربلا مسلمان نما منافقین نے رسول کے لخت جگر کو معہ اہل و عیال کربلا کے بے آب و گیاہ ریتیلے میدان میں بھوکا پیاسا کیوں کر تہ تیغ کیا حب دنیا نے کیونکر ان ظالموں کی بصارت ہی نہیں بلکہ بصیرت تک سلب کر لی اسی حادثہ جانگزا کا دردناک افسانہ درد والم کی داستان ماتم و شیون کے دلگداز و جانفرسا واقعات اہل بصیرت کیلئے بہترین سیاسی سبق ہیں لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے تیرہ صدیاں فغاں سنجی اور ماتم داریوں میں گذار دیں۔ دو دو آنسوؤں کے دریا بہا دیئے لیکن بلا مقصد کو پیش نظر رکھے۔ لہذا شجر اسلام کی آبیاری ان آنسوؤں سے نہ ہو سکی مولانا نے اس مضمون میں اسی راز کو افشا کیا ہے کہ ان میں اہل درد آئیں۔ اس راز سے آشنا ہو کر اپنے اضطرار و اضطراب کے لئے دارو کے شفا حاصل کریں آج کی دنیا یزید ایسے انسانوں اور یزیدی جماعتوں سے خالی نہیں ہے ظالم اور جابر مظلوموں اور معصوموں پر مظالم توڑ رہے ہیں لیکن امام حسین کے حقیقی پیرو ہی موجود نہیں ہیں کہ ستم رسیدوں کی حمایت میں اپنے مال و متاع کو قربان کر دیں اور نوع انسان کے گلے ان پھندوں سے آزاد کرائیں جو ساز و باز کی بندشوں سے بنائے گئے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ قیمت ۴؍

ترک موالات ترک موالات پر ایک عالمانہ مضمون جس میں مذہبی نقطۂ نظر سے اس کے متعلق تمام اسناد جمع کی گئی ہیں۔ ترک موالات کی حقیقت وہ کہاں اور کس وقت ہونا چاہیے مسلمان کن حالات میں ترک موالات کر سکتے ہیں۔ اس کے منافع اور نقصانات چار آنے

شکتی بھی شانتی بھی بھگتون کے گیت مین ہے
دھرتی کے باسیون کی مکتی پریت مین ہے

مصنف	کتب
منشی احمد علی بی اے	تاریخ تمدن حصہ ۱ عہ تاریخ تمدن حصہ ۲ عہ شباب لکھنؤ عہ مرقع اودھ ۸ر
احدی اجمیری	نور محفل ۔ غزلیات کا لاجواب مجموعہ ۱ر
مولوی احسان الحق صاحب	**تعزیت نامہ** مولانا غلام الثقلین مرحوم کی تعزیت کے سلسلہ مین مشاہیر قوم کے جو تعزیتی خطوط اور مضامین لکھے گئے تھے وہ سب جمع کر دیے گئے ہین جن سے مولانا کی خدمات ان کے قومی اور ملکی کارنامے قوم کی مشکلات اور اُن کا حل مسلمانون کی پولیٹیکل اور مذہبی پالیسی ان کی ترقی و تنزل وغیرہ تمام باتون پر روشنی پڑتی ہے جو لوگ لیڈر بننا چاہتے ہین اور جن کے دلون مین قوم کا درد ہے انھین اسکا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے جمعیۃ نوجوانون کیلئے تو یہ خدمت قومی کا دستور العمل ہے ماسوا اسکے ادبی نقطۂ نظر سے بھی قابل دید ہے تقریباً تمام لیڈر علما و فضلا کی تحریرین موجود ہین جنکا مطالعہ بذات خود فائدہ سے خالی نہین یہ مجموعہ قابل دید ہے ۔ عہ **خنجر تسلیم** ۔ شہادت امام مظلوم کے اسرار و حقائق ہندوستان کے برگزیدہ اور منتخب انشاپردازون کے قلم سے نہایت ہی دلپسند انداز مین بیان کئے گئے ہین اور خاندان نبوت کے اخلاقی اور مذہبی خط و خال ۔ کربلا کے مستند تاریخی واقعات بہت ہی خوبی کے ساتھ ظاہر کئے گئے ہین تمام مضامین عالمانہ اور فلسفیانہ ہین نثر کے ساتھ نظم کے جواہر ریزون سے بھی اس مجموعہ کو زینت دی گئی ہے اور مراسم محرم کو بھی بیان کیا گیا ہے ذکر شہادت کی محفلون مین پڑھنے کے لئے بہترین چیز ہے لکھائی چھپائی پسندیدہ ٹائٹل دلفریب اور نقاب پوش ۸ر **مسٹر محمد علی کا مقدمہ** ۔ جس مین مولانا محمد علی اڈیٹر کامریڈ کے مشہور و معروف مقدمہ کی مفصل کیفیت معہ فیصلہ ججان عدالت عالیہ کلکتہ درج کی گئی ہے جو رسالہ موسومہ مقدس مین آو اور ہماری مدد کرو کے خلاف ہائیکورٹ کلکتہ مین دائر ہوا تھا جس نے اپنی اہم نوعیت کی وجہ سے اخباری دنیا مین سنسنی پیدا کر دی تھی اور جس کے ذریعہ سے قانون مطابع ہند مجریہ سنہ ۱۹۱۰ء کے متعلق بہت سی غلط فہمیون کا ازالہ اور عجیب و غریب باطنی رموز کا اظہار ہوا ہے

ترانۂ ہندی

سارے جہان سے اچھا ہندوستان ہمارا
ہم بلبلین ہین اسکی یہ گلستان ہمارا

غربت مین ہون اگر ہم رہتا ہے دل وطن مین
سمجھو وہین ہمین بھی دل ہو جہان ہمارا

نقاب حسن جسمین مسلمانون کی آزادی اور خلاف مصلحت بے پردگی کے بعض نتائج کو ناول کے پیرایہ مین دکھایا ہے یہ واقعات قوم کی بدقسمتی کا نہایت ہی عبرت انگیز و شرمناک خاکہ ہین اور ناظرین کو ان کے ملاحظہ کی صرف اسلئے تکلیف دیگئی ہے کہ انصاف کو ہاتھ سے نہ دیکر زمانہ کی موجودہ ضرورت و مصلحت پر غور کرین اور قانون معاشرت کی بیجا بیخ کنی سے باز آوین قیمت ۸عہ

اشک حسرت پردہ اور عقد بیوگان کی ضرورت پر درد انگیز عبرت خیز اور سبق آموز ناول ۸عہ

جام زہر ایک چھوٹا ناول جسمین خلاف مرضی شادی نوجوانون کی غلط کاریون اور سوسائٹی کی نازیبا حرکتون کے واقعات و نتائج نہایت ہی مؤثر طریقہ پر دکھائے گئے ہین۔ مجمعہ اور بیکس ماندون رسم ورواج کی زنجیرون مین جکڑی ہوئی کمسن اور مظلوم خواتین کی مجبوری اور ان کے بیچین جذبات تلخ کامی و حسرتناک یاس و حرمان کا مرقع اتارا گیا ہے۔ ۱۲ر

معشوقۂ عرب عرب کی ایک حسینہ کے حسن و عشق کی سبق آموز داستان جسمین عربون اور ترکون کے تمدن کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ ۱۲ر

جفائے ناز مزیدار ناول ہے۔ ۵ر

خون آرزو حسرتناک۔ نتیجہ خیز اور سبق آموز ۴ر

خواب عبرت ۲ر

معرکۂ سومنات یا مجبوس گذشت جسمین سومنات کی مشہور اور آخری جنگ بہادر مسلمانون اور سرکف راجپوتون کے سرفروشانہ مقابلے اور آخر مین سلطان محمود غزنوی کی فتح۔ عشق و محبت کی ایک دلچسپ اور عجیب داستان زبان صاف ستھری۔ ۱۲ر

احمد الیاس — سرکار کا دربار ۸عہ، چار یار ۱۲ر

احمد الدین احمد — اسرار افریقیہ۔ ایک سبق آموز عشقیہ اور طلسماتی ناول ۸ر

احمد بخش — نغمۂ قوم۔ قومی شعرا کا منتخب ترین کلام مسلمانون کو چونکا دینے والی سیاسی اور تاریخی نظمین انتخاب مین اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ عام فہم کلام ہو جسے بچے اور لڑکیان بھی پڑھ سکین۔ ۴ر

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسمان کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسبان ہمارا

احمد جام	دیوان احمد جام (فارسی) احمد جام مشہور اور مستند شعرا میں سے ہیں کلام خوب ہے۔ ۸ر
ڈاکٹر احمد حسن	آسمانی گھڑی۔ سایہ کی پیمایش سے وقت کا معلوم کرنا ۴ر
(سید) احمد حسین	رہبر۔ اس ناول میں ایک عاشق صادق کی کہانی اور معشوق بے وفا کا فوٹو کھینچا گیا ہے۔ ۱۲ر
حکیم احمد حسین الہ آبادی	تاریخ ابن خلدون حصہ اول ۸ر حصہ ۲ عہ حصہ ۳ عہ حصہ ۴ عہ حصہ ۵ ۸ر حصہ ۶ ے حصہ ۷ ے حصہ ۸ ے حصہ ۹ ے حصہ ۱۰ ے حصہ ۱۱ ے حصہ ۱۲ ے حصہ ۱۳ ے حصہ ۱۴ ے کامل ۸ر حیات نور الدین محمود عہ حیات صلاح الدین عہ
خان احمد حسین بی اے	تصویر ناداری ۲ر عرض حال ۲ر ہمارا قرآن ۲ر گنبد خضرا ۲ر تصویر یتیمی ۴ر ہمارا رسول ۲ر میرا خواب ۲ر خیالی محفل ۳ر ہمارا خدا ۱ر ندائے غیب ۱ر اخوت ۱ر خیرات ۱ر **نظیر بیگم** یہ اپنے رنگ کا بے نظیر ناول ہے جس میں ایک بیاہتا بیوی کی وفاداری اور ایک رنڈی کی بیوفائی دکھائی گئی ہے۔ شوہر کی جدائی اور بے اتفاقی سے بیوی مر جاتی ہے آخر میں رنڈی کے مظالم سے تنگ آ کر شوہر مجنون ہو جاتا ہے اور بیوی کی قبر کی تلاش میں قبرستان جاتا ہے۔ وہاں ایک نقاب پوش عورت کو پاتا ہے جو در اصل اُس کی بیوی ہے۔ مرجانے کے بعد اُسے بیوی کیونکر زندہ مل گئی؟ یہ راز صرف کتاب پڑھنے پر معلوم ہوگا۔ انداز تحریر دلکش ہے مصنف کا فوٹو بھی شامل ہے۔ عہ **حسرت** یہ ناول اسم بامسمیٰ ہے جس میں عالم کی نیرنگیاں اور فلک ستمگار کی جفا کاریاں دکھائی گئی ہیں یہ درد و غم کا فسانہ چوٹ کھائے ہوئے دلوں کے لئے مرقع عبرت ہے جہان فانی کی لذتیں اس قابل نہیں کہ کوئی سمجھدار انسان ان سے دل لگائے یہ دنیا کسی کی نہیں۔ کبھی بھی اس نے کسی کے ساتھ وفا نہ کی شاذ و نادر ہی کسی کی اُمید بر آئی ہوگی۔ صدہا نامراد اپنی اُمیدوں سمیت اپنی قبروں میں جا سوئے انھیں میں سے ایک مظفر بھی تھا کہ کامیابی کی جھلک دیکھی، لیکن وہ سراب سے زیادہ پائدار نہ تھی۔ اپنی محبوبہ حسن آرا کے ساتھ چند دن بھی بسر نہ کر سکا۔ بدقسمتی نے بیوی بچوں گھر بار سے چھڑا دیا۔ غربت کے مصائب سہے زمانہ کے نشیب و فراز دیکھے گھر پلٹا تو بیوی دوسرے کی ہو چکی۔ اندوہناک فسانہ شروع سے آخر تک دلکش ہے لیکن ساتھ ساتھ دلدوز اور درد انگیز بھی۔ قیمت عہ

گودی میں کھیلتی ہیں اسکی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا!

سوز عورت کی کیادی اور مکاری کا کچا چٹھا۔ عورت کی بیوفائی۔ دوستوں کی عہد شکنی۔ خود غرضی اور خودکامی کے نتائج۔ رنج کا افسانہ، درد و غم کی کہانی۔ زمانہ کی ناحسا عدت دنیا کے نشیب و فراز دوستوں پر بھروسے کا انجام۔ بیوفائی۔ اور سرد مہری کی داستان عورت کی کرتوت ظالم کا ظلم اور اسکا کیفر کردار ضبط و تحمل کی کامیابی۔ بہت ہی دلچسپ اور دلکش انداز میں دکھائی گئی ہے قابل دید ہے۔ عمر

آہ محبت آہ محبت ہے کیا شے؟ ایک مصیبت ایک آفت، صوفی اور فلسفی چاہے جو کچھ کہیں انھیں اختیار ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ محبت کے دام میں پھنسا اور گیا، محبت ایک کو نہیں دونوں کو لے ڈوبتی ہے اس کی ابتدا اور انتہا دونوں تباہ کن۔ اس میں سوا محرومی اور نامرادی کے رکھا کیا ہے وصل کی گھڑیاں میسر بھی ہوں تو کس شمار میں ہیں اُن کا زمانہ چشمک برق سے زیادہ نہیں پھر وہی جدائی ہے اور رنج و محن ہے اس سے اگر کچھ حاصل ہوتا ہے تو صرف "آہ" اور یہیں پر منزل ختم ہو جاتی ہے۔ اس "آہ" سے آشنا ہونا چاہتے ہو تو اسے پڑھو۔ اور سبق حاصل کرو اور دنیاوی چیزوں کی محبت میں اپنی ہستی نہ تباہ کرو۔ عمر

آئینۂ روزگار زمانہ سازوں اور فتنہ پردازوں کی چالیں بیوقوفوں کی غلطیاں بوالہوسی کے خطرناک نتائج۔ بچوں کو زیور پہنانے کا برا انجام۔ ہر کس و ناکس پر بلا پورے تجربہ کے بھروسہ کرنے کا دردناک نتیجہ۔ دلالہ عورتوں کی کارستانیاں۔ دولت کا لالچ۔ چور بدمعاشوں کی سازشیں اور اُن کے مضر نتائج۔ ایک غریب عورت کا شریر اور فتنہ جو لوگوں کی سازش سے نجات پانا اور ان بدمعاشوں کا اپنی سزا کو پہونچنا ضمناً ایک دوسرا قصہ بھی آگیا ہے جس میں مندر کے پجاریوں کے عصمت شکن ہتھکنڈے اور ایک لڑکی کی عفت مآبی کا ذکر ہے جس نے ناول کو اور بھی زیادہ دلچسپ بنا دیا ہے۔ عمر

شمع سحر۔ ایک انگریزی ناول کا قابل دید ترجمہ ہے۔ مترجم نے کوشش کر کے قصہ کو ایشیائی مذاق کے موافق بنا دیا ہے۔ اصل کتاب انگلستان کے ایک مشہور ناولسٹ کی تصنیف ہے اس کتاب کی خوبی کی دلیل اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے۔ کہ پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی فہرست میں شامل ہے جس پایہ کی کتاب ہو اسی پایہ کا

اے آبِ رود گنگا وہ دن ہیں یاد تجھکو
اُترا ترے کنارے جب کاروان ہمارا

	ترجمہ بھی۔ پڑھنے سے ترجمہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اوریجنل تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ ۱۲ر
	گلبدن ایک غریب کا اتفاقاً لاٹری میں دولت پاکر دولتمند ہوجانا پھر دولت کے نشہ میں آکر اعزا و اقربا سے نفرت کرنا۔ اولاً اپنی لڑکی کی نسبت اپنے بھتیجے سے کرکے اس سے پھر جانا لڑکی کا دوسری جگہ شادی پر راضی نہ ہونا اور خودکشی پر تیار ہونا۔ پولس انسپکٹر حامد کا لڑکی کی مدد کرنا اور مختلف خطرات سے بچانا ایک اور عورت کا اپنے شوہر کو زہر دیکر قتل کرنا اور بدمعاشوں کا ساتھ دینا۔ پولیس انسپکٹر کی عیارانہ چالیں اور قزاقوں کی مڈبھیڑ۔ چوروں کی چالبازیاں اور پولیس کی حکمت عملی۔ پولیس کی کامیابی۔ بدمعاشوں کی شکست۔ لڑکی کی کامیابی۔ سراغرسانی کا بہت ہی دلچسپ ناول ہے۔ ۱۲ر
	گیتی آرا بُری صحبت کا انجام۔ بدچلنی اور بدمعاشی کے نتایج۔ شراب خانہ خراب کے کرتوت ایک رئیس کی تباہی یوروپین تہذیب کے تباہ کن کرشمے ایک مظلوم عورت کی کامیابی۔ بیوفا۔ بدمعاش اور بدچلن شوہر کی مکاریوں کا انجام شروع سے آخر تک سوز و گداز اور درد و اندوہ سے معمور ہے بہت ہی دلکش اور دلربا افسانہ ہے۔ ۱۲ر
	مکافاتِ عمل ایک سنسنی خیز اور پُر درد فسانہ محبت کی باتیں عشق کے چوچلے وصال و فراق کی داستان۔ راز و نیاز کی باتیں اور محبت کی کرشمہ سازیاں قیمت ۱۲ر
	پارۂ دل حسن و عشق کا معاملہ بہت ہی دلسوز اور جگر دوز فسانہ ہے قیمت ۱۲ر
	تحفۂ شبستان (معلومات بوسہ بازی صرف رنگین مزاجوں کیلئے) ۶ر
احمد حسین ترمذی	**انگلش ٹیچر** - انگریزی اُردو انگلش ٹیچر - ۸ر
حاجی احمد حسین	**سفرنامۂ حجاز** ارض مقدس کا نایاب سفرنامہ جسے حاجی احمد حسین خان صاحب رئیس حسن پور نے مرتب کیا ہے مفید اور بابرکت معلومات بڑے دلچسپ انداز میں تحریر ہوئیا۔ دیار حبیب کے واقعات اور حالات کا مطالعہ حجاج کیلئے بہت ہی ضروری ہے لاعلمی میں بہت سی دشواریاں راستہ میں پیش آتی ہیں اگر اس کتاب پر ایک نظر ڈال لیجائے تو بہتر ہے۔ قیمت ۸ر
احمد حسین لکھنوی بی اے	**علمی پہیلیاں** بچوں کیلئے حساب کے متعلق علمی پہیلیاں اور حسابی کھیل تماشے جنمیں کھیل کر بچے

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستان ہمارا

تفصیل	مصنف
بہت خوش ہوتے ہیں اور حساب ایسے خشک مضمون سے دلچسپی لیتے ہیں جو بچے حساب سے نفرت کرتے ہیں اُن کو یہ کتاب دیدیجئے پھر دیکھئے حساب میں کیسے منہمک ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں ۱۰۰ سے زیادہ ایسے ہی عجیب و غریب چٹکلے۔ دلچسپ لطیفے، معمے، چیستانیں، حسابی دھوکے اور علمی کھیل درج ہیں کہ جو بچوں کی ذہنی اور عقلی تربیت کا بہترین آلہ ہیں۔ باتصویر۔ لائبریری اور انعام کیلئے منظور شدہ ۸ ر	
حقیقت اسلام موجودہ خیالات سائنس و فلسفۂ جدیدہ سے اسلام کی تطبیق اسلام میں عالمگیر مذہب ہونے کی صلاحیت اور اس کی صداقت پر بحث کی گئی۔ عقلی دلائل سے اسلام کے اصولوں کی فضیلت ثابت کی گئی۔ موجودہ دور فتن میں اسلام کا ایمان کو مضبوط کرتا ہے اس کا مصنف مشرقی علوم کیساتھ ساتھ مغربی علوم کا بھی ماہر ہے اور اس کتاب کو جدید روشنی میں لکھا ہے۔ عہ	احمد حسین خان امین جنگ
اقوام ترکی عہ **سرگذشت الفاظ** اُردو زبان میں اپنے رنگ کی پہلی کتاب۔ الفاظ کی جیتی جاگتی تاریخ الفاظ کا حقیقی تشریح۔ ہماری زبان علم اللسان کی تحقیقات پر متعدد الفاظ پر عالمانہ مباحثے کئے گئے ہیں مگر جناب احمد دین صاحب کیل لاہور نے جو زندہ دلان پنجاب میں علم دوست ہیں اپنی تصنیف کیلئے ایسا موضوع اختیار کیا ہے جس سے اُردو زبان الفاظ کے فلسفہ سے مالامال ہو گئی ہے مؤلف کا یہ دعویٰ غلط نہیں کہ قوموں کا تنزل اور ترقی زبان اور [illegible] پر موقوف ہے الفاظ۔ اخلاق۔ مذہب، قومی جذبات کے محافظ ہیں نئی ایجادیں الفاظ ہی سے پیدا ہوئی ہیں۔ قوموں کے کایا پلٹ کے ذمہ دار الفاظ ہی ہیں۔ اس کتاب میں دوسری کتابوں کی طرح ضرب الامثال اور مُردہ اصطلاحات کی تشریح ہی درج نہیں ہے بلکہ الفاظ کی تحقیق، ان کی فلسفیانہ تشریح اور محل استعمال بتایا ہے قریب المعنی متعدد الفاظ کا باہمی فرق بھی بتایا ہے اس کتاب پر گرانقدر انعام مل چکا ہے۔ قیمت عا ر	احمد دین
پیرس کا غنڈا ۱۲ ر فیروز محمود ہ ۸ ر یزدے مبان ۳ ر	احمد رضا
شہری اور شہریت مدنیات پر ایک مختصر رسالہ جس میں شہر اور شہریت کے متعلق ضروری باتیں بچوں کیلئے۔ قیمت ۵ ر	احمد شجاع

یونان مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
ابتک مگر ہے باقی نام و نشان ہمارا

میر احمد صدیقی	خورشید محشر شہیدان سمرنا کی پُر درد داستان (نظم) ۱ر
سید احمد علی	فتوح المصر والعراق - یعنی واقدی کا ترجمہ جلد اول ۱۲
احمد علی ٹونکی	سراج المجالس - ترجمہ خیر المجالس - اہل سلسلہ کے لئے نادر تحفہ صوفیاء کرام کے حالات ۱۲
احمد علی رئیس	قومی مثنوی یہ مثنوی قومی حالت اور ترقی و تنزل کا قابل دید خاکہ ہے قیمت عمر
احمد علی کامل	اندرا مشہور بنگالی ناول نویس بنکم چندر چٹرجی کے بہت ہی دلچسپ ناول کا ترجمہ جسمیں عصمت بنگالی دوشیزہ کی سرگذشت دلکش انداز میں درج ہے جو اس حسینہ کی خود نوشت سوانحعمری ہے خود پڑھئے مستورات کو پڑھائیے سبق آموز اور نتیجہ خیز ہے - مخرب اخلاق نہیں کتاب نایاب ہے چند نسخے باقی ہیں قیمت ۱۲ر مادھا رانی ۳ر پاربتی ۳ر
احمد کبیر	تاریخ الکملا بزرگان دین کے وصال اور عرس کی تاریخ ۱۲
احمد مکرم عباسی	بارہ امام بارہ امام کے حالات ۱۲ر
احمد منصور	آئینہ جمہوریت - جوزف میزینی کی ایک مشہور سیاسی کتاب کا ترجمہ - ۴ر روایات اسلام - شبلی، اقبال اور ظفر علی خان کی تاریخی سبق آموز نظمیں باتصویر ۸ر
احمد میاں اختر	اسلام کا اثر یورپ پر اسمیں فرزندان اسلام کی وہ خدمات بتائی گئی ہیں جو انھوں نے یونانی علم و تہذیب کے قیام کیلئے کیں اور ان میں اضافہ کرکے کیونکر دنیا سے روشناس کیا اگر اسلام نے علوم و فنون کو زندہ رکھنا اور ان کو ترقی دینے میں کوشش نہ کی ہوتی تو یورپ آج کا یورپ نہ ہوتا - یورپ موجودہ ترقیات اور تہذیب و شائستگی میں بہت کچھ اسلام کا رہین منت ہے - یہ صرف مسلمانوں کا ہی دعوی نہیں بلکہ اکثر منصف عیسائی اہل قلم نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے - ۴ر مجلد ۸ر آنارکلی بیگم - انارکلی اور جہانگیر کے عشق کی المناک داستان بہت ہی دردناک انجام سبق آموز - ۴ر حیات نظامی ۴ر
احمق پھپھوندوی	زندان حماقت - ظریفانہ رنگ میں سوشل اور پولیٹکل اصلاح پہلو میں جگہ کرنیوالے اشعار - ۶ر
احیدالدین	لیتھوگرافی - لیتھو چھاپہ خانہ کا مکمل بیان اس کتاب کی مدد سے آپ لیتھو چھاپہ خانہ کامیابی کیساتھ چلا سکتے ہیں ۶ر
اختر انصاری	نغمۂ روح اختر انصاری موجودہ دور کے خوش گو شعراء میں سے ہیں کلام جدید رنگ کا ہے لیکن

تو رازِ فراغت کیا جانے، محدود تری آگاہی ہے
اپنے کو پریشان حال سمجھنا عقل کی یہ کوتاہی ہے

مصنف	کتاب
	ادبی خوبیاں قدیم شعرا کی طرح پائی جاتی ہیں قطعات ورباعیات اور غزلیات سب اس مجموعہ میں شامل ہیں ۱۲/
اختر ملیحی	شگوفۂ الفت سستے قسم کا بازاری ناول ہے ۔ ۲/
(خان بہادر) ادریس احمد	ہندوستان اور حکومت برطانیہ ۔ انگریزی حکومت کے برکات ۸/
ادریس احمد (علیگ)	آئینۂ زندگی ۔ ایک سبق آموز نصیحت خیز دلچسپ معاشرتی فسانہ ۳/
ادہم سنگھ	دربار امرتسر سکھوں کی زیارت گاہ کے حالات ۵/
ارتضیٰ علی شرر	خیابان ۔ چند نظموں کا مجموعہ ۴/
ارجمند خان اسلم	جیسی کرنی ۳/ بد انجام ۳/ شکیل لیڈی ۴/ عاشق شیطان ایک مزیدار پھڑکتا ہوا ناول ۸/
ارشد تھانوی	**طوافِ زمین** امریکہ کے اصلی باشندے چلتی ہوئی ٹرین کو اب کس طرح لوٹ لیتے ہیں ملاحظہ ہیں کیسے ناظرین کس قدر لطف اندوز ہوں گے جب انجن گاڑی سے انجن کے ٹوٹ کر بھاگنے کا واقعہ معلوم ہوگا ۔ صدہا عجیب وغریب واقعات سے مملو ہے ۔ لندن بنک کی چوری مراغرسانوں کی بیقراری ایک ہندوستانی کے زمین کے گرد سفر ۱۸۷۲ء کے ہندوستان کی حالت بمبئی کے مندر کا داخلہ ہند بیابان کے راجہ کی ستی ہونیوالی بیوی کلکتہ کی عدالت ۔ ہانگ کانگ کے شرابخانے دریائی جہاز کے نظارے دیکھنا ہوں تو اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے مترجم کا نام زبان کی خوبی کیلئے ذمہ داری کافی ہے ۔ ۸/
	اجتماع ضدین اصلاح معاشرت پر ایک بہت ہی دلچسپ فسانہ جسمیں بتایا گیا ہے کہ زن وشوہر کے درمیان محبت کی بنیاد صرف اتحاد خیال ہے اور جہاں اتحاد خیال مفقود ہو وہاں زندگی کا لطف نہیں اگر کبھی بدقسمت کو بخیال النصیب ہو تو اس کیلئے تنہائی اچھی لیکن افسوس کہ ہندوستانی والدین عموماً اس بات کو نظرانداز کر دیتے ہیں ۔ زن وشوہر کے رجحان اور جذبات وخیالات کا تمام کو ان نہیں سمجھتے جس کے باعث ساری عمر کبیدگی اور بدمزگی سے کٹتی ہے ۔ غیر شادی شدہ لوگوں کو اسکا مطالعہ بہت مفید ہوگا ۔ زبان کا کیا کہنا فقرے موتیوں کی لڑیاں ہیں ۔ ہر ہر جملہ میں کوئی نہ کوئی نئی تراش ہے ۔ ۱/
	اختر النساء نیک جدید طرز کا دلچسپ اصلاحی فسانہ ہے جسمیں ایک جاہل بدمزاج ساس کے مظالم اور

دولت کیا اک روگ ہے دل کا حرص نہیں گمراہی ہے
دنیا سے بےپروا رہنا سب سے بڑی یہ شاہی ہے

ایک نیک دل تعلیم یافتہ بہو کی بردباری اور تحمل کا نقشہ کھینچا گیا ہے، آخرکار نیک نہاد بہو نے اپنے اخلاق کے زور سے ساس کے دل کو تسخیر کر لیا۔ عورتوں کیلئے اسکا مطالعہ بیحد مفید ہے ساس اور بہو دونوں کیلئے اسمیں مطلب کی باتیں ہیں اپنے رنگ میں نادر الوجود کتاب ہے۔ اس کی زبان لکھنؤ اور دہلی کی ٹکسالی زبان ہے زنانہ محاورات نے کتاب کو اور بھی چمکا دیا ہے قیمت صرف ۴ر

آثار سانچی نامی تاریخی مقام واقع بھوپال کی مختصر تاریخ۔ جو نظم و نثر کے جواہر ریزوں سے مرصع قصہ اور پرلطف آراستہ ہے، جناب ارشد تھانوی نے وہاں کی سیر سے لطف اندوز ہو کر اپنے مخصوص شاعرانہ انداز میں لکھا ہے۔ یہ کتاب صرف تاریخ ہی نہیں بلکہ ایک ادبی مرقع ہے۔ قیمت ۴ر

چھوٹا شہزادہ　چھوٹے بچوں کیلئے ایک باتصویر قصہ جو بچوں کی زبان میں اُن کے ذہن کی رسائی کا لحاظ کر کے لکھا گیا ہے۔ خط صاف اور تصاویر دلکش۔ ۱ر

آسمانی خزانہ　بچوں کیلئے باتصویر قصہ، بڑا ہی دلچسپ اخلاقی قصہ ہے۔ چھوٹے بچے مزے لے لے کر پڑھتے ہیں خط جلی۔ کاغذ عمدہ۔ ۲ر

ارشد دہلوی

یوسف پاشا۔ پندرھویں صدی عیسوی میں ترکوں کے جاہ و جلال و فتوحات اسلامی پرنس محمد یوسف پاشا اور ملکہ کوبلا آف اراگون کے عشق و محبت کی داستان۔ عہ

میر اسد علی خان

معاشرت! سر جان لبک کی مشہور کتاب کا ترجمہ اخلاقیات پر قابل قدر کتاب ہے۔ عار

اسلم جیراجپوری

علوم عرب۔ عربوں کے علوم کا تذکرہ جرجی زیدان کے قلم سے جس کا ترجمہ مولانا اسلم نے بہت خوبی سے کیا ہے۔ قیمت عہ

حیات حافظ　خواجہ حافظ شیرازی کی سوانحعمری جو اسقدر مقبول ہوئی کہ متعدد بار شائع کی گئی اس کتاب میں حافظ کی زندگی کے حالات کے علاوہ بہت سی تاریخی غلطیاں جو انکے دیوان سے نکالی گئی ہیں درج ہیں۔ عہ

حیات جامی　مولانا عبدالرحمٰن جامی فارسی کے مشہور شاعر کی مکمل سوانحعمری نہایت دلچسپ پیرایہ اور بڑی تحقیق سے لکھی گئی ہے۔ ۸ر

تاریخ نجد۔ اُردو زبان میں نجد، وہابیہ اور آل سعود کی سب سے پہلی اور مستند کتاب۔ عہ

ملنے کا پتہ - صدیق بکڈپو - امین آباد پارک لکھنؤ

اس قول کو میرے مانے گا جو صاحب دل ہر دانا ہے
کہتے ہیں جسے شاہنشاہی حاجت کا روا ہو جاتا ہے

سیرۃ الرسول - رسول اکرمؐ کے حالات پر مختصر کتاب۔ عہ/

تاریخ الامت - آغاز اسلام سے ترکون تک امت اسلامیہ کی معتبر اور سبق آموز تاریخ جو اصول تاریخ نویسی کے مطابق لکھی گئی ہے اسمین واقعات کے اسباب و نتائج دکھائے ہین یہ کتاب قومی تعلیم کے نصاب مین داخل ہے۔

- حصہ ۱ - سیرۃ الرسول جناب رسالتمآب کی سوانحعمری اور ابتدائے اسلام کی تاریخ — ۸/
- حصہ ۲ - خلافت راشدہ - خلفائے راشدین کا دور خلافت۔ — ۸/
- حصہ ۳ - خلافت بنی امیہ۔ بنی امیہ کے معتبر حالات۔ — ۸/
- حصہ ۴ - خلافت عباسیہ - خلفائے عباسیہ کی تاریخ خلیفہ واثق تک۔ — ۸/
- حصہ ۵ - خلافت عباسیہ بغداد - خلفائے عباسیہ بغداد کے باقی حالات — ۸/
- حصہ ۶ - عباسیہ مصر - مصر مین عباسیون کی حکومت — ۸/
- حصہ ۷ - آل عثمان - آل عثمان کے حالات مصطفے کمال پاشا تک — ۱۲/

کامل ساتون سلد یکجا ہی۔ — عہ/

اسلامی عقائد - بچون کیلئے بنیادی مختصر کتاب۔ — ا/

سیرۃ عمرو بن العاص - مشہور صحابیؓ فاتح مصر کے حالات اور مجاہدانہ کارنامے۔ — عہ/

جواہر ملیہ - مولانا کی دس بہترین تاریخی اور ملی نظمون کا مجموعہ۔ — ۳/

محجوب الارث - مسئلہ ہذا کی ناقابل انکار دلائل سے تردید۔ — ۲/

الوراثۃ فی الاسلام - فن وراثت مین مولانا کا بےنظیر مجتہدانہ کارنامہ (عربی) — ۸/

تاریخ القرآن - ابتدائے نزول سے آج تک کے تاریخی حالات۔ — عہ/

اسلم الاہوری	**سیر دیہات یعنی اندھیر نگری**	یہ ناول اپنی جگہ پر بہت ہی دلچسپ ہے اور گورنمنٹ اور رعایا کے تعلقات کے سلسلہ مین جن باتون کے کہنے سے لوگ احتراز کرتے ہین اسمین جرأت کیساتھ بتایا گیا ہے اسمین مقامی سرکاری اہلکارون کے خلاف قانون مظالم کا کچا چٹھا سود خوارون کی چالبازیان

پینے کو میسر پانی ہے کھانے کیلئے حاضر ہے غذا
تفریح کو سبزہ جنگل کا صحت کی محافظ صاف ہوا

مصنف	کتب
	لوٹ، مکسوٹ کا بازار، رعایا کی حالت زار۔ بعض سوسائٹی کی خرابیوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے عبرت انگیز، جگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی ہے قیمت ۸ر مرزاجی عہ پیمان وفا ۸ر ساربان ۴ر پیغام سروش عہ نور ہدایت ۴ر خط تقدیر ۶ر چار سہیلیاں عہ عروس غربت عہ بقائے دوام عہ غزال ۸ر ڈپٹی ۱۲ر نرگس ۸ر چور اور گرہ کٹ۔ ایک بے مثل افسانہ جسکا ہر لفظ دلچسپی میں ڈوبا ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ شروع کرکے ختم کئے بغیر کتاب ہاتھ سے رکھدیں۔ ۳ر گناہ کی راتیں عہ
اسمٰعیل میرٹھی	اُردو کا نیا قاعدہ ۳ر اُردو کی پہلی کتاب ۱ر اُردو کی دوسری کتاب ۳ر اُردو کی تیسری کتاب ۴ر اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر اُردو کی پانچویں کتاب ۵ر ترک اُردو کلاں عہ ترک اُردو خورد ۹ر قواعد اُردو ہر دو حصہ ۵ر
رشید احمد اسمٰعیل کاندھلوی	ترجمۂ شفا قاضی عیاض۔ قاضی عیاض کی کتاب شفا کا اردو ترجمہ جسمیں مخالفان مذہب اسلام کے ان اعتراضات کا جواب نہایت مسکت اور مدلل دیا گیا ہے جو فلسفہ جدیدکے زور یا فلسفہ مغربی کی روشنی میں اسلام کے کلیات و جزئیات پر وارد کئے جاتے ہیں۔ کامل دو جلد للعہ
منشی اسمٰعیل	ذبیح فاطمہ۔ ایک دلچسپ سبق آموز ناول ۴ر
اسمٰعیل پانی پتی	الصالحات۔ چند مسلمان و ہند و خواتین کے تاریخی حالات ۸ر
وحشی اسمٰعیل	کتاب النکاح۔ شادی اور اسکے تمام متعلقات پر علمی اور تاریخی بحث۔ دنیا میں کس کس قوم میں شادی کا کیا کیا دستور ہے عجیب و غریب حالات ۲ جلد .... عہ
حاجی اسمٰعیل خان	خدا یا مصطفےٰ ترتیب الحجاج ۱۲ر انگریزی خالق باری ۶ر اصحاب ائمہ کرام ۴ر لمحات اسلام ۶ر
اسمٰعیل نعیم	دلیم ٹیل ۸ر نعیم پچیسی ۳ر کیوں اور کس طرح ۶ر
اسیر لکھنوی	زر کامل العیار ۱۲ر گلشن عشق ۸ر تجرۃ العروض ۴ر ذو لسانین عہ کربلا نامہ فارسی عہ واسوخت ۸ر
اشتیاق حسین قریشی	گناہ کی دیوار۔ (ڈرامہ) ۸ر صید زبون (ڈرامہ) ۱ر ہمزاد (ڈرامہ) ۶ر صبیح ترکی (ناول) ترکی دوشیزہ۔ یہ ناول مارماڈیوک پکتھال سابق اڈیٹر بمبئی کرانیکل کی ایک

پوشش کیلئے ملبوس بھی ہو رہنے کو مکان بھی ستھرا سا
اور اُسکے سوا کیا حاجت ہے انصاف تو کر تو دل میں ذرا

	ادبی اور تاریخی تصنیف کا سلجھا ہوا ترجمہ ہے جسمیں ترکون کی معاشرت اور طریق تمدن پر روشنی ڈالی گئی ہے حسن و عشق کی چاشنی اور بہادرانہ جذبات سے معمور ہے - ۱۲
مولانا اشرفعلی تھانوی	نشر الطیب فی ذکر الحبیب ۱۲ر کلید مثنوی دفتر اول حصہ (۱) ۱۲ر کلید مثنوی دفتر اول حصہ ۲ ۱۲ر کلید مثنوی دفتر دوم حصہ (۱) ۱۲ر کلید مثنوی دفتر دوم حصہ (۲) ۱۲ر کلید مثنوی دفتر ششم کامل ۱۲ر بہشتی زیور دس حصہ ۱۲ر بہشتی زیور فی حصہ ۱۲ر حیات المسلمین ۱۲ر تکمیل الیقین - ۱۲ر شمائم امدادیہ ۱۲ر الکسیر فی اثبات التقدیر ۱۲ر بہشتی گوہر حصہ گیارہواں ۸ر دعوت عبدیت حصہ (۱) ۱۲ر دعوت عبدیت حصہ (۳) ۱۲ر دعوت عبدیت حصہ (۴) ۱۲ر دعوت عبدیت حصہ (۵) ۱۲ر حصہ (۶) ۱۲ر التکشف کامل ۱۲ر ہفت اختر ۱۲ر جزاء الاعمال ۳ر اصلاح ترجمہ دہلویہ ۳ر الخطاب الملیح - ۳ر فتاوی اشرفیہ دو حصے ۱ر اشرف المواعظ ۳ حصے ۱۲ر تربیت السالک ۲ حصے ۱۲ر الانتباہات المفیدہ ۱۲ر وجوہ الشافی ۱۲ر التذکیر ۲ حصے ۱۲ر مجموعہ وظائف اشرفیہ ۱۲ر مجموعہ زاد العقبیٰ ۱۲ر مناقب فاطمیہ ۲ر روح الارواح ۸ر تعلیم الدین ۸ر حقوق العلم ۵ر اصلاح الرجال ۲ر اصلاح الخیال ۳ر جامع الآثار عربی ۶ر معمولات اشرفی ۶ر تیسیر المبتدی ۶ر کمالات امدادیہ ۴ر شوق وطن ۴ر زوال سنت ۴ر الاقتصاد ۴ر انقلاب اُمت ۴ر لب مثنوی ۴ر حقوق العلم ۴ر اصلاح الرسوم ۵ر مناجات مقبول ۶ر اغلاط العوام ۲ر وعظ ملقب بہ زائد الصحبت ۳ر النور ۳ر السرور ۲ر الظہور ۳ر اوراد رحمانی ۳ر صفائی معاملات ۳ر آداب المعاشرت ۳ر فلاح الشار ۴ر القول الصواب ۲ر تجارت آخرت ۲ر شجرہ چشتیہ ۲ر قصد السبیل ۲ر آداب القرآن ۲ر جمال القرآن ۲ر زاد السعید ۲ر حق السماع ۲ر مجموعہ رسائل مفیدہ ۲ر طریقہ مولود شریف ۲ر اصلاح ترجمہ حیرت ۲ر مواعظ اشرفیہ ۲ر رد نمائے مثنوی ۲ر بہتر حق جہیز ۲ر تشریح رمضان ار فتاوی میلاد ار حقوق الاسلام ار تجوید القرآن ار اخبار الزلزلہ ار اخبار بنی ار فروع الایمان - ایمان اور ایمان کے متعلق تمام اعمال کا تذکرہ نواہی اور اوامر کا بیان اسلامی احکام اور اُن کی غرض اور غایت - بہرحال ہر مسلمان کے پڑھنے کی کتاب ہے - ۴ر نیک بیبیاں یا بہشتی زیور حصہ ۹ یہ ایسے بابرکت حالات ہیں کہ جن کو پڑھکر بیبیاں اور بہو بیٹیاں

راحت کے لئے جو سامان ہین قدرت نے بہم پہونچائے ہین
اے بندۂ ندیم پھر تیری ہوس نے پاؤن یہ کیون پھیلائے ہین

مصنف	کتب
	مذہب کی پوری پابند ہوجاتی ہین اور مشہور مسلمان عورتون کے حالات سے متاثر ہو کر اُن کے نقش قدم پر چلتی اور اپنی زندگی سنوارتی ہین قیمت ۴ر رعایتی ۳ر مولوی معنوی ۶ر مسافر آخرت ار صراط العبادت ار تعلیم الدین کلان عہ الدر المنضود ۲ار تعلیم الطالب ۳ر تحذیر المسلمین ۳ر مناظر عجیبہ ۸ر رسالہ جہاد اکبر ار لطائف رشیدیہ ار محاسن الاسلام ۵ر
مولوی اشرف علی تھانوی	نصائح نادرونیہ ۸ر
اشرف علی	دستور الشعراء ۸ر
ماسٹر اشرف علی	نصیحت آمیز منظومین تعریف نام ہی سے ظاہر ہے امر خیال عقلی حقیقی کی یاد دلا دینے والی سبق آموز نظم ار ہستی فانی۔ یہ زندگی فانی ہے اس سے دل لگانا بیکار ہے۔ ار
اشفاق حسین	خون کے آنسو مسلمانون کی موجودہ حالت پر تبصرہ اور پیشین گوئی مسلمانون کیلئے سبق آموز ہے قیمت حصہ اول ۲ر حصہ دوم ۲ر
اشک بی۔ اے	عورت کی فطرت! اشک بی۔ اے۔ نے چند افسانے لکھے ہین جنمین کا پہلا افسانہ عورت کی فطرت ہے۔ ان افسانون مین فطرت انسانی کی کمزوریون کی گرفت کی گئی ہے اور باتون باتون مین زن و شوہر کے تعلقات کو شگفتہ رکھنے کا گر بتایا گیا ہے۔ عورت کا بہترین کیرکٹر ان افسانون مین پیش کیا گیا اور عورت کی فطرت کی پوری نقاشی کی گئی ہے ان افسانون کے مطالعہ سے آپ عورت کی حقیقت سمجھ سکینگے اور اس حقیقت کے سمجھ مین آجانے کے بعد آپ کی خانگی زندگی مین بہت کچھ تغیر ہوجائے گا۔ گھر بہشت کا نمونہ بنجائیگا قیمت مجلد عہر
اشہری	حیات انیس ۶ر الہامی شاعری عہ حیدر علی سلطان عہ اُردو کی ڈالی ۳ر لغات النواتین عہ مشورہ ۲ر گلدستہ اُردو ۴ر خواتین اسلام ۲ر نورجہان ۸ر دو شہزادے عہ قومی تعلیمین ۲ر عورت مرد کا مکالمہ ۴ر چیستان اور پہیلے ۶ر مرقع ناز شیخ عکر
اصغر حسین	چہل حدیث۔ منتخب سبق آموز خرد افروز چالیس حدیثون کا مجموعہ با محاورہ ترجمہ و شرح اُردو مسائل ضروریہ متعلقہ حدیث اور فقہ کی معتبر کتابون سے نہایت مفید اور سلیس اُردو مسائل اہل اسلام کے نفع کے لئے لکھے گئے ہین۔ ۳ر

دولت کا نتیجہ کلفت ہے سامان امارت ذلت ہے

جس دل میں ہوس کی کثرت ہے دور اُس سے حقیقی راحت ہے

مصنف	کتب
	فتاوی محمدی ۹ ر تفسیر نامہ خواب ۱ر اجواب المتین ۱ر حضرت خضر ہ۔ تیک بیبیان ۲ر سوانح مولوی معنوی ۱ر بہیۃ الٰہی السلطین ۳ر کلید الرحمٰن نظیر السلطین ۳ر حیات المتقین ۲ر ہدایت المتقین ۲ر الاؤل التین ۲ر فرحت العاشقین ۲ر علم الاولین ۱ر نباتی نعت ۱ر درست طبیب ۱ر
حکیم اصغر علی گوپاموی	دستور النجات عن مصائب الحمیات۔ بخارون کے اقسام اور شناخت اور مفصل بحث و علاج قیمت ۸ر علاج النسا اُردو۔ اس کے سہل نسخے ایسے تیر بہدف اور لاجواب ہین کہ ہر گھر مین ایسی کتاب کا رہنا ایک فیملی ڈاکٹر کا کام دیتا ہے۔ قیمت ۱ر
حکیم اصغر علی	بحر محیط جلد اول ۲ر دستور النجات ۸ر
اصغر گونڈوی	نشاط روح دیوان ۱ر عار یادگار ۱ر عار اصغر کے سو شعر ۴ر
اظہر دہلوی	رباعیات حافظ با شرح۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے تعارف کی ضرورت نہین آپ کا کلام معجز نظام حقائق و معارف کا گنجینہ سمجھا جاتا ہے۔ اظہر دہلوی نے آپ کی رباعیات کو جمع کر کے اس کی شرح بھی لکھدی ہے۔ انداز بیان شگفتہ ہے جو فارسی کی کافی لیاقت نہین رکھتے وہ بھی فائدہ اُٹھا سکتے ہین۔ نایاب چیز ہے قیمت ۶ر تذکرۂ عہد اسلام } مسلمانون مین آزادی کے روح پھونکنے والے تاریخی واقعات روایات اسلامی } مسلمانون کی حق گوئی اور حق پسندی کی یادگار۔ اسلامی تمدن جمہوریت اور مساوات کے ۱۲۵ باب۔ کتاب کیا ہے۔ اخلاق تاریخ کا عطر ہے۔ دربار رسالت کا نظارہ۔ اسوۂ صحابہ اور خلافت راشدہ کے شاندار نقشے دیکھنا ہوں تو اسے ملاحظہ کیجئے۔ دریا کوزہ مین بند ہے ۱۲ر علمی کہانیان۔ دنیا کا موجودہ تمدن جدید اختراعات اور ایجادات کا مرہون احسان ہے اور روزمرہ کے کامون مین اُن سے ہم سب کو واسطہ پڑتا ہے اُنھین ایجادات و اختراعات پر باتصویر کہانیان تاکہ چھوٹے بچے بھی اُن علمی اور سائنٹفک باتون سے ابتدا ہی سے آشنا ہون اور اُن کی معلومات مین اضافہ ہو جائے۔ باتصاویر ۱۲ر

ارمان بہت ہیں کم کرے ہمتی یہ نہیں اک غفلت ہے
آغاز سراپا دھوکا ہے انجام سراسر عبرت ہے

	لوریان۔ بچون کے بہلانے کی دلچسپ مزیدار قومی لوریان ۲ر اسیفویا المہدی ۸ر تصویر عبرت ۶ر
اظہر علی	پہیلی نامہ۔ اس مین صدہا پہیلیان مع بوجھ کے درج ہین اُن کی مزاولت سے ذہن مین رسائی پیدا ہوتی ہے۔ ۶ر بلوری کاگ ۱۲ر طلسم خانہ لندن عمر امداد باہمی۔ کواپریٹو سوسائٹی کے نظام امداد اُس کے فوائد پر ایک قابل دید ضخیم کتاب جسمین اس موضوع پر سب کچھ ہے۔ قیمت صہ ر
ڈاکٹر اعجاز حسین	حیات مویشی ۶ر
حکیم اعظم خان	اکسیر اعظم فارسی صہ رموز اعظم سہ ر قرابادین اعظم سے ر رکن اعظم عہ ر نیر اعظم عہ ر مجربات اعظم ۱۰ر
ڈاکٹر اعظم کریوی	ہندی شاعری عام
اغلب موہانی	روس و انگلستان کے تعلقات ۱۲ر
افتخار عالم مارہروی	حیات النذیر۔ سوانح مولانا نذیر احمد۔ سے ر وکیل نسوان ۸ر
چودھری افضل حق	زندگی۔ حیات انسانی کے روشن اور تاریک پہلوؤن پر مکمل تبصرہ ۱۲ر
اقبال	مکمل ترانہ } مسلمان بچون کیلئے قومی ترانون کا مجموعہ۔ یہ ترانے بہت ہی دلولہ انگیز ہین بچون مین ایک نئی زندگی پیدا کرتے ہین اور ابتدا ہی سے اُن کے دلون مین اُبھرنے ۱۰ر ترقی کرنے کے خیالات پیدا ہو جاتے ہین۔ ۲ر نالۂ یتیم۔ ایک یتیم کی زبان سے یتیمی کی جگرگداز داستان ایسے مؤثر طریقے مین بیان کی ہے کہ آنسو نکل پڑتے ہین امداد یتامٰی کی ترغیب ہوتی ہے۔ ۳ر شمع و شاعر۔ شمع و شاعر کو گفتگو کیلئے شاعر نے اس نظم مین منتخب کر لیا ہے لیکن اصل مخاطب مسلمان

تاریخ اُٹھا بتلائیگی وہ دنیا مین خوشی کا نام نہین
جس دل پہ ہوس کا سکہ ہے اُس دل کیلئے آرام نہین

دنیا کی حکومت تیری ہے اپنے کو گدا کیوں کہتا ہے
سامان فراغت حاضر ہیں بیکار پریشاں رہتا ہے

مصنف	کتب
اکبر علی علوی	نقش ارژنگ۔ الشعراء تلامیذ الرحمٰن کا زندہ ثبوت۔ ایک نوعمر شاعر کے جذبات عالیہ۔ عہ
اکبر شاہ صاحب	اشرف التواریخ درسہ جلد عہ۔
اکبر شاہ خان نجیب آبادی	تاریخ اسلام حصہ اول للعہ تاریخ اسلام حصہ دوم سے تاریخ اسلام حصہ سوم سے رسیاہیانہ زندگی عہ مذہب اور تلوار ۹ر مولوی غنی کشمیری ۶ر اکابر قوم ۶ر اقول حق عہ گلشنے کی عظمت ۸ر دید کی قدامت ۴ر
اکبر علی خان	محبت کی پتلی ۸ر (ناول)، جانکی ۳ر (ناول) نازنین ۳ر (ناول) پرانا چند دل ۶ر پردۂ راز۔ ۶ر
اکبر علی	عقائد اکبری۔ ۴ر
اکسیر سیالکوٹی	سراج الدولہ۔ بنگال کے مایۂ ناز مصنف بابو بنکم چندر لاہری بی۔اے، ایل۔ایل۔بی۔ وکیل کے مشہور تاریخی ناول کا پُرلطف اردو ترجمہ عہ
اکرام عالم	مشیر شوہر عہ
سید الطاف علی	محب المواشی ۸ر
الطاف حسین	مجمع القوافی (بوسیدہ ہیں) ۴ر
الفت حسین	تاثیر الفت (ناول) ۸ر
الفرڈ لائل	تقاریر الفرڈ لائل عہ
الیاس برنی	علم المعیشت عہ جذبات فطرت ۸ جلد للعہ مناظر قدرت ۸ حصہ للعہ معارف ملت ۸ جلد للعہ
شیخ الٰہی بخش	تشریح الاسباب (طب) ۱۲ر بکٹ کہانی ار
اللہ دتا	تسخیر القمر۔ چاند کے متعلق تحقیقات۔ عہ
اللہ دیا	رپورٹ کانگریس احمد آباد۔ تمام کاروائی انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ مفصل درج ہے مع روئداد مسلم لیگ جو دسمبر ۱۹۲۱ء میں بمقام احمد آباد منعقد ہوئی اس سال کی کانگریس اپنی نوعیت میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ تمام لیڈران کے خطبات جو بنظر تاریخی اور سیاسی مواد ہیں اس میں درج ہیں۔ عہ

یہ ابر یہ وادی یہ گلشن یہ کوہ و بیاباں یہ صحرا
یہ پھول یہ کلیاں یہ سبزہ یہ موسم یہ سرد ہوا

مصنف	کتب
	دور اسلام کی آخری خلافت۔ جس مین اسلامی اور غیر اسلامی مذاہب کی کتابون سے ظہور امام مہدی کی بشارتین درج ہین اس کے علاوہ آئیوالے انقلابات وحالات کی جانب بھی اشارہ ہے۔ عہ مقدمہ کراچی۔ کراچی کے سیاسی مقدمہ لیڈران کی مکمل کارروائی۔ ۸ر
حضرت الہدیہ	سیر الاقطاب۔ صوفیاء کے حالات ہین۔ ۱۲ر
امام الدین	مامون اعظم ۸ر فلسفۂ محبت ۴ر سیرۃ النعمان ۲ر سلطان محمد فاتح ۸ر رباعیات خیام عہ
امام علی خان	فلسفۂ اسلام صہ
امتیاز علی	سراج منیر:۔ رسول اکرم کے ولولہ انگیز اور سبق آموز حالات۔ سیدھی سادی زبان کہ جسے سنکر اور پڑھ کر معمولی پڑھے لکھے بھی کافی نفع اٹھا سکین۔ ۸عہ ہیملٹ۔ شکسپیر کے مشہور ڈرامہ ہیملٹ کے گو مختلف ترجمہ ہوئے لیکن اس کی شان ہی کچھ اور ہے اور ایک بسیط مقدمہ نے اور چار چاند لگا دیئے ہین قیمت عہ
امتیاز علی تاج	ڈرامہ انار کلی مجلد با تصویر سے
امتیاز علی خان	رضا و حسینہ ۱۲ر (نایاب)
مولوی امتیاز علی	جغرافیہ ہند مع طبعی تصاویر و نقشہ جات مڈل اسکولون کے طلبا کیلئے بیحد مفید ۵ر
امجد حسین لکھنوی	عجائب المخلوقات۔ دنیا بھر کے عجائبات کا مجموعہ۔ قدیم مطبوعہ نسخہ نایاب ہے۔ للعہ
حاجی امداد اللہ	ضیاء القلوب ۵ر تحفۂ عشاق ۲ر گلزار معرفت ۴ر ارشاد مرشد ۳ر وحدت الوجود ار کلیات امدادیہ عہ مکتوبات امدادیہ ۲ر
سید امداد امام	کیمیائے زراعت عہ کتاب الآثار عہ
ابو امداد حسین	سارہ و کلاڈہ کامل ۴ر نگار سر پرست عہ
مولوی امداد حسین	مسائل ضروریہ اہلسنت و الجماعت کیلئے تمام ضروری مسائل قیمت ۸ر
لالہ امرناتھ	تشنۂ خون۔ انگریزی کے ایک مشہور و مقبول ناول کا بہترین ترجمہ ۱۲ر
امراؤ علی	رزم بزم۔ قنوج کی لڑائی۔ سلطان شہاب الدین کی فتح۔ راجہ جے چند کی شکست پر اثر قصہ۔ غازیان اسلام اور بہادر راجپوتوں کے کارنامے جشن عشق کے راز و نیاز قیمت سے رعایتی ۱۲ر

اللہ کی رحمت عام ہے سب پر شاہ ہو یا مسکین یا ہو گدا
یہ چاند یہ سورج یہ تارے یہ نغمۂ بلبل یہ دریا

	تفسیر مواہب الرحمن۔ یہ تفسیر اردو مین قرآن شریف کی جامع ترین تفسیر ہے۔ اس کے پڑھنے کے بعد کسی تفسیر کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ قیمت کامل للعہ
امین اصلاحی	ہندوستانی جاسوس انگورہ مین ۴ر
امین الدین	آفتاب مغرب۔ جنگ روم و یونان کا ایک تاریخی ناول ۱۲ر
انتظام اللہ شہابی	خواجہ غریب نواز ۱۲ر تذکرہ صابر ۸ر زیب النسا ۴ر نور جہان ۴ر فاطمہ کا لال ۱۲ر غوث الاعظم ۴ر
اندر سہائے	چمپا (ناول) ۴ر
اندر بہادر سنگھ	تاریخ راج بلرامپور للعہ
انشار	دریائے لطافت ۱۲ر
انشار اللہ	عہد حکومت سلطان عبدالحمید خان عار محمد علی پاشا عار تاریخ مراکش و مغرب الاقصیٰ ۱۲ر دختو زیر عار عمر پاشا فاتح کریمیا للعہ ایک ترک کا روزنامچہ ۱۲ر تاریخ ایران عہ سفرنامہ ایران عہ تاریخ خاندان آل عثمان للعہ سفر دار المصطفیٰ عار قسطنطنیہ عہ سلطنت عثمانیہ ۱۲ر حالات عرب عراق و عمان عار حالات نجد و الحسار ۱۲ر ازالۃ الخفا ملے محاربات پلونا ۱۲ر سفرنامہ ترکی اسیر البحر ۸ر مقدمہ تاریخ ابن خلدون ۳ جلد سعہ تزک تیموریہ ۱۲ر سیرۃ الرسول ۲ جلد ۱۲ر
انصار ناصری	سلمیٰ ۸ر رحیمہ نوری ۱۲ر چندر موہنی عہ
انعام الرحمن	جور فلک ۳ جلد کامل صر
مفتی انوار الحق	ڈومسک کا نمی (خانہ داری) ۴ جلد ۱۲ر اثبات واجب الوجود عہ تاریخ ابو البشر ۱۲ر حقائق اسلام عار تذکرۃ الحبیب عہ قوت خیال ۴ر
حکیم انوار حسین	معالج الغربا ۸ر جذبات اسلام ۵ر وبال جان ۴ر
انوار حسین رسوا	لیلائے دمشق ۱۲ر
انوار ہاشمی	عید کا تحفہ ۸ر
انیس لکھنوی	مراثی انیس جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر جلد سوم عہ جلد چہارم ۱۲ر جلد پنجم ۱۲ر جلد ششم ۱۲ر رباعیات انیس ۴ر واقعات کربلا ۱۲ر مراثی انیس جلد اول مطبوعہ عہ بالین جلد عہ جلد دوم سعہ فراق یوسف ۲ر

دونون کیلئے یہ تحفے ہین کچھ فرق اگر ہے تو اتنا
ان جلوؤن سے لذت پاتا ہر آزاد کا دل منعم سے سوا

مصنف	کتب
انیس احمد علیگ،	انیس ادب ۱۲؎
انیس احمد عباسی	جنگ روس و جرمنی ۳؎ بحری جنگ ۸؎ جنرل لیوپی ڈائرکٹری ۱۲؎ رہا حمزہ کی کامیابی ۸؎ جنگ عراق ۱۲؎ انقلاب سن ۱۲؎
اوج گیاوی	جذبات اوج۔ جناب مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب اوج کا نام نامی ادبی دنیا مین محتاج تعارف نہین۔ آپ نے سنہ ۱۹۰۹ء سے اب تک مختلف اخبارات و رسائل کو اپنے مضامین نظم و نثر سے زینت دی۔ غزل کے میدان سے نکلکر نیچرل نظمون پر طبع آزمائی شروع کی۔ بحمد اللہ اسے کمال تک پہونچایا کلام زمانہ موجودہ کی اردو شاعری کا بہترین نمونہ ہے الفاظ کی بندش محاورات کا استعمال جدید تمثیلات اور استعارات کا کھپانا اور الفاظ کی نئی تراش خراش کے ساتھ نباہنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ عنوانات مسجد نبوی۔ آئینہ ہستی۔ سرزمین وطن۔ جلوہ صبح۔ بہار صبح۔ گور غریبان اسیران قفس۔ شب غم۔ بلبل اسیر۔ جلوہ روح تصویر جانان۔ پتہ دے رہے ہین کہ کس رنگ کا کلام ہوگا۔ قابل دید مجموعہ ہے۔ لکھائی چھپائی نفیس۔ ۸؎ سبعہ سیارہ۔ سات پر درد اسلامی نظمون کا نایاب مجموعہ جس کے متعلق مشاہیر ملک نے قیمتی آرا کا اظہار کیا ہے۔ ہر نظم سوز و ساز مین ڈوبی ہوئی مقبول خواص و عوام نظمون کے نام یہ ہین:۔ چراغ کعبہ۔ ظہور اسلام۔ فغان امت وغیرہ نامون ہی سے مفہوم ظاہر ہے اس کے مطالعہ سے خون رگون مین دوڑنے لگتا ہے۔ اسلامی جوش اور حمیت مین جان پڑ جاتی ہے قیمت ۴؎ لمعات اوج۔ جناب اوج کی نایاب قومی اور ملکی نظمون کا مجموعہ ہے۔ ہر نظم اپنے رنگ مین ایک خاص نوعیت رکھتی ہے۔ ۶؎
اوج لکھنوی	معراج الکلام۔ کلام بلاغت نظام محقق یکتا۔ شاعر بے ہمتا مقبول مداح آل رسول جناب مرزا محمد جعفر صاحب اوج مغفور خلف و جانشین حضرت دبیر مرحوم قیمت ۳؎ واقعات انیس ۴؎ رد الموازنہ ۶؎ قواعد حامدیہ۔ ۴؎
اوحد الدین بلگرامی	منتخب النفائس (لغت) اردو فارسی سے عربی۔ ۸؎
اودھ بہاری لال	سنتان آدرش یعنی (افزائش نسل) اولاد پیدا کرنا اور ان کی پرورش۔ لڑکی لڑکا حسب خواہش پیدا کرنا۔ ۱۲؎

شاہون کے سرون مین تاج گران سے درد سا اکثر رہتا ہے
جو اہل صفا ہین اُن کے دل مین نور کا چشمہ بہتا ہے

اویس بلگرامی	مراقی اویس بلگرامی ۱۲
آہ سیتاپوری	انجام محبت۔ الٰہڑ نوجوان کے عشق کا چونچلا جیسا عشق ویسی ہی تحریر پڑھے۔ وہ پچھتائے جو نہ پڑھے۔ اُسکو اشتیاق رہ جائے۔ ۳ ر
ایس پی سین	فوٹوگرافر باتصویر ۱۲
	ب
بابو رام	مختصر سیر گلشن ہند ۱۲
باسدیو پرشاد	التمش عشق و محبت کی درد بھری کہانی ۱۲
باسط بسوانی	شاہد معنی یعنی مجموعہ نظم باسط بسوانی۔ جناب باسط کے تعارف کی ضرورت نہین۔ تمام ادبی رسائل آپکے مضامین عالیہ کے ممنون احسان ہین۔ جدید رنگ مین خوب کہتے ہین۔ قابل دید ہے۔ ۱۲ میان لوت:۔ بالکل انوکھا اچھوتا اخلاقی اور ظریفانہ ناول جسے پڑھکر خواہ مخواہ ہنسی آتی ہے عجیب دلکش انداز مین تحریر کیا گیا ہے۔ زبان ادبیت کا بہترین نمونہ لیکن واضح رہے کہ جو لوگ خود میان لوت (سادہ لوح) ہین ان پر اسکا پڑھنا۔ ۔ ۔ ۔ ہے کیونکہ نئی روشنی کے نئے بھوت ہین مگر دیکھنے مین میان لوت ہین قیمت ۸ ر رعایتی۔ ۴ ر
باقر حسین موزون	بحری قزاق (باتصویر) امیر یعقوب کے گم شدہ لڑکون کی تلاش۔ الیاس و لیلی کے حسن و عشق کا افسانہ۔ سلیم شاہ کی عیارانہ چالبازیان۔ ہشام یا خلیل الرحمن کی ڈکیتیان سلیم شاہ کا عبرتناک انجام۔ بحری قزاقون کے دل ہلا دینے والے ڈاکے۔ حیرت انگیز دیدہ دلیری سے جہازون کی غارتگری۔ ۱۲ بہرام کی زبردستی۔ نیلی چھتری وغیرہ جاسوسی ناولون کے قسم کا ایک ناول جس مین بہرام چور کی عجیب و غریب کارستانیان دکھائی ہین بہت زیادہ دلکش فسانہ ہے۔ ۱۴ ر
باقر رضا	دختر جاسوس (باتصویر) سوتیلے باپ کے مظالم سوتیلی بیٹی کے مال کے لالچ مین ایک پیرنابالغ

آگاہ ہو جو تو چاہتا ہے دنیا مین نہین وہ ہونے کا
اسباب طرب کا جو یا تو سامان یہان ہی رونے کا

مصنف	کتاب
	سے شادی لڑکی پر مصائب کا نزول - لڑکی کا اغوا - اُس کی حیرت انگیز کارستانیان - لڑکی اپنے مرنے کی خبر مشہور کر کے بھیس بدلتی ہی اور پھر خادمہ بنکر اپنے مکان مین رہتی ہی - سوتیلے باپ کی بوالہوسی اور ایک بدمعاش عورت کیساتھ شادی - اس سلسلہ مین جرائم پیشہ بدمعاشون کا اجتماع - لڑکی کی سراغرسانی، بدمعاشون کا بدانجام قیمت عہ طلسمی برج (ناول) ۱۰ر
باقی عباسی	شب عروسی (ناول) ۲ر
حکیم بانکے لال	طریق دولتمندی - ۸ر
بانکے لال اختر	سانولی ناگن (ناول) ۴ر
ٹیلر	فلسفہ ٹیلر - فلسفہ مذہب پر ایک مدلل کتاب ۱۲ر
بھٹناگر	پُراسرار اجنبی - جاسوسی کا ایک ہوشربا افسانہ عجیب وغریب اسرار کا انکشاف - عہ قتل معشوق (باتصویر) ایک انگریز خاتون کا پُراسرار قتل - قاتل کی لاش - جعلی سکہ سازون کی عیاریان - پولیس کا تجسس - ایک امیر کی غمناک سرگذشت - ہجر وصال کے افسانے بتان فرنگ کی شوخیان حسن وعشق کے معرکے - قیمت عہ سونے کا جزیرہ - (ناول) عہ
بدرالدین احمد بی اے	فتح قسطنطنیہ - اس زبردست فتح کی تاریخ جس نے یورپ مین ترکون کی بہادری کے ڈنکے بجا دئے تھے - عثمانیون کا وہ کارنامہ جس نے مغرب کی سیاسی دنیا مین تلاطم برپا کر دیا تھا مؤلفہ حاجی بدرالدین احمد صاحب بی - اے پراونشل ایجوکیشنل سروس لائق مؤلف نے شاندار واقعات کو پرجوش طریقہ سے بیان کیا ہے ہر ایک باب مذہبی قربانیون کی ایک زندہ تصویر ہے - عہ
بدنام امروہوی	حدیقۂ محبوب (دیوان) عہ

سارے جہان سے اچھا ہندوستان ہمارا
ہم بلبلین ہین اسکی وہ گلستان ہمارا

(ترانۂ ہندی)

بدیع الدین	کوہ قاف کی پری جمال ۸ر (ناول)
بابو برج لال	قاصد برقی - یہ سلسلہ کی تار برقی کے دلچسپ باتصویر حالات - ۶ر
برج نرائن	کامیابی - ایک کامیاب ہندوستانی کی سبق آموز سوانح عمری جسمین سوشل اصلاح پر قابلقدر مواد بڑے بڑے انسان اور ماہران تعلیم نے بچون کے لئے اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کی ہے - بچون کو کامیاب انسان بنانے کے لئے کامیابی کا مطالعہ کرائیے - ۴۶ صفحات قیمت - ۳ر
برجیش بہادر	عالم حیوانی دنیا کے شیر خوار جانورون کا بیان - ۶ر
برق سیتاپوری	سلک مروارید - ۸ر شاہ لیر - ۴ر
برق سندیلوی	فریاد اسلام، قومی درد اور سوز و ساز مین ڈوبی ہوئی عبرت انگیز اور سبق آموز نظم جسے پڑھکر اسلامی جوش پیدا ہوتا ہے - ۱ر
برکات احمد	جمیلہ ۱۲ار بیوفا ۱۲ار مہ جبین ۱۲ار
برکت احمد خان	فسانہ بیتال حصہ ۱ عہ حصہ ۲ ۱۰ر
مولوی برکت اللہ	انیس الواعظین عہ۴ر شیرین فرہاد ۴ر لیلیٰ مجنون ۴ر خلعت رحمانی - ۳ر ترغیب الفاتحہ ۸ر نافع الخلائق عہ ترجمہ فصوص الحکم عہ ر
برہان الدین	فلاح الکونین - تقریباً ۶۰۰ صفحہ کی ضخیم تاریخ ہے جسمین کعبہ اور مدینہ مکرمہ کے تاریخی حالات دلپذیر انداز مین بیان کئے ہین - اسکا پڑھنا باعث سعادت ہے - ہر تاریخی واقعہ پر پوری روشنی ڈالی ہے قیمت رعایتی - عاہر
برہم گورکھپوری	کرشن کنور - ایک تاریخی دلچسپ ناول - ۸ر
بسمل	اقوال زرین سبق آموز اقوال جو انسانی زندگی کو درخشان بنا سکتے ہین ۳ر کنز التاریخ عہ مجاہدات بادہ سرفروش جلد ۱ عہ

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دور زماں ہمارا

بسنت لال	جیون وید - عہ
پنڈت بشمبھر ناتھ	**فسانہ سوزن عشق** - کلیجہ تھام لوگے جب سنوگے + نہ ملوائے خدا شیون کسی کا + رینالڈس کے انگریزی ناول سیمسٹرس کا ترجمہ - خود غرضی - نالش حیل - غریب کی جیتی جاگتی مگر ہیبت ناک تصویر میں ایک نوجوان آفت زدہ غریب خاتون کی دردناک زندگی پر ہوس پرستوں کی دست درازیاں زندگی کی بھول بھلیوں میں انقلابات کے عظیم ترین مناظر نیکی و بدی کے دو عظیم الشان دریاؤں کا سنگم انگلستان کی تیس ہزار سے زیادہ محنت کش کنواری لڑکیوں کے مصائب - بے رحم اور فریبی سرمایہ داروں کے تعین اجرت کے عجیب و غریب طریقے نہایت دردناک ناول ہے - قیمت عمر مفقود الخبر عہ کرشمہ رقابت ہر
بشمبھر داس شرما	بد معاش مہنت - ایک اخلاقی ناول عہ
بشیر الدین احمد دہلوی	**واقعات دار الحکومت** - شہر دہلی کی لاجواب تاریخ و آثار قدیمہ تین جلدوں میں اس کتاب پر گورنمنٹ سے ایک ہزار روپیہ انعام مرحمت ہوا ہے ۲۵۶۶ نقشہ جات و تصاویر قلمی ۲۰۹ عکسی تصاویر ۹ تقطیع ۲۲/۲۹ ... مجلد للعہ **واقعات مملکت** بیجاپور - دکن کی مکمل تاریخ تین جلدوں میں ہے اس کتاب پر گورنمنٹ نظام سے پانسو روپیہ انعام مرحمت ہوا ہے صفحہ ۱۲۸۷ ہاف ٹون فوٹو ۶۰ تقطیع ۲۲/۲۹ الگ الگ حصص فروخت نہیں ہوں گے مجلد للعہ **لخت جگر** - (دو حصے) ایک شفیق اور تجربہ کار باپ نے اپنی معصوم اور ناتجربہ کار لڑکی کو پیار اور اخلاص سے ازدواجی زندگی کے فرائض بتائے ہیں کہ انسان خود کیونکر خوش رہ سکتا ہے اور دوسروں کو کیونکر خوش رکھ سکتا ہے - پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی سے دو سو پچاس روپیہ انعام مرحمت ہوا ہے صفحات حصہ اول ۳۴۶ حصہ دوم ۵۹۶ تقطیع ۱۸×۲۲ بیر مجلد للعہ

اقبالؔ! کوئی محرم اپنا نہیں جہاں میں
معلوم کیا کسی کو دردِ نہاں ہمارا

شمعِ ہدایت:- سب کے لیے مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا۔ بہترین مجموعہ تخیلات اور مشاہدات کے ساتھ اس پر گورنمنٹ سے دو سو پچاس روپئے انعام مرحمت ہوا ہے صفحہ ۲۰۴ تقطیع ۱۸×۲۲ قیمت عہ

اقبالِ وطن۔ شرفائے دہلی کی روزمرہ زندگی کے دلچسپ حالات صفحہ ۲۱۲ عہ مجلد ہم

اصلاحِ معیشت:- اس کتاب میں قصے کے پیرائے میں ثابت کیا گیا ہے کہ عورتیں ہی مردوں کی بگاڑنے اور سنوارنے والیاں ہیں۔ گورنمنٹ سے تین سو روپیہ انعام مرحمت ہوا ہے صفحہ ۲۹۲ تقطیع ۲۰×۲۲ عہ مجلد ہم

حسنِ معاشرت:- یہ ایک اخلاقی ناول ہے جس میں پھوہڑ اور سلیقہ مند بیویوں کے مفصل حالات بیان کیے گئے ہیں [illegible] عہ مجلد ع

نتائجِ عمر:- [illegible] اور نوجوان [illegible] اخلاقی تعلیم کا قابلِ قدر ذخیرہ اور افعالِ قبیحہ اور عاداتِ ذمیمہ کے عبرتناک نتائج۔ دلچسپ پیرایہ میں بیان کیے گئے ہیں صفحہ ۳۲۰ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

عصائے پیری:- عمر رسیدہ لوگوں کے لیے ایک بیش بہا اور قابلِ قدر ذخیرہ جو دنیا کی آخری منزل [illegible] بکار آمد ہے صفحہ ۳۲ قیمت ہم

ذرائعِ سلاطین:- بادشاہوں کے فرمانوں کی نقلیں ۸۸ فرمان ۸ فوٹو اس پر گورنمنٹ سے پانچ سو روپیہ کا اعزازی انعام مرحمت ہوا ہے۔ ٹائیٹل نہایت رنگین و دلکش صفحہ ۳۲۰ مجلد للعہ

بچوں کا ستارہ (دو حصے):- [illegible] سلسلے کی پہلی کتاب۔ جس میں لڑکوں کے لئے بیش بہا نصائح کے علاوہ معلوماتِ ضروری کا ایک قابلِ قدر ذخیرہ صفحہ ۱۸۰ قیمت عہ

حرزِ اطفال:- لڑکوں کے لئے بیش بہا نصائح کے علاوہ اخلاقی تعلیم کا قابلِ قدر ذخیرہ صفحہ ۱۵۰ قیمت عہ

عزمِ بالجزم۔ استقامت۔ ارادہ کا ایک دلچسپ چھوٹا سا قصہ صفحہ ۳۲ قیمت ہم

فغانِ اشرف:- مصنفہ اشرف جہاں بیگم صاحبہ۔ دہلی کے ایک شریف گھرانے کی مصیبت زدہ اور دردناک زندگی کا دل ہلا دینے والا سچا واقعہ دکھایا گیا ہے صفحہ ۳۳۲ قیمت عہ

ملنے کا پتہ: [illegible]

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا (چکبست)

	انشائے بشیر:- جسمیں نہایت بکارآمد سو خطوط عورتوں کے لیے ہیں ۳۵ صفحہ ۱۲ مجلد عہ ؎ دیوان بشیر:- پرانی اور نئی طرز یعنی ہر قسم کی دلچسپ اور قابل قدر نظمیں دیباچہ اور فہرست مضامین اور مصنف کا فوٹو کاغذ سفید چکنا ولایتی۔ ٹائٹل دلکش و دلفریب لکھائی چھپائی دیدہ زیب ۲۱۶ صفحہ عہ مجلد ۶ ؎ مثنوی دردِ دل:- ایک نہایت دردناک سچے واقعہ کی دل ہلا دینے والی نظم ۵۵ قیمت ۸ ؎ حکایاتِ لطیفہ:- تین حصے عمدہ عمدہ بامذاق دلچسپ حکائتیں مع فوٹو مولف صفحات حصہ اول ۱۹۸ حصہ دوم ۱۹۸ حصہ سوم ۱۹۸ قیمت فی حصہ۔ عہ ؎ لطائفِ عجیبہ:- پھڑکا دینے والے دلچسپ لطیفے تین حصے مع فوٹو مؤلف صفحات حصہ اول ۱۹۸ حصہ دوم ۱۹۸ حصہ سوم ۱۹۸ قیمت فی حصہ عہ ؎
بشیر الدین احمد	خلاصہ شعر العجم:- عہ ؎
بشیر الدین	جامع الفنون:- صنعت و حرفت کے صدہا نسخے قیمت کامل عہ ؎
بشیر احمد خاں	کلام بشیر ۸ ؎
حکیم بشیر احمد	فرس نامہ مع علاج الفیل:- اس میں گھوڑے کے سوا ہاتھیوں کی شناخت ودوا وغیرہ پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کے تمام اقسام کو بیان کیا ہے۔ قیمت ۸ ؎ رسالہ نبض۔ یہ نبض کے متعلق پوری تحقیقات اور معلومات کا ایک غیر محدود خزانہ ہے ۳ ؎ مجربات بشیر اردو:- یہ کتاب بھی مرض باہ کے لئے بےمثل ہے سیکڑوں مجرب اور آزمودہ نسخے درج ہیں قیمت ۳ ؎ تحقیقات نادرہ:- معروف بہ مفردات ہندی - دواؤں کے ہندی نام مع سنسکرت اور خواص قیمت ۲ ؎
بشیر حسین زیدی	دنیا کے بسنے والے ۸ ؎
بشیشر پرشاد	رسالہ تصریح الاغلاط ہم مفیض اردو۔ ۴ ؎

فنا کا ہوش آنا زندگی کا درد سر جانا
اجل کیا ہے خمار بادۂ ہستی اُتر جانا

بلاقی داس	ایوان نعمت حصہ ا عہ حصہ ۲ عہ باورچی خانہ بنجی پرکاش ۸ر
بلدیو سنگھ	بد انجام (ناول) عہ
بنکم چندر	آنند مٹھ :- یہ ناول ہندوستان کے اسکاٹ کی تصنیف کا ترجمہ ہے۔ جذبات حب الوطنی کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ پولیٹکل لٹریچر سے کتاب مالامال ہے۔ بندے ماترم نامی گیت، جس کے ایک ایک لفظ سے روح پھڑک اٹھتی ہے اس کتاب سے لیا گیا ہے۔ بنکم بابو کا نام ہی صرف اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ کتاب کس پایہ کی ہوگی۔ ترجمہ بھی نہایت با محاورہ اور سلیس عبارت میں ہے۔ عہ
بابو بندی لال	کلام الملوک ۶ر منتخب فیصلہ جات بورڈ عہ منتخب فیصلہ جات اودھ ۸ر
بابو بنسی لال صاحب	نظام حیات انسانی :- اخلاق اور اصول اخلاق پر بے نظیر کتاب ہے بہت ہی دلنشین پیرایہ میں انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے اور کامیاب زندگی کی طرف رہنمائی کی گئی۔ اخلاق و عادات کے سنوارنے میں اکسیر ہے۔ انداز تحریر فلسفیانہ اور عالمانہ ہے لیکن پھر بھی زبان ایسی آسان ہے کہ بچے بھی بآسانی پڑھ لیں۔ منازل حیات طے کرنے میں یہ رہنما ساتھ ہو تو منزل کی مشکلات بہت کچھ کم ہو جائیں اپنے بچوں کو ضرور پڑھائیے اس کی خوبی کا اندازہ صرف اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جناب ڈائرکٹر صاحب تعلیمات ممالک متحدہ نے اسے کتب لائبریری اور انعام کے لیے منظور فرمایا ہے ایک زمانہ سے نایاب تھی۔ لکھائی چھپائی نفیس قیمت صرف ۸ر
بو علی سینا	مجربات بو علی سینا :- بو علی سینا کے تجربات قوت باہ نیز اعضاء مخصوص کے متعلق زنانہ اور مردانہ امراض اور ان کے تیر بہدف معالجات عجیب و غریب کتاب ہے قیمت عہ
بابو بہاری لال	حرمان نصیب :- کس سے کہیں محرومی تقدیر کی حالت جب ہم کو جہاں میں کوئی اپنا نہیں ملتا مصیبت اور ہلاکت انسان کو ہمیشہ ایک سیدھے راستہ پر پہونچاتی ہے اور کچھ کھو کر آدمی پاتا ہے

آبرو کیا ہے تمنائے وفا میں مرنا
دین کیا ہے کسی کامل کی پرستش کرنا

مصنف	کتاب
	کچھ سیکھتا ہے انھیں باتوں سے یہ ناول لبریز ہے قیمت ۸ / خوش نصیب :- "خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال :- کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے" خوش نصیبی کے پُر اثر مناظر۔ محبت و عشق، حسن و وفا کے دلچسپ واقعات ہر باب اور ہر سطر میں نظر آتے ہیں۔ قیمت ۶ /
شیخ بہاؤالدین	جامع عباسی (فارسی) فقہ اہل تشیع ۸ /
بہزاد	سعیدہ کے خطوط - ایک لڑکی کی کہانی خود اس کی زبانی جذبات حسن و عشق کے اثرات اور مقتضیات فطرت انسانی کو ایک جدید اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ اپنے رنگ کی خاص کتاب ہے۔ قیمت ۸ /
بہاءالدین عاملی	نان و حلوی۔ مثنوی مولانا روم کی مختصر مثنوی فارسی ۴ /
بیدار صاحب	رباعیات الاخلاق ۸ /
بیدل سہارنپوری	نور ایمان - مولانا عبدالسمیع صاحب سہارنپوری نے صوفیانہ رنگ میں بہت سی نظمیں لکھی ہیں جن کی زبان شستہ و رفتہ ہے۔ تصوف و معرفت کے رنگ میں ہر شعر ڈوبا ہوا ہے۔ تمام مشہور بحروں میں طبع آزمائی کی گئی ہے آپ کی طبع رسا نے بحر معرفت کے وہ آبدار موتی صفحات کاغذ پر بکھیر دیے ہیں کہ خود بخود منھ سے واہ واہ نکل جاتی ہے۔ آخر میں سلسبیل اور مثنوی بہار لطیف بھی شامل ہیں۔ موخر الذکر ہر دو نظمیں بذات خود بہت اچھی چیز ہیں جو حضرات صوفیانہ کلام کے دلدادہ ہیں اور سوز و ساز سے لطف اندوز ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے نادر تحفہ ہے۔ ہر ہر شعر میں اثر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اہل دل تو لفظ لفظ پر لوٹے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ /

اگر دردِ محبت سے نہ انساں آشنا ہوتا
نہ مرنے کا الم ہوتا نہ جینے کا مزہ ہوتا

مصنف	کتاب
بیدل	دیوان بیدل :- (فارسی) ۱۲ار
بینی پرشاد سنگھ	حقیقت ۔ جو ہنگامہ ہائے پنجاب کی حقیقت پر روشنی ڈالتی ہے یہ بتلاتی ہے محکوم باشندوں کی بے بسی ہے غریب رعایا کے ساتھ گورنمنٹ نے امرت سر میں کیا کیا ۔ رولٹ ایکٹ کے جلسے کیونکر منتشر کئے گئے ۔ اور ہندوستانیوں کو کیونکر گولیوں کا نشانہ بنایا گیا ہے ۔ استبدادیت پسند طبقہ نے قوم کے جذبات کو دبانے کے لئے کیسی کیسی تدبیریں کیں اس میں ان مقتول مظلومین کی رنگین تصویریں بھی ہیں جو ملک کی آزادی پر قربان ہو گئے اور جنھوں نے آزادی کے درخت کو اپنے خون سے سینچا اس میں ہندوستان کے آئندہ تحفظ اور اتفاق باہمی کی عملی تدابیر پر بھی بحث کی گئی ہے ۔ ہر غیرتمند اور محبِ وطن اس کا مطالعہ ضرور کرے معلومات میں کافی اضافہ ہوگا ۔ قیمت عمار
بے نظیر شاہ	مثنوی جواہر بے نظیر ۔ ۱۲ر

پ

مصنف	کتاب
پانیکار ایم ۔ اے	تاریخ ازمنہ قدیم :- ہندوستان قدیم کی معتبر اور مستند تاریخ عہ ر
منشی پراگ نرائن	صحیفۂ زریں بقسم اعلیٰ ۵ ر
پران ناتھ	تربیت الصحراء سے ر
پربھات چند	بپولا کامل :- ۸ر
پربھودیال مصر	غذائے روح :- عہ ر
پرمیشوری دیال	راماین بالمیکی اردو :- صہ ر
پریم چند	خواب خیال ۸ر فردوس خیال عہ ر پریم چالیسی حصہ اول ۸ر پریم چالیسی حصہ۲ عہ گوشۂ عافیت ہر دو حصہ للعہ چوگان ہستی ۲ جلد صہ ر قرون وسطیٰ میں ہندوستانی تہذیب للعہ ر خاک پروانہ عہ ر

پیامِ عشق

سُن اے طلبگارِ دردِ پہلو میں ناز ہوں تو نیاز ہو جا
میں غزنوی سومنات دل کا ہوں تو سراپا ایاز ہو جا

پریم بچیسی ۱۲ر پریم بتیسی کامل للعہ ر آسمان کی پری ۲ر بازارِ حسن کامل ۳ر جلوہ ایثار ۱۲ر بیوہ عہ ر ہم خرما و ہم ثواب ۸ر رو ٹھی رانی ۶ر روحانی شادی ۶ر غبن کامل (ناول) ۱۲ر پردہ مجاز (ناول) ۱۲ر	
ناد بنود گر نتھ (موسیقی) للعہ ر ۵ سے ۔	پنا لال جی
دیبی بھاگوت للعہ ر امرت ساگر طب ہندی کی قدیم کتاب کا ترجمہ ۱۲ر	پیارے لال
برق غضب ۸ر ہنگامہ عشق ۸ر	پیارے لال بہار گو

ت

چند اہم خطوط :- نظربندی کے زمانہ میں حکومت اور علی برادرس کی خط و کتابت جس سے حکومت کی پالیسی پر روشنی پڑتی ہے۔ ۸ر شیخ الہند ۔ مولانا محمود الحسن صاحب کی سوانحعمری ۸ر ترکِ موالات ۔ ترکِ موالات پر معتبر رسالہ ۲ر خلافت اور مقاطعہ ۔ مقاطعہ پر ایک مختصر رسالہ ۲ر	منشی تاج الدین
مقدمہ تفسیر قرآن ۸ر تفسیر پارۂ عم ۸ر	تائب لکھنوی
مفتاح الاخبار ۔ ہزار ہا یورپین الفاظ جو آجکل اخبارات میں رائج ہو گئے ہیں وہ سب ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں۔ یہ الفاظ عام لغات کی کتابوں میں نہیں مل سکتے۔ قیمت ۸ر	منشی تجمل حسین
دیوان تجمل ۸ر	تجمل حسین عظیم آبادی
آسمانی دولہا ۔ یعنی آفتاب ماہتاب ستارے اور آسمان پر جگمگ کرنے والی مخلوق کے مکمل اور دلچسپ حالات بچوں کے لئے ۱۲ر	تجمل حسین

نہیں ہے وابستہ زیر گردوں کمال شان سکندری سے
تمام ساماں ہے تیرے سینے میں تو بھی آئینہ ساز ہو جا

تراب خاں	لال کپتان (ناول) ۸ر
شاہ تراب	دیوان تراب عہ ر (کمیاب) مجاہدات الاولیاء (تصوف) ۶ر
تسکین بی اے	برق کی دیوی ۱۲ر حسن پرست ۸ر ستانہ عشق ۸ر (کمیاب)
تسلیم لکھنوی	مثنوی دل و جان۔ ادب اُردو میں یہ مثنوی کیا بلحاظ تخئیل اور کیا بلحاظ معنیٰ آفرینی معاملہ بندی صفائی زبان نفاست و سلاست بیان ایک خاص شان رکھتی ہے۔ ۸ر نظم دل افروز عہ ر دفتر خیال عہ ر کلیاتِ تسلیم عہ ر
تسنیم لکھنوی	جمال فروش۔ بام مارگی فرقہ کے ہاتھوں دوشیزہ لڑکیوں کی دردناک مصیبت عشق و محبت کی داستان۔ خفیہ پولیس کی کارگذاریاں۔ جا بجا علمی بحثیں۔ اسلامی ریاستوں کی معاشرتی خرابیوں کا خاکہ نہایت شستہ زبان میں کھینچا گیا ہے۔ قیمت ۶ر مرغِ ارم۔ سلطان نوری بے اڈیٹر لی جون ترک "کے مشہور ترکی ناول کا دلچسپ ترجمہ جس میں سلطنت ترکی کے شہرہ آفاق سلطان عبدالحمید خاں نور اللہ مرقدہ کے عجیب حالات حرم سلطانی کے اسرار ایک سرکیشین حسین عورت کی دل ہلا دینے والی سوانح عمری قیمت ۶ر ترکی خاتون کامل ہے ۸ر
منشی تصدق حسین	لغات کشوری ہے ر داستان امیر حمزہ ۶ر نوشیرواں نامہ جلد اول ہے۔ جلد دوم ہے ہرمزنامہ ہے ر بہمان نامہ ہے کوچک باختر ہے بالا باختر ہے۔ ایرج نامہ حصہ اول ہے۔ ایرج نامہ حصہ دوم ہے۔ لعل نامہ اول ہے۔ لعل نامہ دوم للعہ آفتاب شجاعت اول ۶ر۔ دوم آفتاب شجاعت ہے ر سوم آفتاب شجاعت ہے ر چہارم آفتاب شجاعت للعہ پنجم حصہ آفتاب شجاعت عہ ر پنجم حصہ ۲ آفتاب شجاعت ۶ر۔ گلستان باختر اول ہے دوم گلستان باختر ہے سوم گلستان باختر للعہ طلسم نور افشاں اول للعہ۔ دوم نور افشان للعہ طلسم نور افشاں سوم ہے ر طلسم ہفت پیکر اول ۱۲ر دوم طلسم ہفت پیکر ہے ر سوم طلسم ہفت پیکر للعہ طلسم جمشیدی اول ۱۲ر طلسم جمشیدی دوم ۱۲ر

ملنے کا پتہ صدیق بکڈپو امین آباد پارک لکھنؤ

غرض ہے پیکار زندگی سے کمال پائے ہلال تیرا
جہاں کا فرض قدیم ہے تو ادا مثال نماز ہو جا

مصنف	کتب
	سوم طلسم جمشیدی ہے؎ طلسم خیال سکندری اول ۱۲ر دوم طلسم خیال ۱۲ر سوم طلسم خیال ۱۲ر طلسم زعفران زار اول ۱۲ر دوم ۱۲ر
تعشق لکھنوی	دیوان تعشق ۶ر براہین غم ۱۲ر
تفضل حسین	رفیع الخیال۔ ادب۔ تہذیب رفتار گفتار نشست و برخاست اتحاد و اخلاق عمدہ نصائح اور بکار آمد باتوں کی جیتی جاگتی تصویریں آسان اور عام فہم عبارت ہے جسے پڑھکر معلومات میں وسعت اور خیالات میں بلندی پیدا ہوتی ہے ۱۲ر
تفضل حسین وکیل	عطر تصوف۔ تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا اسم باسمٰی دیوان ۸ر
سید تفضل حسین	تسخیر فرانس (ڈراما) ۸ر
شاہ تقی حیدر صاحب	نفحات العنبریہ فقرائے سلسلہ قلندریہ کے حالات سے فیوض العارفین (تصوف) ۸ر کشف الآثار (تصوف) ۸ر واقعات رشیدی (تصوف) ۲ر
تمکین کاظمی	تذکرہ ریختی۔ اردو زبان جب نوابان اودھ کے دور تنعم و عیش پسندی میں نیا رنگ لائی اور زنانے محاورات بازاری بول چال۔ عیاشی کی اصطلاحیں زنان بازاری کے ناز نخرے نظم و نثر میں اپنا رنگ جمانے لگے تو اردو ہی میں بالکل ایک نئی زبان پیدا ہو گئی۔ اسی کا نام ریختی ہے اسی زبان کی عہد بعہد ترقیوں کا ذکر اس کتاب میں ہے اور اسی کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ قیمت عہ ر
تہور علی	سفرنامہ حجاز۔ حجاز کا سفرنامہ۔ مناسک حج و ارکان حج۔ حج کو جانے والے اگر اس سفرنامہ پر ایک نظر ڈال لیں تو راستہ کے مصائب ایک حد تک کم ہو جائیں۔ ہندوستان کی ریلوے لائن کا ایک نقشہ بھی شامل ہے عہ ر

نہ ہو قناعت شعار گلچیں اسی سے قائم ہو شان تیری
وفور گل ہے اگر چمن میں تو اور دامن دراز ہو جا

ٹ

ٹاڈ صاحب — **تاریخ راجستان کامل دو جلد**، اس میں عربی فارسی سنسکرت انگریزی تاریخوں سے ماخوذ کرکے ریاستہائے راجپوتانہ کے سن وعن حالات درج کئے ہیں اور جا بجا حسب موقع مشہور مقاموں کے نقشے اور تصویریں بھی دی گئی ہیں جو اپنی صفائی میں بے مثل ہیں مولفہ کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بسرپرستی مہارانا سجن سنگھ صاحب والی ریاست اودے پور میواڑ
قیمت .... پچیس روپیہ (۲۵ع)

ث

ثاقب دہلوی — **رہنمائے خضاب** ، تمام یورپ - جاپان - امریکہ - مصر - ایران و شام و ہندوستان کے دو سو نہایت ہی مجرب اور پوشیدہ نسخے معہ ترکیب لکھے ہیں جو کسی طرح خطا نہیں کرتے اور اور اس سے پہلے اردو میں شائع نہیں ہوئے - تمام خضاب کے نسخوں کا راز افشا کیا ہے جسقدر خضاب بازار میں رائج ہیں سب کے نسخے رفاہ عام کے لئے شائع کر دیئے ہیں صرف ۶ر میں کتاب خرید کر کے کوئی ایک نسخہ بنائیے اور ہزاروں روپیہ کمائیے - کتاب کی خوبی دیکھنے اور عمل کرنے پر منحصر ہے -

ج

جاذب دہلوی — **پیغام فطرت** :- موجودہ دور میں مسلمانوں کے لیے ایک سبق آموز اور ولولہ انگیز نظم ۱؍

مولانا جامی — **کلیات جامی مجلد** (فارسی) ۳؍ **لوائح جامی مترجم منظوم** ۳؍

جان صاحب — میر یار علی جان کا دیوان ریختی قسم اول ۲؍ قسم دوم ۲؍ کلیات جان صاحب ۸؍

شہزادہ جان نثار لکھنوی — **رسالہ طبلہ نوازی** - فن طبلہ نوازی پر ایک نادر با تصویر کتاب ۱۲؍

گئے وہ ایام اب زمانہ نہیں ہے صحرانوردیوں کا
جہاں میں مانند شمع سوزاں میان محفل گداز ہوجا

جاہ لکھنوی	طلسم ہوشربا اول ۱۲ر دوم ۱۲ر سوم ۱۲ر چہارم ۱۲ر پنجم جلد اول ۱۲ر پنجم جلد دوم ۱۲ر ششم ۱۲ر ہفتم ۱۲ر بقیہ طلسم ہوشربا جلد اول ۱۲ر جلد دوم ۱۲ر صندلی نامہ ۱۲ر تورج نامہ دوم ۱۲ر طلسم فصاحت ۱۲ر
جعفر تھانیسری	کالا پانی:۔ تواریخ عجیب جزیرہ انڈمان کے حالات ایک صاحب قلم قیدی کے قلم سے۔ جو ایک مدت تک وہاں رہے ہیں۔ اور وہاں کے جزئی جزئی حالات کو بلاکم و کاست تحریر کیا ہے۔ قیمت ۸ر سوانح احمدی:۔ حالات حضرت مولانا سید احمد صاحب فاضل بریلوی۔ اور ان کی مجاہدانہ سرگرمیاں علاقہ پنجاب میں دینی انہماک، اور خالص اسلامی اتباع کی اگر تصویر دیکھنی ہو تو یہ کتاب ضرور ملاحظہ فرمائیے قیمت عہ ر تذکرۃ الواعظین عہ ر
ڈاکٹر جعفر حسین	منتخبات ہندی کلام۔ عالی جناب ڈاکٹر جعفر حسین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی نے بڑی تحقیق و عرقریزی کے بعد ہندی ادب کے جواہر پاروں کو جمع کر کے اُن کی شرح لکھی ہے ایسا بے مثل انتخاب ہے کہ داد نہیں دی جاسکتی۔ بھاشا کی شاعری میں جو جذبات عالیہ پائے جاتے ہیں ان کی نظیر دنیا کی اور عالمگیر زبانوں میں ملنا مشکل ہے۔ ہر ہر شعبہ زندگی کے متعلق مشاہیر شعراء کے کلام کو لیا ہے ہر شعر دل میں جگہ کرنے والا۔ ابتداء میں ایک محققانہ دیباچہ بھی لکھا ہے لکھائی چھپائی نفیس مجلد ۸ر
جعفر زٹل	دیوان زٹل:۔ مشہور ہزل گو جعفر زٹل کا کلام عہ ر
مرزا جعفر علی اثر	اثرستان۔ جناب اثر صاحب کا لاجواب دیوان عہ ر
جگر صدیقی	دیوان جگر۔ قابل دید کلام ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ قیمت ۔ ۱۲ر
جلال لکھنوی	سرمایہ زبان اُردو ۱۲ر نظم نگارین عہ ر تذکیر و تانیث ۸ر افادہ تاریخ ۸ر قواعد المنتخب ۸ر
جلال الدین	رباعیات خیام شرح مجلد عہ ر

وجود افراد کا مجازی ہے ہستی قوم ہی حقیقی
فدا ہو ملت پہ یعنی آتش زن طلسم مجاز ہو جا

جلیل	معراج سخن ۱۲ر کلام جلیل ۸ر انتخاب جلیل ۸ر سرتاج سخن عہ ر تاج سخن ۱۲ر
جلیل احمد قدوائی	سیر گل۔ چند نادر اور نایاب افسانوں کا مجموعہ۔ ادب لطیف کا گلدستہ قیمت ۱۲ر نقش و نگار عہ ر
جمیلہ شاہ	تحفۂ عدن (ناول) ملک عدن کا افسانۂ حسن و عشق ۱۲ر غازی عثمان پاشا ۲ر
جمیل الدین	جدید دنیائے اسلام اس وقت دنیا میں مسلمان کہاں کہاں حکمراں ہیں کس کس ملک میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے بہت بڑی تحقیقات اور جانکاہی کے بعد ترتیب دی گئی ہے ضخیم کتاب ہے قیمت لاگت کے برابر ۱۲ر
جمیل الرحمن	تاریخ مغرب ۱۲ر: ملک مغرب اور مسلمانوں کے فتوحات مسلمانوں کے شجاعانہ کارنامے فیاضانہ برتاؤ، علمی اور عملی زندگی کے بہترین نمونے سائنٹیفک اور صنعتی ترقیات۔ مسلمانوں کے بحری بیڑہ کا تذکرہ آپ کو اس کتاب میں پڑھ کر حیرت ہوگی کہ مسلمانوں کی ایک زمانہ میں بحری طاقت اتنی تھی کہ ساری دنیا کے سمندروں پر مسلمان ہی قابض تھے قیمت للعہ اشاعت کے لئے صرف ۱۲ر
جواد علی ندوی	جمیلہ ذنیسہ: مقدس سرزمین عرب کی ایک جمیلہ اور باسلیقہ خاتون اور اس کے سچے جانباز عاشق کی دلفریب کہانی جس میں اہل عرب کی سادہ زندگی اور ان کے پاکیزہ اخلاق کو نہایت ہی لطیف پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے ۳ر
جوالا پرشاد برق	بنگالی دلہن: ایک نئی دلہن کے حسرت و ارمان شوہر سے جدائی کی تکالیف نیک نیتی استقلال اور وفاداری کی تصویریں اس کی سلاست زبان اور روانی عبارت وغیرہ قابل دید و داد ہے ۱۲ر پرتاپ: ایک تاریخی ناول غدر ۱۸۵۷ء کا سنسنی خیز واقعہ نہایت پیچدار طریقہ سے لکھا گیا ہے جس میں درد عشق کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ طرز بیان دنیا سے نرالا ہے عشق حقیقی و مجازی کے ایسے دلکش اور روشن پہلو دکھائے ہیں کہ دیکھ کر دل پر ایک گہرا اثر پڑتا ہے ۱۲ر مرنالنی: عورتوں کی وفاداری پر بحث۔ عبرت و نصیحت کا خزانہ ۴ر مار آستین: رقابت اور سوتیا ڈاہ کے کرشمے سچی محبت اور جذبات صادق کے نتیجے ۸ر

ملنے کا پتہ صدیق بکڈپو۔ امین آباد پارک لکھنؤ

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبار راہ حجاز ہو جا

	روہنی۔ بیواؤں کے جذبات اور ان کی بیکسی و بےبسی و مجبوری۔ سچی محبت اور وفاداری کے خیالات کو نہایت دلچسپ طریقہ سے بیان کیا ہے۔ مترجمہ منشی جوالا پرشاد برق ۸ر معشوقہ فرنگ ۸ر بہ برگ ۸ر
جولیس ورن ڈاکٹر جے۔ ایچ بی ملین صاحب	سمندر کی سیر کامل ۸ر پاتال کی سیر عہ سیاحت زمین عہ سیاحت ہوا عہ طواف زمین عہ علاج المواشی ایک انگریزی رسالہ کا ترجمہ ہے جس میں قابل مصنف نے جو ایک ذی کمال ڈاکٹر تھے۔ مویشیوں کے واسطے سہل اور مجرب نسخے درج کئے ہیں۔ قیمت ۴ر
جی۔ وی کرشن راؤ	ٹالسٹائی ۴ر
جے نرائن ورما	طویلے کی بلا بندر کے سر۔ ایک ظریفانہ رنگ کا ڈراما جسے پڑھ کر ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتے ہیں ۲ر مارگریٹ۔ جادو قسم مسٹر رینالڈس کے ایک ناول کا ترجمہ۔ اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ کا مارگریٹ کو دام میں پھنسا کر چپ چپاتے شادی کر لینا۔ لوسیا سے اسکا ناجائز عشق ملکہ مارگریٹ پر الزامات پوپ کا آخری فیصلہ حق کی فتح۔ لوسیا کا بد انجام وغیرہ وغیرہ قیمت ۸ر روز الیمبرٹ کلاں۔ ایک لڑکی لیمبرٹ کی حسرت اور درد بھری سوانح عمری راہ نیک سے انحراف اور چوری جوے دغابازی۔ شراب خواری وغیرہ کے برے انجام زبان سلیس اور صاف دو حصہ کامل للعہ روز الیمبرٹ خورد۔ ایک پادری کی مجبور نیک طینت حسن فروش بیٹی کی سوانح عمری نہایت معنی خیز و موثر پیرایہ میں۔ ۸ر جنت الفردوس۔ رینالڈس کے ایک تاریخی ناول کا ترجمہ جس میں عشق و محبت کی جیتی جاگتی تصویریں آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں۔ لڑائیوں کے معرکے خونیں منظر عاشق جانباز کی جرأت اور جانبازی۔ نہایت پاکیزہ پیرایہ میں دکھائی گئی ہے۔ قیمت ۱۴ر

ملنے کا پتہ صدیق بکڈپو۔ امین آباد پارک لکھنؤ

وطنیت

اس دور میں مئے اور ہی جام اور ہی جم اور ساقی نے بنا کی روشِ لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور
ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

ڈاکٹر کی بیٹی۔ سر والٹر اسکاٹ کے تاریخی ناول سرجنس ڈاٹر کا لکھنؤ کی شستہ زبان میں ترجمہ ہے جس میں ایسٹ انڈیا کمپنی اور ٹیپو سلطان والی میسور کے زمانہ کے تاریخی حالات دل آویز پیرایہ میں بیان ہوئے ہیں ۱۰/

لال کپتان۔ اسمٰعیل پاشا اور وادی جبل اسود کی لڑائیوں کے تاریخی اور عشقیہ کارناموں کے سچے واقعات ۸/

تسخیر۔ شہر اور دیہات کے طرز معاشرت میں فرق بتایا گیا ہے اور غریب دیہاتیوں کی وہ سادگی آمیز غلطیاں شہر والوں کو چٹکیوں میں اڑانے کے لئے دکھائی گئی ہیں جو ان سے اُن کے طرز معاشرت کے برتنے میں ہو جایا کرتی ہیں جس کا ہر ایک ایکٹ تمسخر آمیز گفتگو اور ظرافت انگیز سین سے کشتِ زعفران اور ناظرین کے پیٹوں میں بل ڈالنے والا ہے ۲/

مشاہیر روم۔ روم کے مشاہیر کے مفصل اور دلچسپ حالات جن سے روم کی قدیم تاریخ پر پوری روشنی پڑتی ہے۔ ۶/

چ

مولوی چراغ علی

تحقیق الجہاد ۔ اسلامی کتابوں میں خاص پایہ کی کتاب جس میں علامہ مصنف نے یورپین مصنفین کے اس اعتراض کے جواب میں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے۔ دندان شکن جواب دیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ اسلام کی اشاعت کا سب سے بڑا سبب اس کی سچائی اور قوانین فطرت کی موافقت ہے۔ قرآن۔ حدیث۔ فقہ اور تاریخ سے نہایت عالمانہ اور مجتہدانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ جناب رسولِ خدا اور صحابہ کرام نے کبھی بھی اس غرض سے جنگیں نہیں کیں کہ غیر مسلمانوں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جائے بلکہ تمام جنگیں صرف دفاعی تھیں۔ قیمت ہے

یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیب نوی ہے　　غارت گرکاشانۂ دین نبوی ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے　　اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے
نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے

اعظم الکلام ارتقاء الاسلام مسلمانوں کے علوم دینی یعنی قرآن۔ حدیث۔ فقہ اور تاریخ کے ناقابل تردید حوالے دے کر کے نہایت محققانہ اور عالمانہ طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام مانع ترقی نہیں ہے۔ بلکہ زمانۂ حال کی ترقی کے ساتھ قدم بقدم چلنے والا دنیا کا اکیلا مذہب ہے مصنف مرحوم نے اپنے اس دعوی کے ثبوت میں نہ صرف اندرونی شہادتوں سے کام لیا ہے بلکہ ان مخالفین اسلام کے اقوال بھی درج کر دیئے ہیں جنھوں نے باوجود مخالفت کے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ بمقابلہ دوسرے مذاہب کے مذہب اسلام ہر زمانہ کے لئے موزوں ہے۔ اس کتاب میں وہ تمام مباحث بھی آ گئے جو یورپ کے نکتہ چینیوں کے منھ سے آئے دن نکلتے رہتے ہیں اور ان سب کا معقول جواب بھی دیا گیا ہے۔ ہیہ

رسائل چراغ دہلی یہ کتاب بھی اپنی نوعیت میں بےمثل و بےنظیر ہے۔ دلوں میں اسلامی درد رکھنے والے اور اسلامی معاملات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے نایاب مجموعہ ہے مسائل کی ایسی ایسی گتھیاں سلجھائی ہیں اور غلط فہمیوں کا ایسا مدلل ازالہ کیا ہے کہ خواہ مخواہ داد دینا پڑتی ہے۔ اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں مسلمانوں کو مصنف مرحوم کا شکر گذار ہونا چاہیئے۔ کہ جس نے اس کام کو انجام دے کے ان کے سروں سے یہ بوجھ اتار دیا۔ اس کتاب کی خوبی بیان نہیں ہو سکتی۔ صرف مطالعہ ہی سے اس کی خوبیاں ظاہر ہوں گی۔ قیمت ۱ ہیہ

مضامین تہذیب الاخلاق	عہ	اسلام کی دینوی برکتیں	۱۲ر	حضرت سلیمان	۴ر
یورپ اور قرآن	۳ر	حقیقتۃ السحر	۲ر	حضرت ہاجرہ	۲ر
احسان عام	ار	حضرت عیسیٰ	ار		

چغتائی دیوان غالب مصور مجلد عہ

پنڈت چکبست مسٹر گوکھلے کی تقریریں۔ ہندوستان کے اس مشہور لیڈر کی معنی خیز تقریریں جس کے مرنے پر

مشرق اور مغرب کا مشاعرہ

(نتیجہ فکر بلند عالی جناب شبیر حسین صاحب جوش ملیح آبادی)

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے ۔۔۔ جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا ۔۔۔ غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

ملک میں اس کی متعدد یادگاریں قائم ہوئیں۔ یہ وہ ٹھوس تقریریں ہیں جن میں لمبی چوڑی عبارت آرائی کے بجائے صرف اہم مطالب پر زور دیا گیا ہے اور مسئلہ کو کھلے کے اعتدال پسند ہونے کی شان نظر آتی ہے۔ سیاسی معاملات میں جو کچھ کہا ہے وہ غور کرنے کے بعد کہا ہے اور اس میں ایک فقرہ بھی ایسا نہیں ہے جو سنجیدگی اور متانت کی حد سے آگے نکل گیا ہو۔ ہندوستان کے ہر ضروری مسئلہ پر ایسے تاریخی دلائل پیش کئے ہیں جس کو رد کرنا غیر ممکن ہے یعنی وہ چیز ہے جو متین اور پر مطلب تقریر کرنے کا ڈھنگ سکھاتی ہے قیمت ۱۲ر

مباحثہ گلزار نسیم یعنی معرکہ چکبست و شرر باتصویر ۸ر

گلدستۂ پنج ۴ر

صبح وطن (نظم) ۸ر۔ مضامین چکبست ۸ر شامانا دل ۸ر

مہاراجہ چندو لال	فرحت کدۂ آفاق ۸ر
ڈاکٹر چودھری	مجربات ہومیو پیتھی بے ضرر طریق علاج سے تمام امراض انسانی کا علاج گولیوں میں ہومیوپیتھک طریق علاج کی پریکٹس کرنیوالوں کے لئے یہ کتاب معتبر رفیق ہے۔ عوام اس کی مدد سے معمولی امراض کا گھر بیٹھے علاج کر سکتے ہیں ۸ر
چھٹن بخش	جوہر معرفت ۸ر

ح

حاتم علی مہر	الماس درخشاں یعنی دیوان مہر (۸ر)، حدیقۃ النثر ہر قسم کی نثر کے مضامین ۸ر
مولانا حالی	یادگار غالب، غالب مرحوم کی سب سے زیادہ معتبر اور مستند سوانح عمری جس میں اُن کے کلام پر بہترین نقد و تبصرہ ہے کتاب ادبی حیثیت سے بھی اس قابل ہے کہ اہل ذوق اس کے مطالعہ سے لطف اندوز ہوں۔ اردو ادب کے شیدائیوں کیلئے بہترین تحفہ ہے لکھائی چھپائی کاغذ نفیس قیمت صرف تین روپیے

ہو قید مقامی تو نتیجہ ہے تباہی ۔۔۔ رہ بحر میں آزاد وطن صورت ماہی
ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی ۔۔۔ دے تو بھی نبوت کی صداقت کی گواہی

گفتارِ سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشادِ نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے

مولانا حالی

تحفۃ الاخوان:- فخرِ قوم شمس العلماء خواجہ الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی نے یہ نظم نہایت سلیس الفاظ اور پُر معنی و مؤثر کلمات میں موزوں فرمائی ہے۔ جس میں پند و نصائح سے قوم خفتہ کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی ہے قیمت ۴ر

شکوۂ ہند:- خواجہ صاحب نے قومی خیالات کو قوم کے ذہن نشین کرنے کا طریق نظم سے بہتر دیکھ کر پہلا ہی بنیاد نظم کی رکھی۔ یہ رنگ سب کو بھایا اور طرز ادا سب کے پسند خاطر ہوئی اپنے رنگ میں بہت سی نظمیں لکھی ہیں لیکن یہ نظم آپ کی استعداد اور معلومات تاریخی کا پورا نمونہ ہے قیمت صرف ۳ر

مرثیۂ غالب:- ایک بینظیر اردو نظم جو غالب مرحوم کی وفات سے متاثر ہوکر ان کے شاگرد رشید حالی مرحوم نے نظم کی تھی۔ نظم کیا ہے موتی پرو دئے ہیں۔ یہ نظم حالی کے شاہکاروں میں سے شمار ہو تو بیجا نہ ہوگا۔ قابل دید ہے لکھائی چھپائی بہت نفیس قیمت ۲ر

پیام حالی:- اس نظم میں مولانا حالی مرحوم نے ہدایت کی ہے کہ اپنی قوم کے حامی ہو تاکہ خدا تمھاری حمایت کرے۔ کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی جب تک کہ اسے دوسروں کا خیال نہ ہو۔ اس نظم میں بہت سے تاریخی واقعات حب قوم پیدا کرنے والے درج کئے گئے ہیں قیمت ۱ر

مسدس حالی مع ضمیمہ:- یہ مولانا کا وہی مشہور زمانہ مسدس ہے کہ جس سے کوئی اردو خوان ناواقف نہ ہوگا۔ اس کی مقبولیت کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ تقریباً پندرہ بیس زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا بعض اہل ہمت برادرانِ وطن نے تو اسی بنیاد پر اپنی قومی حالت کے سنبھالنے کے لئے اسی کی تقلید میں کتابیں لکھیں اور اس کا اقرار بھی کیا مصنف کے خلوص کا یہ اثر ہے کہ جتنی بار بھی پڑھیے طبیعت سیر نہیں ہوتی تقطیع خوشنما مع نقشہ جات قیمت ۸ر و ۱۲ر و ۱ عہ ر و ۴ر

قطعات حالی:- نصیحت آمیز عبرت انگیز قطعات جن کے ہر ہر لفظ سے کوئی نہ کوئی نصیحت و عبرت کا پہلو نکلتا ہے مسائل اخلاق کو بڑی دلنشینی سے بیان کیا ہے آپ کی ذہین طبیعت نے ایسے ایسے نکات ڈھونڈھ نکالے اور اُن پر طبع آزمائی کی کہ سبحان اللہ۔ سوشل اور پولیٹیکل اصلاحات کو مدنظر رکھکر ۶ قطعات لکھے ہیں

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے — تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے — کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

مولانا حالی

جو ہمارے عوارض کے دور کرنے کے لئے نسخۂ شفا ہیں یہ قطعات اس قابل ہیں کہ حفظ یاد کیے جائیں بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی کے لیے ان کا مطالعہ کرائیے خولصورت چھوٹی تقطیع - ۸ر

رباعیات حالی پاکٹ ایڈیشن مولانا حالی کی مقبول منتخب اور پُراثر رباعیات کا خولصورت اور خوشنا گلدستہ جس کے ہر پھول کی مہک جداگانہ ہے لیکن دماغ کو معطر کرنے میں ہر ایک لاجواب ہے۔ تمدن واخلاق کا عطر نکال کر رکھ دیا ہے رباعی کے مختصر الفاظ پر نہ جائیے۔ یہ سمجھیے کہ دریا کوزہ میں بند ہے رباعی کا ہر ہر لفظ ایک آبدار موتی ہے۔ توحید نعت تصوف۔ اخلاق۔ پالیٹکس غرضکہ ہر رنگ کی رباعیاں اس میں موجود ہیں جو زندگی کے ہر ہر شعبہ میں کام آنے والی باتیں ہیں۔ بچوں کے لیے خاص طور پر مفید ہیں حسنِ باطنی کا کیا کہنا اس پر حُسن ظاہری کا حاشیہ پھر بھی یہ مجموعۂ خوبی صرف ۸ر میں ملتا ہے۔

مناجات بیوہ عین عالم شباب میں کوہ الم ٹوٹ پڑا۔ ابھی سہرے کی کلیاں مرجھائی بھی نہ تھیں کہ میتم چل بسے۔ امیدیں خاک میں مل گئیں۔ دل کی حسرتیں خون ہوگئیں۔ مرادوں کی راتیں نامرادیوں سے بدل گئیں۔ تمناؤں کا باغ عین موسم بہار میں خاک سیاہ ہوگیا۔ جب کوئی شریکِ خیال نہیں تو لطفِ زندگی کیا۔ اور جب شریکِ حیات ہی نہ رہا تو منازلِ حیات کیسے طے ہوں۔ انھیں حالات میں پھنس کر ایک ستم رسیدہ بیکس اپنی رام کہانی دل ہلا دینے والے الفاظ میں سناتی ہے جس کا ایک ایک لفظ تیر ونشتر کا حکم رکھتا ہے ان تمام مصائب کو جو ایک بیوہ کے لئے لازمی ہیں۔ ایک ایک کرکے اس میں بیان کیا ہے ممکن نہیں کہ آپ پڑھیں اور دل نہ دھڑکنے لگے۔ اور ان خیالات کے لئے مناجات ہامیدان اور بھی سونے پر سہاگہ ہے بڑی ہی دردانگیز مناجات ہے قیمت ۲ر مثنوی حقوق اولاد ۴ر

حُبِّ وطن - ایک اور قوم کی محبت کا سبق پڑھانے والی نظم جس میں بہت ہی دلکش اور دلنشین پیرایہ میں حب وطن کا حقیقی مطلب بتایا ہے اور غفلت شعار ہندوستانیوں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر متنبہ کیا ہے کہ حُبّ وطن کا لفظی دعویٰ اس وقت تک بارآور نہیں ہو سکتا جب تک تمام نزاعات اور مناقشات سے قطع نظر کرکے قومی خدمت میں لگ نہ جاؤ۔ یہ سچ ہے کہ جماعت کی قوت اور اجتماع کی حقیقی فلاسفی

دردِ الفت آدمی کے واسطے اکسیر ہے
خاک کے پتلے اسی جوہر سے انسان ہو گئے (چکبست)

مولانا حالی

اور اس کے فوائد کو جن پُر اثر اور سادے الفاظ میں بیان کیا ہے وہ صرف آپ ہی ایسے فلسفی اور زمانہ شناس کا حصہ ہے ۲ر

مثنوی تعصب و انصاف ار	مقدمہ شعر و شاعری عہ	درد دل ۲ر	مناظرۂ رحم و انصاف ار
الدین یسر ۴ر	عرض حال ار	دیوان حالی عہ	تدبیر و تقدیر ۳ر
حیات سعدی عہ	چار گلزار حالی ۴ر	بیوہ اور ایک کا مناظرہ ار	تہذیب الاخلاق عہ
چپ کی داد ۲ر	مجموعۂ نظم حالی عہ ۱۰ر	مجالس النسا ۱۲ر	مسدس تنگ خدمت ار

مضامین حالی ۴ر

حافظ

دیوان حافظ (فارسی) ۱۲ر مترجم ۱۲ر (فارسی اُردو)

حافظ قریشی

اعجاز اسلام ۸ر

مولوی حامد حسین

اسلام اور دیگر مذاہب۔ اسلام کا دیگر مذاہب سے مقابلہ کر کے اسلام کی فضیلت ثابت کی ہے ۸ر

منشی حامد علی

اصول نسخ:۔ عربی خط نسخ سیکھنے والوں کے لیے نادر تحفہ۔ خط نسخ لکھنے کی باریکیاں مشرح طور پر لکھ کر بتائی گئی ہیں ۶ر

قطعات الجواہر: حروف۔ مفردات و مرکبات و قطعات ہر قسم دیو بند خط نسخ کے طرز سیکھنے بتائے گئے ہیں ۵ر

تعلیم نسخ ۴ر

مولوی حامد علی صدیقی

تاریخ اندلس عہ اقصائے مغرب عہ۔ افسانہ بلجیم ۸ر

حامد علی خان

الف لیلہ بالتصویر کامل ہر چہار جلد۔ یکجائی تقطیع خورد۔ کاغذ سفید عہ

منشی حامد علی خاں

مجموعۂ میزان الطب۔ مع چار رسالہ نبض۔ بول۔ بحران۔ قارورہ وغیرہ ۱۲ر

دہ مجلس حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر شہادت دس مجلسوں میں ۸ر

کمال بزدلی ہے پست ہونا اپنی آنکھوں میں — اگر تھوڑی سی ہمت ہو تو پھر کیا ہو نہیں سکتا
اُبھرنے ہی نہیں دیتی ہمیں بے مائگی دل کی
نہیں تو کون قطرہ ہے جو دریا ہو نہیں سکتا — چکبست

حبیب اللہ خاں	فتنۂ روزگار :- دو شریف زادوں کا زمانے کی گردش سے جلا وطن ہو جانا اور ناقابل برداشت تکالیف پر صبر و استقلال سے کام لینا اور باہم دوستی کا قائم رکھنا اور رفتار زمانہ کے موافق علم و ہنر سیکھ کر منصب حاصل کرنا نہایت حسن و خوبی سے دکھایا گیا ہے اور ساتھ ہی اُس کے عشق بازی کے مشغلہ میں دونوں کا مبتلا ہو کر ایک کا کامیاب ہو جانا اور دوسرے کا حسرت و افسوسناک واقعہ عشق و محبت کے علاوہ دنیا کے نشیب و فراز کی سچی تصویر دکھائی گئی ہے۔ قیمت ۶ر
حبیب حسن	میلاد حبیب :- رفتار زمانہ کے مطابق میلاد خوانی کی اصلاح۔ میلاد شریف میں غلط روایات پڑھنے کا انسداد۔ مجالس کو مسلمانوں کے لئے مفید اور کار آمد بنانے کی ترکیب۔ آئندہ نسلوں کے لیے قابل قدر کارنامہ اس میلاد میں حقوق اللہ حقوق العباد اور حضرت کے اسوۂ حسنہ کو آسان زبان میں بیان کیا گیا ہے میلاد کے تمام عنوانات درج ہیں مگر نئی طرز اور نئے رنگ میں ۸ر زنانہ میلاد۔ تذکرۂ رحمۃ للعالمین۔ عورتوں اور بچیوں کے پڑھنے کے قابل پیارے نبی کی نیک باتیں۔ زنانہ محفلوں کا گلدستہ جس کی خوشبو سے خواتین کے دماغ معطر ہو جاتے ہیں۔ ۴ر سیر پنجتن۔ آل اطہار کے اسوۂ حسنہ کا مختصر خاکہ۔ مقدس اور برگزیدہ ہستیوں کا بیان بچیوں کے لیے مفید سبق لڑکیوں کے لئے حقیقی پرہیزگاری کی تعلیم۔ صبر و استقلال۔ جرأت کے وہ نمونے جو ایسی عظمت اور قومی زندگی کی عمارت کو بلند کر کے ترقی کا راستہ بناتے ہیں۔ ۵ر
مرزا حبیب حسین	معدن تہذیب مجلد مطبوعہ قدیم ۱۲ر
شاہ حبیب حیدر صاحب	الشرف المبین (تصوف) ۴ر نور لاریب (تصوف) ۸ر
حبیب مخدومی	خنجر عرب (ناول) ۸ر
حبیب الرحمن خان شروانی	علماء سلف :- گذشتہ اسلامی دور کے علماء کے علمی اور سیاسی کارنامے سبق آموز واقعات علمی خزانے نہ صرف طالبان علم کے لیے ضروری ہے بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے اس کا مطالعہ نفع بخش ہے۔ قیمت عہ نابینا علماء۔ علماء نابینا کے سبق آموز حالات اور ان کے علمی شوق کا تذکرہ۔ اُن کے علمی

نئی تہذیب کے صدقے نہ شرمانے دیا دل کو
بڑے منطق کے پردہ میں کرشمے بیحیائی کے (چکبست)

	اور سیاسی خدمات کے ولولہ انگیز حالات۔ سراپا عبرت نصیحت کا مرقع۔ آجکل کے آنکھوں والے ان ارباب بصیرت کی علمی شعاعوں سے اپنی آنکھوں کو روشن کریں۔ زبان آسان لکھائی چھپائی عمدہ قیمت .... (۴ر) اسلامی اخلاق ۱۰ر نقش وفا ۸ر سیرۃ الصدیق عہ ذکر جمیل ۸ر ذکر حبیب ۳ر
حسام الدین	انقلاب ۱۸۵۷ء غدر ۱۸۵۷ء کا دوسرا رخ عہ
حسرت موہانی	دیوان حسرت مولانا حسرت کا کلام تعریف و توصیف سے مستغنی ہے۔ عاشقانہ رنگ استادانہ انداز بیان۔ طبیعت کو پھڑکا دینے والا کلام۔ حسرت کی غزل جس محفل میں پڑھی گئی۔ اہل محفل سوز و ساز سے متاثر ہو کر وجد میں آ گئے ہیں۔ دیوان حصہ ۵ حصہ ۵ حصہ ۵ حصہ ۵ر حصہ عہ کلیات حسرت ے شرح غالب حسرت عہ حالات حسرت ۸ر مشاہدات زنداں ۸ر اصلاح ۵ر ارباب سخن حصہ اول ۲ ۴ر محاسن سخن ۸ر انتخاب دیوان حسرت عہ
حسن الدین خاموش	لیڈی ڈاکٹر حلیمہ خانم ۱۲ر، زنانہ خطوط ۵، قومی گیت ۵ر، سترہ کہانیاں ۱۲ر، ماں کی مامتا ۴ر، حوران جنت ۴ر، عقیلہ بیگم ۴ر، رفیق مرزا ۴ر، رباعیات حالی ۴ر، لاڈلا بیٹا ۳ر، اصلاح الرسوم ۳ر، لکچر اسلام ۳ر، جمیلہ خاتون ۳ر، ناصح مشفق ۳ر، چٹوری زبان ۲ر
میر حسن	دیوان حسن ۸ر تذکرۃ الشعرا عہ مثنوی میر حسن ۸ر و ۴ر
میر حسن الدین	مبادی فلسفہ فلسفہ کے مبادیات پر نادر رسالہ ۴ر
حسن شاہ	حیات ابدی۔ تصوف پر ایک دقیق رسالہ جس میں تصوف کے متعلق بہت ہی ضروری نکات دکھائے ہیں۔ اور بہت سے ایسے اسرار کی طرف رہنمائی کی ہے۔ جو صرف خواص سے متعلق ہیں صوفی مشرب لوگوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ قیمت عہ
حسن علی	تحریک۔ ترجمہ کتاب ڈاکٹر اسمعیل سائیلز ۱۲ر ترکاریاں ۸ر پھل اور میوہ جات ۸ر
حسن میاں پھلواردی	سفرنامہ جاپان ۱۰ر سفرنامہ عراق ۴ر

ملنے کا پتہ صدیق بکڈپو۔ امین آباد پارک لکھنؤ

ہوس جینے کی ہے دن عمر کے بیکار کٹتے ہیں
جو ہم سے زندگی کا حق ادا ہوتا تو کیا ہوتا (چکبست)

خواجہ حسن نظامی

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
فاطمی دعوت	سے	سفرنامہ بالتصویر	۶ار	کرشن بیتی	عہ	سیپارۂ دل	۶ار
یزید نامہ	۱ہ	طمانچہ بر رخسار یزید	عہ	سیر دہلی بالتصویر	عہ	آپ بیتی	عہ
کم تو موت	عہ	بیوی کی تربیت	۱عہ	اولاد کی شادی	عہ	محرم نامہ	عہ
میلاد نامہ	عہ	محفل گیارھویں	۱۲ار	روزنامچہ ہندوستان	عہ	فلسفہ شہادت	ار
رسول کی عیدی	۲ر	تسخیر مہر و قہر	۱۰ر	جرمنی خلافت	۶ر	حل مشکلات	۴ر
تالیف خطوط نویسی	۱ہ	فرانسیسی درویشوں		اردو دعائیں	۱۰ر	جگ بیتی کہانیاں	۱۰ر
گورنمنٹ و خلافت	۴ر	سکھ ملفوظات	۳ر	بچوں کی کہانیان	۱۰ر	دل کی عیدیاں	۵ر
مرگ نامہ	۶ر	چٹکیاں گدگدیاں	۱۲ر	محمد کی سرکار	۸ر	تاریخ بہمنی	۸ر
داعی اسلام	۳ر	سفرنامہ ہندوستان	۱۲ر	چار درویشوں کا تذکرہ	۳ر	درویشی مولود	۸ر
سکھ قوم	۱۰ر	پھکنی	ار	لڑائی کا گھر	۶ر	بے دود کا سلام	ار
تسکین احساس	۸ر	اردو خطبے	عہ	گاندھی نامہ	۸ر	تفسیر عام فہم پارہ الم	۸ر
اعمال حزب البحر	۱۰ر	تین شہید	۲ر	لاہوتی آپ بیتی	۲ر	حلوائی کی تعلیم	۸ر
مرغی انڈے کی تجارت	۸ر	قبروں کے غیبی نوشتے	۴ر	طریقت کی پہلی و دوسری کتاب	۱ر	حلال خور	۸ر
ہندو مذہب کی سلوٹ	۸ر	شیطان کا طوطا	۲ر	اسلامی توحید	۲ر	بیوی کی تعلیم	۱ہ

غدر دہلی کے افسانے

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
خون کے آنسو	عہ	انگریزوں کی بپتا	۴ر	محاصرۂ دہلی	۴ر	بہادر شاہ کا مقدمہ	۶ار
گرفتار شدہ خطوط	۱ہ	غدر دہلی کے اخبار	۴ر	غالب کا روزنامچہ	۱۲ر	دہلی کی جانکنی	عہ
آخری سانس	عہ	غدر کے خفیہ روزنامچے	عہ	عالم سکرات	۱۰ر	اسرار	۶ر
فیضان سنوسی	۶ر	بچوں پر ستم	۳ر	مرشد کو سجدۂ تعظیم	۸ر	دس سبق	۳ر
خدائی انکم ٹیکس	۱۰ر	طریقت کی دوسری کتاب	۲ر	تبلیغی کارڈ	۱۰ر	مکاتیب اکبر حصہ ۱	عہ
مکاتیب اکبر حصہ ۲	عہ	روزنامچہ حسن نظامی	۶ار	شامی جہاد	عہ	تعلیم خدمتگاری	۳ر
مکاتیب	ار	اسلام کا انجام	۶ر	اولاد کا کہنا	۸ر	غزنوی جہاد	ار

ملنے کا پتہ صدیق بکڈپو امین آباد پارک لکھنؤ

ترانۂ ملی

چین و عرب ہمارا ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

خواجہ حسن نظامی

جرمن نامہ ۴ر	فرانسیسی دیش ۳ر	تیواڑی کی دوکان ۳ر	اورنگ زیب کی ...
تفسیر پارہ عم ۸ر	تفسیر پارہ ۲۹ ۸ر	تفسیر پارہ ۳۰ ۸ر	اصلی تاریخ ۱۲ر
تفسیر پارہ ۲۸ ۸ر	تفسیر پارہ ۱ ۸ر	قرآن آسان قاعدہ حصہ ۱ ۸ر	قرآن آسان قاعدہ حصہ ۲ ۸ر
اردو کی پہلی کتاب ۸ر	تنقیح ۸ر	دیوان حمید ۸ر	خرد نامہ عہ ر

مولانا حسین احمد

اعلاء کلمۃ الحق اعلاء کلمۃ الحق پر مولانا کی بہترین پر مغز تقریر جو مسلمانوں کے مطالعہ کے قابل ہے قیمت ۱ر بیان مولانا حسین احمد ۲ر

حسین احمد بیگ

سیاہ کار عورتیں (تاریخ) ۱۰ر

حسین حیدر

جذبۂ الفت۔ مس روزا دلارنس کی سچی محبت کے جذبات حسن و عشق۔ جپسی کی حیرت انگیز جعل سازیاں اس کی عبرتناک موت۔ جان اسٹینلی کا حیرتناک انجام۔ فراق یار کی دلسوزیاں اور وصل کی شادمانیاں دلچسپ پیرایہ میں۔ عہ ر

نازنینِ لندن باتصویر۔ حسن و عشق کے کرشمے محبت کا انجام حقیقی محبت اور اس کے نتائج عجیب و غریب جاسوسی کارروائیاں۔ طرفین کی عیاریاں۔ لندن کے جاسوسوں کی جانبازیاں نہایت دلکش انداز میں۔ ۱۲ر

حسین صدیقی

بالشوی شہزادی (ناول) ۳ر

حفیظ اللہ پھلواروی

اسلامی کارنامے۔ اس میں نہایت کوشش اور کاوش سے تاریخ اسلام کے اہم واقعات کو یکجا کر دیا ہے اور مختلف شعبہائے علوم و فنون میں جو ترقیاں مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں کی ہیں انکا ایک مختصر مرقع دکھا دیا ہے اور اس میں بڑی خوبی یہ ہے کہ بات کی تصدیق بالعموم غیر مسلم مورخوں کے بیانات سے کی ہے۔ عہ ر

اسلامی مساوات۔ اسلامی اصول جمہوریت کی نہایت اچھی تشریح پیش کی ہے۔ اسلام کی بنیاد آزادی اخوت اور مساوات کے اصولوں پر قائم ہے قابل مصنف نے نہایت صحیح طور پر اپنے خیالات کی تائید میں نصوص قرآنی اور احادیث پیش کی ہیں۔ قیمت ۸ر

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام ونشان ہمارا

مصنف	کتب
حفیظ اللہ پھلواروی	اسلام اور غیر مسلم۔ کہا جاتا ہے کہ شاہان اسلام کا برتاؤ غیر مسلم رعایا کے ساتھ ظالمانہ اور متعصبانہ رہا ہے اس کتاب میں اس کی تردید کی گئی ہے اور شہادت کے طور پر صرف غیر مسلم مورخوں کی شہادت پیش کی گئی ہے ؎ خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں ✤ قیمت ۸/
حفیظ اللہ خاں	گلدستہ حفیظ اللہ شعرائے اردو کے کلام کا بہترین انتخاب ۱۲/
حفیظ جالندھری	ہندوستان ہمارا ۱۲/ شاہنامہ اسلام حصہ اول ۲/ شاہنامہ اسلام حصہ دوم ۲/
حفیظ جونپوری	دیوان حفیظ ۱۲/
حمد اللہ صدیقی	جادوئے فرنگ (جادو) ۶/
مولانا حمید الدین بی۔ اے	اسباق النحو ۱۱/ ، تفسیر والمرسلات ۴/ ، دیوان حمید ۸/ تفسیر الذاریات ۶/ ، تفسیر سورۃ اللہب ۴/ ، خرد نامہ منظوم ۱۰/ تفسیر والتین ۴/ ، تفسیر القیامہ تفسیر عبس ۴/ ، امعان فی اقسام القرآن ۱۲/ تفسیر کوثر ۴/ ، تحفۃ الاعراب ۲/ ، الرای الصحیح ۸/
حمید حسن	قتل باؤلہ۔ بمبئی میں مسٹر عبدالقادر باؤلہ کا افسوسناک قتل۔ امرت سر کی شاہد رعنا ممتاز بیگم کے دلچسپ حالات، مقدمہ قتل وتفتیش کے تفصیلی بیانات شہادتیں اور مجرموں کے دلچسپ حالات جو قبل ازیں دوران مقدمہ میں نامکمل طور پر شائع ہو چکے ہیں۔ اس میں قبل واقعہ قتل ناز آفریں ممتاز بیگم کے حالات امراء سے مراسم وتعلقات کا شرح وبسط سے ذکر ہے آخر میں مقدمہ کی تمام روئداد اور مجرموں کو سزائیں نہایت حسن وخوبی سے اہل زبان واہل قلم مصنف نے اپنے خاص انداز وتجربہ سے تیار بخشا ہے قیمت ....(۱۲/)
حمید لکھنوی	پرواز خیال:۔ خواجہ حمید الدین صاحب حمید کا مجموعہ کلام ۱۰/
حیات جالندھری	ترچھی نظر (ناول) ۶/
حیدر حسین پروفیسر	زمین وآسمان، علم ہیئت کے متعلق ایک جدید ترین تصنیف جس میں زمین کرۂ ہوا آسمان تارے

ایک ماہوار رسالہ مفت

بلکہ کچھ گھر سے بھی

تین روپیہ سالانہ میں ایک بلند پایہ علمی ادبی ماہنامہ اور تین روپیہ کی کتابیں

وہ کیونکر؟

اگر آپ آج ہی تین روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر رسالہ انتخاب کے باقاعدہ خریدار بنجائیں۔ تو آپ خریدار ہوتے ہی انعامی فہرست سے تین روپیہ قیمت کی کتب انتخاب فرماکر طلب فرماسکتے ہیں اس طرح گویا آپکا بھیجا ہوا روپیہ فوراً ہی واپس مل جاتا ہے اور ایک سال تک ایک گرانقدر ادبی ماہوار رسالہ جس میں ہندوستان کے مشاہیر انشا پردازوں کے مقالات، چوٹی کے فسانہ نگاروں کے اچھوتے افسانے، گنتی کے چند مزاحیہ نگاروں کے قہقہہ آفریں مزاحیہ مضامین، وجد آفریں نظمیں اور پرکیف غزلیں ہونگی۔ اس کے علاوہ اکثر آرٹ کے بہترین مصور نمونے بھی پیش ہوتے رہیں گے۔ مختصر یہ کہ آپ اس ماہوار رسالہ کو مفت ہی پائیں گے اور روپیہ بھی پائیں گے جیسا کہ آجکل آپکو کوئی بلند پایہ سے بلند پایہ ادبی رسالہ مل سکتا ہے اور آپ کو حیرت ہوگی کہ ہم کس طرح یہ ادبی تحفہ فراہم کررہے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ ذیل میں ہماری مراعات کی فہرست ملاحظہ فرمائیے تو آپ کو

اور حیرت ہوگی

(۱) جو خریدار ۱۴ اگست ۱۹۳۴ء تک رسالہ انتخاب کا چندہ بذریعہ منی آرڈر تین روپیہ ارسال فرمائینگے ذیل کی انعامی فہرست سے تین روپیہ کی کتابیں منتخب فرماکر طلب کرسکتے ہیں مگر محصول ان ہی کے ذمہ ہوگا

(۲) خریدار ہونے کی صورت میں آپ کے مضامین نثر و نظم اگر ہمارے معیار پر پورے اترے تو ہم شکریہ کے ساتھ درج رسالہ کرینگے ورنہ اُن کو اپنے معیار کے مطابق بنانے کی کوشش کرکے شائع کریں گے۔ یہ مبتدی حضرات کے لئے ایک بہترین موقع ہے۔

(۳) آپ کے تمام علمی ادبی استفسارات کے جوابات ادارہ انتخاب کی طرف سے تسلی بخش دیئے جائیں گے

ایسے سوالات کے ہمراہ دو آنے (۲؍) کے ٹکٹ خط و کتابت کے لیے آنا ضروری ہیں۔

(۴)۔ ادارۂ انتخاب میں ایک شعبہ ترمیم و اصلاح کا بھی کھولا گیا ہے جہاں مبتدی اہل قلم جنسے آئندہ ادبی دنیا کی امیدیں وابستہ ہیں اُن کے مضامین نثر و نظم کی اصلاح ہوسکے گی مگر اس خدمت کے لئے چار آنے "۴؍" کے ٹکٹ آنا لازمی ہیں۔

(۵)۔ ہر مہینہ انتخاب کی طرف سے بہترین مضمون نگار کو ایک انعام پیش کیا جائیگا۔

(۶)۔ ہماری انتہائی خواہش یہی ہوگی کہ خریداران رسالہ ہی میں سے صاحب ذوق حضرات کو ہم پبلک کے سامنے پیش کریں چنانچہ ایسے اہل حضرات کی تصویر، کلام اور سوانحعمری انتخاب کے ذریعہ پیش ہوسکے گی۔

(۷)۔ طالب علموں کی درخواست پر ان سے سالانہ چندہ تین روپیے (للعہ) کے بجائے دو روپیہ (عمہ) سالانہ وصول کیا جائیگا بشرطیکہ اُن کی درخواست اسکول کے فارم پر ہیڈ ماسٹر کی تصدیق کے بعد وصول ہو۔

(۸)۔ ہر خریدار کو رسالہ انتخاب کا سالنامہ اور تمام خاص نمبر بلا قیمت دیے جائیں گے۔

(۹)۔ انتخاب بک ایجنسی کی تمام مطبوعات خریداران رسالہ نصف قیمت پر کتاب کی تیاری کے دوران میں طلب فرما سکتے ہیں اور اُس کے بعد تین چوتھائی قیمت پر ہمیشہ طلب کرسکتے ہیں۔

(۱۰) ہر سال تمام ہر ہر سو خریداران کے درمیان ایک انعام مبلغ پانچ روپیہ (ﷲ) کا اسطرح تقسیم ہوگا کہ پہلے سال مثلاً جس کے نمبر خریداری کی اکائی کی جگہ ایک کا ہندسہ ہو یعنی ایک، ایک سو ایک، ایک سو دو وغیرہ یا دوسرے سال بذریعہ قرعہ اندازی یہ طے پایا کہ جس کے نمبر خریداری کی اکائی پانچ ہو صفر سے نو تک (مثلاً پانچ، ایک سو پانچ، دو سو پانچ وغیرہ، (اکائی کے نمبر کا تعین ہر سال بذریعہ قرعہ اندازی ہوگا) اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ انعام ہر سال ایک ہزار خریداران میں سے دس اور دو ہزار میں بیس خریداران کو اس طرح ملا کریں گے کہ اگر بذریعہ قرعہ اندازی سات کا ہندسہ متعین ہوگیا تو سات، ایک سو سات، دو سو سات، تین سو سات، وغیرہ نمبر والے خریداروں کی خدمت میں پانچ پانچ روپئے پیش کئے جائیں گے اس سلسلہ میں بھی قسمت آزمائی کیجئے۔

(۱۱) ہر ماہ رسالہ کے ساتھ نمبر خریداری کا لحاظ کئے بغیر بیس انعامی ٹکٹ بھیجے جائیں گے اگر کسی خریدار کے پاس اتفاق سے چار ایسے ٹکٹ سال بھر میں جمع ہو جائیں گے تو اُس کو دفتر کی طرف سے عہ؍ کا انعام دیا جائے گا۔

(۱۲) خریدار حضرات ایک صفحہ تک کا اشتہار نصف اجرت پر دے سکیں گے۔

(۱۳) اشتہارات بلا معاوضہ ترتیب دئے جاسکتے ہیں صرف اپنا مقصد لکھکر بھیجدیجئے۔

(۱۴)۔ انتخاب بک ایجنسی "معاوضہ دیکر کتب شائع کرتی ہے اُس کے لیے ہم اُن مصنفین کو ترجیح دیں گے جو ہمارے رسالہ کے خریدار بھی ہوں۔ لہذا اگر آپ صاحب تصنیف ہیں تو پہلے انتخاب کے خریدار بنجائیے۔

(۱۵)۔ اگر کوئی خریدار اپنی کسی زیر تصنیف یا تالیف کتاب کے لیے کوئی مشورہ طلب کریگا تو ہم بخوشی اس قسم کے قیمتی مشورے دینگے اور دوسرے مستند حضرات سے بھی مفید مشورے حاصل کرینگے۔ اسکے علاوہ اُن کتابوں کا پتہ بتائیں گے جن میں کتب متعلقہ کے لیے مفید معلومات موجود ہوں گی اور حسب فرمائش ان کتب کو فراہم بھی کریں گے۔

(۱۶) اگر آپ کو کسی کتاب یا رسالہ وغیرہ کی تصنیف و تالیف مطلوب ہے تو ہم یہ کام خوش اسلوبی سے رعایتی طور پر انجام دلا دینگے

(۱۷)۔ اگر آپ کو کسی کتاب یا رسالہ وغیرہ کی طباعت مدنظر ہے تو ہم مناسب اجرت پر کتابت و طباعت کا انتظام کر دیں گے۔

(۱۸)۔ دفتر "انتخاب" کی طرف سے برابر تصنیف و تالیف مضمون نگاری اور نظم وغیرہ کیلئے انعامی مقابلوں کے اعلان ہوتے رہینگے مگر یہ مقابلے صرف خریداران "انتخاب" کے لیے ہونگے لہذا آپ انہیں شریک ہو کر شہرت اور انعام حاصل کر سکتے ہیں

(۱۹)۔ نمبر خریداری معلوم ہونے پر ہر خریدار رسالہ "انتخاب" کو صدیق بکڈپو کی مطبوعہ تمام کتابوں پر جو سیکڑوں کی تعداد میں ہیں ایک آنہ دار فی روپیہ کمیشن ملے گا۔

(۲۰)۔ ہر ماہ رسالہ میں ایک انعامی معمہ شائع ہوگا اس کو حل کر کے انعام حاصل کیجئے۔

(۲۱)۔ جو صاحب پانچ خریدار مہیا فرما کر اُنکے چندے دفتر میں بھیج دینگے وہ خود بھی ایک سال تک رسالہ اور اُس کے تمام مراعات مفت حاصل کر سکیں گے

(۲۲)۔ جو خریدار مسلسل تین سال تک ہمیشہ چندہ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجتا رہیگا اُسے چوتھے سال رسالہ مفت پیش کیا جائے گا اور اُسی کے ساتھ تمام مراعات بھی مفت۔

(۲۳)۔ ادارہ انتخاب خریدار مضمون نگاروں کے بہترین مقالات بھی چھاپتا رہیگا اور بہترین مضمون نگاروں کے مفید مضامین کے مجموعے اپنے زیر اہتمام انکو اجازت دیکر شائع کرے گا یا انکی رائلٹی قائم کر دے گا۔ جو صورت بھی وہ منظور کریں۔

(۲۴) چونکہ ہمارا مقصد اُن مبتدی انشا پردازوں کی حوصلہ افزائی ہے جو ادبی صلاحیت کے باوجود ابھی اس قابل نہیں ہیں کہ ملک کے بلند پایہ رسائل کے قلمی معاون میں شامل ہو سکیں لہذا وہ تمام حضرات رسالہ انتخاب کی طرف متوجہ ہوں اور اس قابل بنیں کہ دیگر رسائل ان کے مقالات اور اُن کے جواہر خیالات منہ مانگی اُجرت دے کر حاصل کریں۔ رسالہ "انتخاب" گویا ان کے لئے ایک بہترین راہنما ثابت ہوگا۔

(۲۵)۔ وہ ایک خریدار جو ایک سال میں ان مراعات میں سے زیادہ سے زیادہ مراعات حاصل کریگا اُس کی خدمت میں ایک نقرئی کپ پیش کیا جائے گا اور اُس کی تصویر بھی رسالہ [illegible] ہوگی۔

کیا تعجب ہے کہ تمام مراعات آپ ہی کی قسمت میں ہوں

لہذا آج ہی تین روپے دیجئے بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا وی پی کا انتظار کیجئے تا کہ کوئی نمبر ضائع نہ ہو اور آپ تمام مراعات حاصل ہو سکیں

شمیم

ہر دو جلد مکمل با تصاویر رنگین

مصنفہ جناب فیاض علی صاحب بی اے (عاگیر) فیضی آبادی

زمانۂ حال کی اردو فسانہ نگاری مین ایک معرکۃ الآرا تصنیف فن ناول نویسی مین ایک انقلاب عظیم پیدا کرنیوالا مصلح اخلاق سبق آموز عبرت خیز بے انتہا دلچسپ ناول جسمین جذبات فطری کی عکاسی معاشرت حاضرہ کی مصوری نفسیات حیات انسانی کی نقاشی بدرجہ اتم پائی جاتی ہو۔ زبان کی حلاوت۔ انداز بیان کی لطافت۔ پلاٹ کی خوبصورتی۔ کیرکٹرز کی آراستگی۔ تحریر کی شوخی آمیز سنجیدگی اور خیالات کی دل آویزندرت کے لحاظ سے یہ ناول آپ اپنی مثال ہو قصہ اسقدر دلچسپ اور جادو اثر ہے کہ بغیر ختم کئے اُسے چھوڑنا محال ہو اس ناول کی اہمیت۔ لطافت اور خوبیون کا ایک بین ثبوت یہ ہو کہ جناب مولانا شوکت علی صاحب نے "خلافت" مین پورے سولہ کالم مین ایک بسیط تبصرہ فرمایا ہو علاوہ مولانا ممدوح کے لائق مدیران مبئی کرانیکل "مسلم اوٹ لک" "نیو ایسٹ" "خلافت" "زمیندار" "تنظیم" "صوفی" "پیغام" "سیاست" نے بھی نہایت شاندار الفاظ مین اسکی مدح فرمائی ہے غرضکہ ہر مشہور اخبار یا تو اسپر کچھ لکھ چکا ہو یا لکھنے والا ہو۔ جو تبصرجات اخبارات و رسالون مین "شمیم" پر ابتک ہو چکے ہین ان کا مکمل اندراج اس اشتہار مین ناممکن ہو۔ پہلا ایڈیشن ہاتھون ہاتھ نکل گیا۔ اب دوسرا ایڈیشن عمدہ کاغذ پر اعلیٰ درجہ کی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ دو ضخیم جلدون مین شائع ہوا نگین تصاویر جو اسی ناول کے لئے صدہا روپیہ صرف کرکے تیار کی گئی ہین وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہین۔ اردو ناول کی دنیا اس سے پیشتر ایسے بلند پایہ ناولون سے ناآشنا تھی کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہو۔ کامل للعہ مجلد للعہ

ملنے کا پتہ

صدیق بک ڈپو۔ لکھنؤ

(ناول شمیم کی ایک تصویر)

پرنٹر منیجر اشاعت العلوم پریس۔ لکھنؤ پبلشر محمد صدیق منیجر انتخاب۔ لکھنؤ
صرف ٹائٹل مطبع مہیش پرنٹنگ پریس۔لکھنؤ مین چھپا